صحت مند دُعائیہ زِندگی میں ترقی کرنا

جیمس ڈبلیو بیکی اور جوئیل آر بیکی

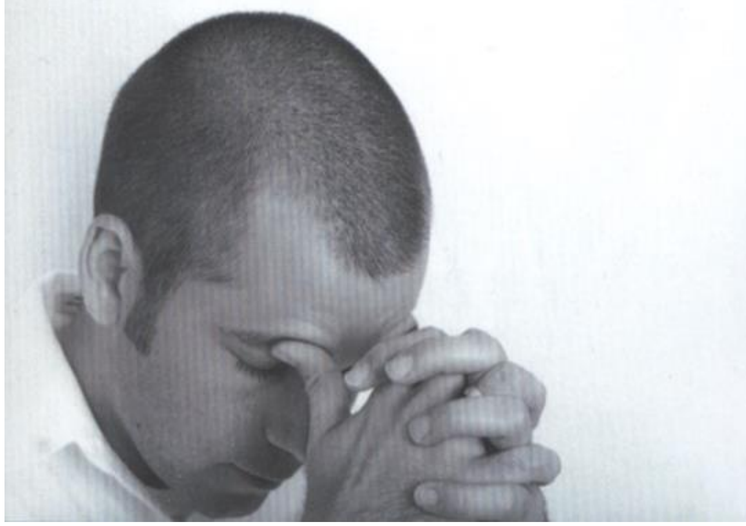

صحت مند دُعائیہ زِندگی میں ترقی کرنا

خُدا کے ساتھ ہم کلام ہونے کے اکتیس مراقبے

UCRT
URDU CENTER FOR
REFORMED THEOLOGY
اُردو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی

حقوق بحق ناشرین محفوظ ہیں

نام کِتاب: صحت مند دُعائیہ زِندگی میں ترقی
مُصنف: جیمس ڈبلیو بیکی اور جوئیل آر بیکی
مترجم: پاسٹر سموئیل خورشید
زیرِ نگرانی: ڈاکٹر ایلیاہ عیسیٰ
اِشاعت: ستمبر 2022
ناشرین: اُردو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی

اِس کتاب کا ترجمہ اور اشاعت "ریفارمیشن ہیریٹیج بُکس" (Reformation Heritage Books) گرینڈ ریپڈز مِیشیگن امریکہ کی اجازت سے کی گئی ہے۔ آپ اِس کتاب کو ہماری ویب سائٹ اُردو سنٹر فار ریفارمڈ تھیولوجی www.ucrt.org سے مفت حاصل کرسکتے ہیں مگر یہ کتاب فروخت کے لئے نہیں۔

(Not for Sale)

فہرستِ مضامین

صفحہ نمبر	نام مضامین	نمبر شمار
6	پیش لفظ	
9	تعارُف	
12	کیسے دُعا کرنی چاہئے ؟	1.
16	مسیح کے نام میں دُعا کریں	2.
19	اِیمان کے ساتھ دُعا کریں	3.
22	اِنفرادی طور پر دُعا کریں	4.
25	توکل سے دُعا کریں	5.
29	انکساری سے دُعا کریں	6.
32	دلیری سے دُعا کریں	7.
36	خُدا پر بھروسے سے دُعا کریں	8.
40	شفاعت کے ساتھ دُعا کریں	9.
44	استقامت سے دُعا کریں	10.
49	شُکر گزاری سے دُعا کریں	11.
53	دُعا میں کُشتی کرنا	12.
57	دُعا کے جواب کے لئے اِنتظار کریں	13.
60	بھوک کے ساتھ دُعا کریں	14.
63	مزدُوروں کے لئے دُعا کریں	15.

16. دھیان کے ساتھ دُعا کریں 66
17. اخلاص کے ساتھ دُعا کریں 69
18. رُوح کے ساتھ دُعا کریں 72
19. دُعا اور کام 75
20. تعظیم کے ساتھ دُعا کریں 78
21. سرگرمی سے دُعا کریں 81
22. تسلُسل کے ساتھ دُعا کریں 85
23. اِنحصار کے ساتھ دُعا کریں 88
24. پوری نہ ہونے والی دُعا 91
25. خواہش پر مبنی دُعا 95
26. کُھلے دِل اور بلا استحقاق دُعا کریں 99
27. گناہوں کے خلاف دُعا کریں 102
28. قناعت کے لئے دُعا کریں 105
29. کلام کے ساتھ دُعا کریں 108
30. اُن کے لئے جو دُعا نہیں کر سکتے 112
31. سوچ سمجھ کر دُعا کریں 116
ضمیمہ: حقیقی دُعا کی اِکتیس نشانیاں 120

پیش لفظ

کاش کہ یہ کتاب پچاس سال پہلے میرے ہاتھ میں ہوتی جب مَیں جوان مسیحی تھا۔ لیکن یہ آج میرے ہاتھ میں ہے اور مَیں نے اِس سے بہت فائدہ حاصل کیا ہے۔ اِس کتاب کو پڑھنے سے مَیں نے جانا ہے کہ اِس میں پائی جانے والی نصیحتیں، بنیادی باتیں، سچائی اور تقویت ہر عمر کے مسیحیوں کے لئے ہے۔ مَیں اس لمحے کی بابت سوچ رہا ہوں جب ایک گھریلو خاتون اِسی ہفتہ میں مجھے ملی۔ اُس نے ابھی ابھی ایک کلیسیا میں شمولیت اختیار کی ہے اور سادہ سا اِیمان رکھتی ہے۔ اُس نے مسیحی کتابیں پڑھنا شروع کی ہیں۔ وہ اپنی اِخلاقی قابلیت میں بہت مضبوط ہے۔ لیکن اِیمان کی بابت اُس کا علم ابھی ابتدائی مراحل میں ہی ہے۔ مَیں نے اُس سے وعدہ کیا کہ مَیں اُسے پانچ مسیحی کتابیں دوں گا تاکہ اُس کے نئے مسیحی سفر میں اُس کے لئے مددگار ہوں۔ یقیناً، اُن پانچ کتابوں میں ایک یہ کتاب بھی ہوگی۔

ایک دفعہ الیگزنڈر وائیٹ نے کہا تھا اگر آپ کسی ایسے مسیحی کو خاموش کرنا چاہتے ہیں جو دُعا، چناؤ، اور ہماری کوشش کے بارے میں گفتگو کرتا ہے تو آپ اُس سے اُس کی دُعائیہ زِندگی کے بارے میں پوچھ لیں۔ ہاں! ایسا ہی ہے۔ لیکن یہاں تک کہ آج بھی جب ہمارا سفر قریب ہوتا جا رہا ہے ہم ایسا محسوس کرتے ہیں جیسے کوئی وسیع سمندر کے کنارے سنگ ریزے چُن رہا ہو۔ ہم باپ، بیٹا اور رُوح القدس کے ساتھ شراکت کے بارے میں کتنا کم جانتے ہیں۔ ہم یہ بیان کر سکتے ہیں کہ دُعا کیا ہے۔ ہم بہت بڑے بڑے بیان دے سکتے ہیں جیسا کہ ''قادرِ مطلق کے پاس جانا کمزوری ہے۔'' اِس کے باوجود ہم اندھوں کی طرح ٹھوکریں کھانے اور اپنا راستہ تلاش کرنے کے لئے نہیں چھوڑے جاتے۔ دُعا کرنے کی فطرت پر بائبل مقدس کی سادہ تعلیم میں بہت سادہ ہدایات، ریاکارانہ دُعا پر انتباہ، اور زبور

نویس اور رسولوں اور ہمارے خداوند کی مثالیں بھی موجود ہیں۔ نجات کی راہ کے بعد بائبل مقدس میں جو مضمون سب سے زیادہ نظر آتا ہے وہ حقیقی دُعا کی فطرت ہے۔ اگر ہمیں اِس تعلیم کو حاصل کرنے، اِس سے تقویت پانے، دُعا کے لئے تحریک پانے اور کمزوری سے بچنے کی ضرورت نہیں ہے تو یہاں اتنی تفصیل کیوں دی گئی؟

بہت ساری جماعتوں کی پکار یہ ہے کہ مِنبر کو سادہ ترین رہنا چاہیئے۔ یہ درُست ہے لیکن اِس قیمت پر نہیں کہ صرف اِنہی باتوں کو بار بار دُہرایا جائے، خدا کے لوگوں کو تھکا دیا جائے، جماعت کو وہی باتیں بتائی جائیں جن کو وہ بہت پہلے سے جانتے ہیں اور کوئی تازہ سر گرمی نہ ہو۔ یہ بُری ہدایت ہے۔ کیا ہر پیغام میں کوئی تازہ خیال نہیں ہونا چاہیئے؟ کیا یہ پوچھنا کافی ہے؟ اِس کا بیان کردہ مقصد نئے مسیحی کی دُعائیہ زِندگی میں ہدایت اور حوصلہ افزائی ہے۔ اور اِس مقصد میں یہ کتاب خوب کامیاب بھی ہوئی ہے۔ یوحنا رسول درحقیقت یہ کہتا ہے "اے لڑکو! مَیں نے تمہیں اِس لئے لکھا ہے کہ تُم باپ کو جان گئے ہو" (1-یوحنا 2 باب 13 آیت)۔ لیکن اُن کے ساتھ کلام کرنے میں اِیمان میں اُن کے ساتھی، بوڑھے، بالغ اِیمان داروں نے اِس کو سنا، پڑھا اور اِس سے مدد حاصل کی جیسے کہ مَیں نے۔

مَیں اِس کتاب کے لئے خداوند کا شُکر گزار ہوں۔ اور مَیں خوش ہوں کہ کتابوں کی سیریز کا یہ آغاز ہو گا۔ جن مَیں سے ہر کتاب کے دیئے گئے مضمون پر اِکتیس مختصر مراقبے ہوں گے۔ اور یہ ایک ماہ کی روزانہ کی دُعا کے لئے کافی ہوں گے۔ مَیں اُمید کرتا ہوں کہ مستقبل میں یہ سیریز اپنے جوش، تازگی، نفاست کے معیار کو برقرار رکھے گی اور اِکیسویں صدی کے نئے اِیمان داروں کے لئے غیر معمولی طور پر موثر ثابت ہو گی۔ میری دُعا ہے کہ یہ اور آنے والی کتابیں زیادہ سے زیادہ اِستعمال ہوں اور یہ سیریز نئے اِیمان داروں کے لئے بنیادی ثابت ہوں۔

میری یہ بھی دُعاہے کہ خدا "صحت مند دُعائیہ زِندگی میں ترقی" کو میری سوچ سے بھی زیادہ استعمال کرے۔ مصنفین کے پاس مسیحی پرورش اور ابلاغ کا وسیع تجربہ موجود ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ ضرورت مند اِیمان داروں کے لئے ایسی سادہ، شفیق کتابیں لکھنے کے لئے اُنہیں آسمان سے قابلیت اور فضل دِیا گیا۔ خدائے رُوح القدس اِن کتابوں کو لے گا اور ساری دُنیا میں اپنے لوگوں کی بھلائی کے لئے استعمال کرے گا۔

جیوف تھامس

تعارُف

دُعا کیا ہے؟

آپ صحت مند دُعائیہ زِندگی کی ترقی کے لئے مسیحی زِندگی اور تجربات کے بہت ہی اہم سفر پر جانے کو ہیں۔اِس لئے دُعا کیا ہے؟

دُعا دو مخصوص نقاط یعنی اِنسانی ضروریات اور مسیح میں خدا کے ہمیں مہیا کردہ وسائل کو جوڑنے کا عمل ہے۔ آپ ایک نقطے سے شروع کرتے ہیں اور دوسرے نقطے تک پہنچتے ہیں۔

ایک حقیقی مسیحی اِس بات کو جان لیتا ہے کہ خدا مسیح میں اُن کو فضل، رحم، معافی، اِطمینان، زِندگی اور محبت سے نوازتا ہے۔ یہ مسیح کی اِنجیل میں منکشف ہے(2-پطرس 1باب2تا4آیات)۔ایک حقیقی مسیحی کے پاس اِس بات کا تجربہ ہوتا ہے کہ اُسے اِن چیزوں کی کتنی ضرورت ہے۔ بے شک کس طرح دِل دُعا میں اِن باتوں کے لئے پکار اُٹھتا ہے(زبور 84آیت2)۔

دُعا دِل کی باتوں کی تشخیص کرتی اور خدا کے حضور اِن کا بیان کرتی ہے۔ دُعا بول کر بھی ہو سکتی ہے اور خاموش رہ کر بھی۔ یہ اِس طرح سادہ بھی ہو سکتی ہے جیسے ”اے خدا! مجھ گناہ گار پر رحم کر“(لوقا18باب13آیت)اور مسیح کی کہانتی دُعا کی طرح تفصیلاً بھی(یوحنا 17باب)جس میں وہ ہر چیز کے بارے میں بیان کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے کہ خدا باپ اُس میں اُس کے شاگردوں کو عطا کرے۔ دُعا گیت کی صورت بھی اختیار کر سکتی ہے۔ مزامیر کو داؤد کی دُعائیں بھی کہا جاتا ہے(72زبور20آیت)۔

مسیحی دُعا خدا کی مرضی کے مطابق ہوتی ہے جیسی اُس کے کلام میں اُس کی حکمرانی یا رہنمائی کے لئے بیان کی گئی ہے۔ مُراد یہ ہے کہ وہ سب کچھ مانگنا جو کچھ خدا ہم سے چاہتا ہے۔ خدا کا عہد جس پر مسیح کے لہو سے مُہر کی گئی ہے (2-کرنتھیوں 1 باب 20 آیت)۔ ہماری دُعا کی یقینی بنیاد ہے۔ جب الٰہی مرضی اور اِنسان کی مرضی خدا کی حکمرانی کے مطابق متفق ہو جاتی ہے تو یقیناً، دُعاؤں کا جواب ملتا ہے (1-یوحنا 5 باب 14 تا 15 آیات)۔

جب اِیمان دار اپنی ضروریات کے لئے زیادہ سے زیادہ مسیح پر بھروسا کرنے لگتے ہیں تو دُعا میں ترقی ہوتی ہے۔ یا وہ یہ جاننے کے لئے بلائے جاتے ہیں کہ کس طرح دُعا کرنی ہے یا دُعا کے لئے فضل مانگنا ہے۔ ہم خدا کو حکم نہیں دے سکتے لیکن مسیح کے معیار، دُعاؤں اور رُوح القدس کی ناگزیر امداد پر مکمل بھروسا کر سکتے ہیں (رومیوں 8 باب 26 آیت)۔ یہی وجہ ہے کہ مسیح یسوع حکم دیتا ہے کہ میرے نام پر مانگو (یوحنا 15 باب 16 آیت؛ 16 باب 24 آیت)۔

مسیحی دُعائیں گناہ سے توبہ کے حوالے سے بھی ہو سکتی ہیں۔ دُعا میں ہم اپنے گناہوں کا اقرار کرتے ہیں۔ اور خدا سے کہتے ہیں کہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرے اور ہمیں اِن کو ترک کرنے کی توفیق دے۔ خدا کے نقطہ نظر سے جس گناہ کا دِل سے اقرار کیا جاتا ہے وہ معاف ہو جاتا ہے (32 زبور 5 آیت)۔ اِس سے بڑھ کر کیا ہے کہ وہی خدا جو گناہ معاف کرتا ہے وہی ہمیں ساری ناراستی سے پاک کرتا ہے (1-یوحنا 1 باب 9 آیت)۔

اور آخری بات یہ کہ مسیحی دُعائیں پرستش کا عمل ہیں (65 زبور 1 تا 2 آیات)۔ جونہی ہم مسیح میں خدا کو جاننا شروع کرتے ہیں تو ہمیں اُس قادرِ مطلق خدا اور ہمارے آسمانی باپ کی ستائش کرنے کی تحریک ملتی ہے اور جب ہمیں اپنی روزمرہ زِندگی میں خدا کے کاموں کا تجربہ ہوتا ہے تو ہم بہت سی اچھی باتوں اور کامل نعمتوں کا جو اُس کے پدرانہ ہاتھ سے ہمیں ملتی ہیں شکر کرنا سیکھتے ہیں (یعقوب 1 باب 17 آیت)۔ ہم آزمائشوں، سختیوں، نقصان اور

غموں میں بھی نہایت خوش ہونا سیکھ جاتے ہیں۔ کیوں کہ یہ ہم پر اتفاقاً نہیں بلکہ خدا کی مرضی سے آتی ہیں تا کہ ہماری زِندگی کے لئے خدا کا جو منصوبہ ہے پورا ہو (رومیوں 8 باب 28 تا 29 آیات)۔

حقیقی صحت مند دُعائیہ زِندگی کے لئے ہمیں ابھی بہت کچھ جاننا ہے۔ فضل کے لئے دُعا کریں کہ آپ کا دِل کلامِ مقدس اور خدا کے رُوح کے لئے کھُلے تا کہ آپ کو اُس کی مشورت ملے اور آپ اِن باتوں پر شاگرد کے دِل اور نرم ضمیر سے غور و خوض کر سکیں۔ سمجھنے والے دِل اور مسیح کے علم میں ترقی کرنے والے فضل سے اب شروع کریں۔

باب نمبر 1

کیسے دُعا کرنی چاہیئے؟

"جب تک خداوند مل سکتا ہے اُس کے طالب ہو۔ جب تک وہ نزدیک ہے اُسے پکارو۔ شریر اپنی راہ کو ترک کرے۔ اور بدکردار اپنے خیالوں کو۔ اور وہ خداوند کی طرف پھرے گا اور وہ اُس پر رحم کرے گا اور ہمارے خدا کی طرف کیوں کہ وہ کثرت سے معاف کرے گا" (یسعیاہ 55باب 6تا7 آیات)۔

یسعیاہ 55 باب میں خدا تمام پیاسوں کو اپنی موعودہ برکات میں شامل ہونے کے لئے اپنے پاس بلانے سے اپنا رحم ظاہر کرتا ہے۔ یہ شدید رُوحانی پیاس ہمیں رحم کے لئے اُس کے پاس لے آتی ہے۔ چھٹی اور ساتویں آیت اِس بات پر زور دیتی ہے کہ ہم جلد از جلد اِس پر ردِ عمل ظاہر کریں۔ لفظ "طالب ہو" دُعا کو جو کہ خدا کا مہیا کردہ وسیلہ ہے سرگرمی سے استعمال کرنے کے بارے کہتا ہے۔ جس کے ہم نے طالب ہونا ہے وہ لاتبدیل، پُرفضل اور عہد کو قائم رکھنے والا یہوواہ ہے۔ ہمیں خدا کی اِس پیش کش کو حاصل کرنے میں دیر کرنے کی بے وقوفی نہیں کرنی چاہیئے۔ ضرور ہے کہ ہم اُس کے طالب ہوں جب تک وہ مل سکتا ہے۔ ابھی اپنی موت کے دِن سے پہلے۔ نبی شخصی دُعا پر زور دیتا ہے۔ "پکارو" کا لفظ ہمیں یاد دِلاتا ہے کہ خدا کی مہیا کردہ نجات ابھی دستیاب ہے۔ جب تک اپنے کلام اور برکات کے ساتھ "وہ نزدیک ہے"۔ ہمیں اِس پیش کش کو ٹھکرانا نہیں چاہیئے۔ اگر ہم اُس پکار کی طرف توجہ نہیں دیتے تو وقت آئے گا کہ جب وہ نہیں مل سکے گا اور ہم ہمیشہ کے لئے اُس سے الگ ہو جائیں گے۔ خدا ہم سے چاہتا ہے کہ ہم اپنی گناہ آلودہ سوچوں، لفظوں اور اعمال سے

پورے دِل سے توبہ کریں اور کامل اِیمان کے ساتھ کثرت سے معاف کرنے والا رحم اور فضل حاصل کریں جو ہمارے بڑے گناہوں اور جرائم کے پہاڑوں کو دُور کر دیتا ہے۔

کچھ لوگ یہ دلیل دیتے ہیں، چوں کہ وہ درُست طور سے دُعا نہیں کر سکتے اِس لئے بہتر ہے کہ وہ دُعا نہ کریں۔ اور وہ کلامِ مقدس میں سے اُس آیت کو پیش کرتے ہیں جو یہ بیان کرتی ہے کہ گناہ گاروں کی دُعا اور پرستش خدا کے نتھنوں میں عفونت کی طرح ہے۔

اِس دلیل کا پہلا حصہ تو درُست ہے کہ وہ درُست طور سے دُعا نہیں کر سکتے لیکن یہ نتیجہ اخذ کر لینا کہ اِس سے بہتر ہے دُعا نہ کی جائے یہ غلط ہے۔ اگر یہ دلیل درُست ہوتی تو پھر ہم باقی تمام روحانی سرگرمیوں کی بابت بھی یہی نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کیا مَیں بائبل مقدس کو درُست طور سے پڑھ سکتا ہوں؟ اگر نہیں پڑھ سکتا تو بہتر ہے کہ مَیں بائبل مقدس نہ پڑھوں۔ کیا مَیں مزامیر ٹھیک طرح سے گا سکتا ہوں؟ اگر نہیں تو اچھا ہے کہ مَیں زبور نہ گاؤں۔ کیا مَیں چرچ درُست طور سے جا سکتا ہوں؟ اگر نہیں تو بہتر ہے کہ مَیں چرچ نہ جاؤں۔ اگر یہ وجہ درُست ہوتی تو یہ غیر اِیمان داروں کی نسبت اِیمان داروں کے لئے رکاوٹ ہوتی، کیوں کہ اِیمان دار غیر اِیمان داروں کی نسبت اپنی کوتاہیوں کو زیادہ محسوس کرتے ہیں۔ کیا تبدیل شدہ یا غیر تبدیل شدہ لوگ اپنی کمیوں سے زیادہ واقف ہوتے ہیں؟ کون پورے طور پر جانتا ہے کہ وہ گناہ گار ہے جس میں اِیمان کی کمی ہے۔ کون اِس بات کو بہتر جانتا ہے کہ خدا کے پاس اِس بات کا اختیار ہے کہ وہ ہماری دُعاؤں کو سُنے یا نہ سُنے؟ تبدیل شدہ اِنسان یا غیر تبدیل شدہ؟ یقیناً، اِس طرح کی دلیل جو کہ خطرناک ہے مسیحیت سے لاتعلق کرتی اور اِنجیل کے پیغام کو بگاڑتی ہے۔ اِس بات پہ یقین کرنا سیکھانا اور اِس کا اطلاق کرنا خطرناک ہے کہ ہم دُعا نہیں کر سکتے جب تک ہم کامل نہ ہوں یا ہم خدا کے پاس تبھی آ سکتے ہیں جب ہم روحانی طور پر بہت بلند سطح پہ ہوں۔ 130 زبور 3 تا 4 آیات اُن گناہ گاروں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے جو خدا کی حضوری میں آ کر کھڑے نہیں ہو سکتے: "اے خداوند اگر تو بدکاری

کو حساب میں لائے تو اے خداوند کون قائم رہ سکے گا؟ پر مغفرت تیرے ہاتھ میں ہے تا کہ لوگ تجھ سے ڈریں۔"اِنجیل غریبوں، لنگڑوں اور اندھوں، گناہ گاروں جو گناہ میں لت پت ہیں، رُوحانی طور پر سڑے ہوؤں کو مسیح کے پاس شفا کے لئے بلاتی ہے۔ اُس کے پاس جو حقیر مخلوق پر رحم اور محبت کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ ایک دفعہ لوتھر نے کہا تھا نجات پانا یسوع مسیح کے پاؤں میں کھو جانا ہے۔ شیطان کا پہلا مقصد گناہ گار کو یسوع مسیح کے پاس آنے سے روکنا ہے۔ اگر وہ گرجتا ہوا شیر ببر ہوتے ہوئے اِس کام کو پورا نہ کر سکا تو وہ نورانی فرشتے کے طور پر اِس کام کو پورا کرنے کی ضرور کوشش کرے گا۔ اگر آپ حقیقت میں جاننا چاہتے ہیں کہ آپ کے دِل میں جو کام ہے وہ رُوح القدس کا ہے یا شیطان کا گمراہ کُن کام ہے تو اُسے نوشتوں کی کسوٹی پر پرکھیں۔ پہلا کام آپ کو مسیح کی طرف کھینچے گا جب کہ دوسرا آپ کو مسیح سے دور رکھنے کی کوشش کرے گا۔

اگر ہمارے دِل خدا کے حضور خالص نہ ہوں تو جب ہم مزامیر گاتے، چرچ جاتے ، بائبل پڑھتے، یا دُعا کرتے ہیں تو ہم گناہ کرتے ہیں۔ لیکن ہم دوگنا گناہ کرتے ہیں، کیوں کہ نہ صرف ہمارا دِل گناہ گار ہوتا ہے بلکہ ہم خدا کی عطا کردہ دُعا جیسی نعمت سے بھی تغافل برتتے ہیں۔ ہم اِنسان کی برگشتگی سے اِنکار نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ خدا کی شریعت سے ظاہر ہوتا ہے کہ گناہ آلودہ شخص خدا کی نگاہ میں مکروہ ہیں۔ لیکن ہمیں خدا کی اِنجیل سے بھی کبھی اِنکاری نہیں ہونا چاہئے۔ وہ گناہ گار کو نجات دینے میں خوشی محسوس کرتا اور اپنے پاس آنے میں اُن کی حوصلہ افزائی کرتا ہے (یوحنا 6 باب 37 آیت)۔ ضرور ہے کہ یہ دونوں سچائیاں ہمیں مسیح سے دور نہ رکھیں بلکہ اُس کی طرف ہماری رہنمائی کریں جو گناہ کا واحد مداوا ہے۔ ضرور ہے کہ اِنجیل اِس دُعا کی طرف ہماری رہنمائی کرے "اے خدا! مجھ گناہ گار پر رحم کر۔ مہربانی سے میری ناراستی کو مجھ سے دُور کر اور مجھے اُس سے بھر دے جس کو مَیں کھو رہا ہوں یعنی یسوع مسیح کی راست بازی سے۔"

خدا نے اسرائیل کے سب گھرانے سے کہا مَیں اِس کی بابت پوچھ گچھ کروں گا(حزقی ایل 36 باب 37 آیت)۔ "خدا کو ڈھونڈو۔" گناہ گار ہی وہ لوگ ہیں جن کو دُعا کی ضرورت ہے۔ اِس لئے دُعا کریں۔

باب نمبر 2

مسیح کے نام میں دُعا کریں

"اب تک تُم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا۔ مانگو تو پاؤ گے تا کہ تُمہاری خوشی پوری ہو جائے" (یوحنا 16 باب 24 آیت)۔

اگرچہ ہم عموماً اپنی دُعاؤں کا اختتام اِن الفاظ سے کرتے ہیں "مانگتے ہیں یسوع مسیح کے وسیلے سے۔" ہم عموماً اپنے وسیلے سے دُعا کرتے ہیں۔ اگرچہ ہم اپنے نیک اعمال کے ذریعے سے نجات کی تعلیم کی تردید کرتے ہیں اور مسیح کی خوبیوں کی بنیاد پر نجات بذریعہ فضل پر اِیمان رکھتے ہیں۔ یہ سچائی اکثر ہماری روزمرہ دُعائیہ زندگی میں عملی طور پر نظر نہیں آتی۔ ہم یہ سوچتے ہیں کہ جب ہم گرم جوش ہوں گے اور ہمیں گہرے مکاشفہ کا سرگرم احساس ہو گا، دِل کی حلیمی کا احساس ہو گا، خدا کی حضوری کا احساس ہو گا یا خدا کے لئے کچھ کمایا ہو گا تو تب ہی خدا ہماری دُعائیں سُنے گا۔ اگر ہم اِس طرح سوچتے ہیں تو ہم کس بنیاد پر اپنی عدالت کر رہے ہیں؟ کیا ہم اِس بات پر حقیقی طور پر اِیمان رکھتے ہیں کہ خدا ہماری دُعائیں مسیح کی خاطر سُنے گا یا ہماری اپنی خاطر؟ کیا ہم سوچتے ہیں کہ خدا ہمارے احساسات کی بنیاد پر خوش ہو گا اور جو کچھ مانگتے ہیں وہ ہمیں دے گا؟ کیا آپ سوچتے ہیں کہ ہماری دُعائیں اپنے آپ میں ایسا کچھ رکھتی ہیں کہ اُن کا جواب دِیا جائے اور ہمیں کامِل خدا سے اِس بات کا اِنعام ملے جو کہ صرف کامِل راستی سے خوش ہوتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو ہم خدا کی کاملیت کو داغ دار کر رہے ہیں۔ جو کہ اُس کا الٰہی وصف ہے۔ اور یوں اُس کو اپنی سطح پر لا کر اُس کی پاک اور لافانی ہستی کی تضحیک کر رہے ہیں۔ مسیح کے نام پر دُعا کرنا یہ نہیں کہ اپنی توقع اور اُمید کی بنیاد اپنی اچھی

دُعاؤں کی بنیاد پر رکھیں۔ بلکہ اپنایقین مکمل طور پر مسیح یسوع کے معیار اور اُس کی شفاعت پر رکھنا ہے۔ بعض اوقات ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری دُعائیں بہت کمزور ہیں اور اِن میں بہت سی کمیاں ہیں اِس لئے ہم اُن کو خدا کے حضور لے جانے کے قابل نہیں ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے اِس میں بہت کم ثابت قدمی یا شکر گزاری ہے۔ اور ہم محسوس کرتے ہیں کہ خدا اِن کو نہیں سُنے گا۔ اِس طرح کی سوچ اِس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ ہم یسوع مسیح کے نام پر دُعا نہیں مانگ رہے ہیں۔ یہ ثابت کرتا ہے کہ ہمارا یقین خدا کے فضل اور گناہ گاروں کے ساتھ اُس کے پیار پر نہیں ہے۔

یسوع مسیح نے ہمیں سکھایا "اب تک تُم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا۔ مانگو تو پاؤ گے تاکہ تُمہاری خوشی پوری ہو جائے۔ (یوحنا16 باب24 آیت)۔" یسوع مسیح کے نام پر دُعا کرنا یہ ہے کہ خدا کا پیارا بیٹا ہونے کے ناطے سے اُس میں پناہ لی جائے۔ اُس میں جس کو باپ سُننا اور عزت دینا چاہتا ہے۔ یسوع کے نام میں دُعا کرنے میں یہ اِقرار بھی شامل ہے کہ وہ حقیقی خدا ہے اور میری زِندگی کا مالک ہے۔ جب ہم بتوں سے دُعا کرنے کو بُرا اور احمقانہ محسوس کرتے ہیں تو کتنا زیادہ ہمیں اپنی خودی کے بت کے سامنے دُعا کرنے کو بُرا محسوس کرنا چاہئے۔ ہم کئی دفعہ اپنی خودی کے بت کے سامنے گھٹنے ٹیکتے ہیں۔ شیطان نے یسوع مسیح کو یہ کہہ کر آزمایا "جھک کر مجھے سجدہ کر" سوچیں کہ خدا کی کتنی توہین تھی۔ ہماری دُعا اِس بات کی گواہ ہو سکتی ہے کہ ہم اُس روّیے کے ساتھ خودی کے بت کی طرف ایسے دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ جیسے ہم خداوند اور مالک ہوں۔ یہاں تک کہ ہم خدا کو یہ کہنے کی جرأت کر لیتے ہیں کہ خدا ہمارا اِعلان کرے۔ ہم اِس طرح عمل کرتے ہیں جیسے کہ ہم خداوند ہیں اور خدا ہمارا نوکر ہے۔ کیا کبھی آپ کو اپنی دُعا میں ایسا مجرمانہ احساس ہوا؟ کیا آپ کبھی اپنی خودی کے سامنے دُعا کرنے کی آزمائش میں گرفتار ہوئے؟

ہم مانگتے ہیں اور پاتے نہیں اِس کی بہت سی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اپنے نام سے مانگتے ہیں۔ یہ اُس بچے کی مانند ہو گا جو اپنے والدین سے کچھ مانگتا ہے لیکن اُس کے مانگنے کی بنیاد اُس کی ضرورت یا والدین کی رضامندی نہیں بلکہ خود غرضی پر ہے اور اِس بات پر کہ اُس نے گھر کے اِرد گرد والدین کی مدد کے لئے ایک دو کام کئے ہیں۔

اِس وجہ سے وہ سوچتا ہے کہ اُس کے پاس یہ حق ہے کہ وہ اپنے والدین کو بتائے کہ اب اُن کو کیا کرنا چاہئے۔ اور یہاں تک کہ اُنہیں یہ کیسے اور کب کرنا چاہئے۔ اگر یہ والدین واقعی اپنے بچے کو پیار کرتے ہیں تو کیا وہ اُس کے خود غرض مطالبے کو اِسی طرح اور اُسی وقت پورا کریں گے جس طرح وہ چاہتا ہے؟

مسیحیوں کی دُعائیہ زِندگی میں اِس مشکل کی صاف گواہی اُس وقت ملتی ہے جب ہم مسیح کے پاس آکر وقت گزارنے کی بجائے بہت سا وقت تیاری پر گزار دیتے ہیں۔ والدین! آپ اپنے بچے کے بارے کیا سوچتے ہیں جو ضرورت مند ہے لیکن بہت سا وقت اِس تیاری میں گزار دیتا ہے کہ اُس نے کس طرح کامِل طریقے سے یہ چیزیں مانگنی ہیں۔ اچھے احساس، اچھے آداب کا مظاہرہ کرتے ہوئے، اور یہ اُمید کرتے ہوئے، ہو سکتا ہے آپ اُس کی بات سُننے کے لئے تیار ہو جائیں۔ کیا اِس سے آپ کی عزت ہو گی یا بے عزتی؟ مسیح کے نام میں دُعا کرنا ہمارے اپنے نام میں دُعا کرنے کی تردید ہے۔ یہ نہ صرف گناہ گار کے طور پر ہماری حیثیت کی گواہی دیتا ہے بلکہ نجات دہندہ کے طور پر مسیح کی حیثیت کی بھی گواہی دیتا ہے۔ یہ ہمارے گناہ اور اُس کے فضل کی گواہی دیتا ہے۔ یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں کہ کلامِ مقدس بڑی محبت سے ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم مسیح کے نام سے دُعا کریں۔

باب نمبر 3

اِیمان کے ساتھ دُعا کریں

''یسوع نے جواب میں اُن سے کہا خدا پر اِیمان رکھو۔ مَیں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی اِس پہاڑ سے کہے تو اُکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ اور اپنے دِل میں شک نہ کرے بلکہ یقین کرے کہ جو کہتا ہے وہ ہو جائے گا تو اُس کے لئے وہی ہو گا'' (مرقُس 11 باب 22 تا 24 آیات)۔

اِیمان! یقین اور بھروسے کی بات کرتا ہے۔ بھروسا اِیمان کے مطابق کام کرتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم یقین کر سکتے ہیں کہ نہر میں موجود لکڑی کا تختہ ہمارا وزن اُٹھا سکتا ہے۔ بنیادی طور پر تختے پر چڑھنا ہمارے بھروسے کو ظاہر کرتا ہے۔ حقیقی اِیمان اپنی زِندگی کو ہر طرح سے خدا کے ہاتھوں میں سونپ دینا ہے۔ کیا مَیں یہ بھروسا رکھتا ہوں کہ خدا جانتا ہے کہ میری زِندگی کے لئے بہترین کیا ہے یا مَیں خود جانتا ہوں کہ کیا بہترین ہے؟ جب مَیں ڈرتا ہوں کہ خدا چیزوں کو میرے مطابق نہیں کرے گا تو مَیں پریشان اور بے توکل ہو جاتا ہوں یا مَیں اُس وقت پریشان اور بے بھروسا ہوتا ہوں جب مَیں خود چیزوں کو خدا کے مطابق نہیں کرتا؟

دُعا اِیمان، خدا پر یقین، بھروسا اور اپنی تمام توقعات خدا پر رکھنے کا مطالبہ کرتی ہے۔ جب خدا پر بھروسا ہو گا تو ہم یقیناً اِیمان رکھیں گے۔ ''کہ وہ موجود ہے'' (عبرانیوں 11 باب 6 آیت)۔ وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ وہ کہتا ہے کہ وہ ہے۔ ہمیں اُس کے کلام پر یقین کرنا ضروری ہے۔ جب ہم خدا پر بھروسا رکھتے ہیں تو ہماری خواہش ہوتی ہے کہ اُس کی مرضی

ہماری مرضی پہ غالب رہے۔ جب ہم اپنی توقعات خدا پر رکھتے ہیں تو اُس کی تصدیق کرتے اور یقین کرتے ہیں کہ خدا قادرِ مطلق ہے اور ہمارے دِل خدا کی مرضی کے مطابق بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ بائیسویں آیت اِس بات پر زور دیتی ہے کہ ہمیں پہلے اِیمان رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں خدا اور اُس کی مرضی کی خواہش رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم اُس کے مطابق دُعا کر سکیں۔

جب ہم اِیمان سے دُعا نہیں کرتے تو ہم غلط پہاڑوں کو ہٹانے کے لئے دُعا کرتے ہیں۔ بہت سے پہاڑ موجود رہتے ہیں۔ نہ صرف بیرونی مشکلات کے پہاڑ بلکہ ہماری گناہ گار فطرت، شخصی خواہشات، منصوبے اور سوچوں کے پہاڑ بھی موجود رہتے ہیں۔ یہ پہاڑ اکثر خدا کے منصوبوں اور اُس کی بادشاہی کی ترقی کے خلاف ہوتے ہیں۔ یعقوب لکھتا ہے "تُم مانگتے ہو اور پاتے نہیں اِس لئے کہ بُری نیت سے مانگتے ہو تا کہ اپنی عیش و عشرت میں خرچ کرو" (یعقوب 4 باب 3 آیت)۔

جب ہم اِیمان کے ساتھ دُعا کرتے ہیں تو ہم صرف خدا پر ہی اِیمان نہیں رکھتے بلکہ اُس کی مرضی (یوحنا 17 باب 17 آیت) اور اُس کے وعدوں (1-یوحنا 5 باب 14 تا 15 آیات) پر بھی اِیمان رکھتے ہیں جو اُس کے کلام میں بیان کئے گئے ہیں۔ کیا آپ اِیمان رکھتے ہیں کہ خدا اپنے کلام اور وعدوں میں سچا ہے، اور وہ برکت دے گا اور اُس کا کلام اور وعدے سب پھل دار ہوں گے ؟

کیا جب آپ دُعا کرتے ہیں تو آپ نے مسیح پر اِیمان کی مشق کی ہے (یوحنا 14 باب 1 آیت)؟ کیا آپ اُس کی شخصیت اور اُس کے درمیانی ہونے کے کام پر یقین رکھتے ہیں؟ کیا آپ مسیح کی طرف دیکھتے ہیں کہ بطورِ نبی، کاہن اور بادشاہ وہ آپ کی تمام ضروریات کو پورا کرے گا؟ کیا آپ اُس کی فطرت، حالت اور فوائد جو کہ آپ کی نجات سے الگ نہیں اُن میں تسلی پاتے ہیں؟ کیا آپ مسیح کی بادشاہی، اُس کے نام اور سچائی کی وسعت کے لئے فکر مند ہیں

تا کہ یہ سب آپ کی خواہشات اور مقاصد کی تشکیل کریں اور آپ کے وقت اور قوت کو اُس کے لئے صَرف کریں؟ جب حقیقی اِیمان آپ کے اندر متحرک ہو گا تو آپ کی زِندگی میں خدا کی مرضی کا پہلا درجہ اور آپ کی مرضی کا دوسرا درجہ ہو گا۔ زِندہ اِیمان آپ کے اندر سرگرم خواہش پیدا کرے گا کہ اُس کی مرضی پوری ہو۔

کیا آپ مسیح پر سرگرمی سے یقین رکھتے ہیں؟ ایک تاجر جب اپنے مال کا جہاز بھیجتا ہے تو اِس بات پر یقین رکھتا ہے کہ وہ بہت مال کے ساتھ واپس آئے گا۔ کیا آپ آج پھل کی توقع کر رہے ہیں؟ کیا اِس ہفتے کے لئے آپ کی توقعات نیک ہیں۔ اِن پہاڑوں پر جن سے ہم گِرے ہوئے ہیں اپنی توجہ مرکوز کرنا آسان ہے۔ یعنی بے یقینی کا پہاڑ، دُنیا کی چیزوں کے لالچ کا پہاڑ، غلط اور متوازن تعلیمات کا پہاڑ، ہماری اپنی سمجھ اور محدود قابلیت کا پہاڑ۔ لیکن ہم مسیح میں اُس خدا پر اپنی توجہ مرکوز کرنے کے لئے بلائے گئے ہیں جو اِن پہاڑوں سے بڑا ہے۔ ہم مسیح کے نام میں یقین کے ساتھ دُعا کرنے کے لئے بلائے گئے ہیں۔ یہ صرف اُسی وقت ممکن ہوتا ہے جب ہم اُس کی مرضی کے مطابق دُعا کرتے ہیں۔ اور یہ دُعا کرتے ہیں کہ اُس کی بادشاہی آئے۔ تب ہم یقین کر سکتے ہیں کہ ہم اُس کے لئے بلائے گئے ہیں۔ اور یہ کہ جو پہاڑ ہمارے راستے میں آتے ہیں وہ سمندر میں ڈال دیئے جائیں گے۔

کیا خدا وفادار اور قابلِ بھروسا نہیں ہے؟ کیا اُس نے وفاداری سے ہمارے خاندانوں اور کلیسیاؤں کی فکر نہیں کی؟ کیا اُس نے اپنے کلام کے مطابق ہماری ضروریات کثرت کے ساتھ پوری نہیں کیں؟ کیا آپ حقیقی طور پر اُس کے مفت اور قادِر فضل پہ یقین رکھتے ہیں؟ کیا آپ کے بڑے بڑے گناہوں، بے یقینی اور سخت دِلی کے پہاڑ خدا کے قادِر فضل کے سامنے کھڑے رہ سکتے ہیں؟ کیا آپ یہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا آپ کے گناہوں کے پہاڑوں کو اپنے فضل سے معافی کے سمندر میں غرق کر سکتا ہے؟ ہم اِیمان کے ساتھ دُعا کرنے کے لئے بلائے گئے ہیں۔

باب نمبر 4

شخصی طور پر دُعا کریں

''بلکہ جب تو دُعا کرے تو اپنی کوٹھری میں جا اور دروازہ بند کر کے اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہے دُعا کر۔ اِس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا'' (متی6 باب 6آیت)۔

مندرجہ بالا آیت ہمیں یہ نہیں کہتی کہ ہمیں دُعا کرنی چاہئے یا نہیں۔ یسوع مسیح نے واضح طور پر کہا ''جب تو دُعا کرے'' وہ اِس آیت میں لفظ ''تُو'' ''تیرا'' ''تجھے'' جیسے الفاظ متعدد بار استعمال کر کے اِس بات پر زور دیتا ہے کہ دُعا ہم میں سے ہر ایک کے لئے شخصی معاملہ ہے۔ یسوع مسیح شخصی دُعا میں پوشیدگی پر زور دے کر اِس کی اہمیت کو اَور زیادہ بڑھا دیتے ہیں۔ وہ اپنے سامعین کو صرف یہ ہدایت نہیں دے رہے کہ وہ دُعا کے لئے اپنی کوٹھریوں میں چلے جائیں بلکہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ وہ پیچھے سے دروازے کو بند کر لیں۔ یسوع مسیح خدا کے ساتھ ہمارے اکیلے ہونے پر بھی زور دے رہے ہیں۔

یہ بات سچے اور ریاکارانہ مذہب کے درمیان ایک واضح فرق کی نشاندہی کرتی ہے۔ ریاکار اِنسان خدا کی نسبت اِنسانوں کو دیکھتا ہے جب کہ راست کار اِنسانوں کی نسبت خدا کی زیادہ پرواہ کرتا ہے۔ ہم کبھی نہیں پڑھتے کہ فرعون، ساؤل، یہوداہ یا دیماس نے کبھی سنجیدگی سے دُعا کی ہو۔ ایک فریسی کی خواہش ہے کہ وہاں دُعا کرے جہاں لوگ اُسے دیکھ اور سُن سکیں۔ اِس لئے وہ ہیکل کے سامنے گلیوں کے موڑوں اور بازاروں میں دُعا کرتا ہے۔ وہ

خدا کے سامنے اچھے ضمیر کے ساتھ حاضر ہونے کی بجائے لوگوں میں اچھا نام بنانے میں دِلچسپی رکھتا ہے۔

پانچ بڑے فوائد ہیں جو شخصی دُعا کے ساتھ جُڑے ہوئے ہیں۔ پہلا فائدہ یہ ہے کہ شخصی دُعا میں اپنے شخصی گناہوں کا اقرار کرنے کا بڑا موقع ہوتا ہے۔ خدا کو وہ باتیں بتانا جو اِنسانوں کو بتانا درُست نہیں محفوظ اور دانش مندی کا کام ہے۔ شخصی دُعا خدا کے ساتھ باتیں کرنا اور اپنی روح کے بوجھ کو اُس کے سامنے ہلکا کرنا ہے جو پہلے ہی ہمارے دِل کے رازوں کو جانتا ہے۔

دوسرا فائدہ یہ ہے۔ جب دو لوگ گفتگو کرنے کے لئے اِکٹھے وقت گزارتے ہیں تو یہ حقیقی محبت اور دوستی کا نشان ہے۔ تو یہ حقیقی اِیمان دار اور خداوند کے درمیان ہی ہو سکتا ہے۔ وہ ایک دوسرے کی آواز سُننا پسند کرتے ہیں۔ اِس میں دوہرا فضل شامل ہے۔ صرف یہی نہیں کہ ایک گناہ گار مسیح کی آواز سننا پسند کرتا ہے بلکہ مسیح بھی گناہ گار کی آواز کو سُننا پسند کرتا ہے۔ سلیمان بادشاہ لکھتا ہے کہ "مجھے اپنا چہرہ دکھا۔ مجھے اپنی آواز سُنا، کیوں کہ تو ماہ جبیں ہے اور تیری آواز شیریں ہے" (غزل الغزلات 2 باب 14 آیت)۔ یہاں پر شاعر گہری دوستی کا بیان کرتا ہے۔ خاص کر شخصی دُعا میں مسیح اور مسیحی کے درمیان گہری گفتگو کا بیان کرتا ہے۔

تیسرا فائدہ یہ ہے۔ جیسے دوست پوشیدہ راز بتانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں اُسی طرح خداوند اپنی سچائی کے راز، اپنی شخصیت کی تثلیث، اپنی بادشاہی، اور مقدسین کے ساتھ اپنی محبت کے بارے میں بتانا پسند کرتا ہے۔ شخصی دُعا کے ذریعے سے وہ اپنی روح کے وسیلے سے اپنے کلام کی سچائیاں مزید گہرے طور پر کھولتا ہے۔ صرف گہرے دوستوں کے درمیان یہ باتیں ہو سکتی ہیں۔ "خداوند کے راز کو وہی جانتے ہیں جو اُس سے ڈرتے ہیں اور وہ اپنا عہد اُن کو بتائے گا" (زبور 25 آیت 14)۔

چوتھا فائدہ جو شخصی دُعا کے ساتھ جُڑا ہوا ہے وہ خدا کو مزید گہرے طور پر جاننا ہے۔ خدا اکثر اوقات اپنے آپ کو اُن لوگوں پر ظاہر کرتا ہے جو پوشیدگی میں اُس کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں۔ اور وہ آدمیوں کے سامنے اِس زِندگی میں اور آنے والی زِندگی میں اُن کو انعام دے گا۔ اُن باتوں کے بارے میں سوچیں جو دانی ایل، کُرنیلیس، پطرس اور یوحنا پر ظاہر کی گئیں جب وہ شخصی دُعا میں مصروف تھے۔ شخصی دُعا کی قوت کی بابت سوچیں۔ اُس رحم کے بارے میں سوچیں جو ہم پر ہوتا ہے اور عدالت کے بارے میں سوچیں جو ہم سے ختم کر دی جاتی ہے۔ شخصی دُعا خدا کے خزانے، رحم اور مقاصد کی کُنجی ہے۔

اور آخر میں دُعا مستحکم سائبان کی راہ، آسانی آرام، مضبوط قلعہ اور موجودہ دَور کی مہم جوئی اور انجانے مستقبل میں ہماری مضبوط چٹان بھی ہے۔ دُعا زِندگی کے طوفانوں میں ہماری پناہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شیطان شخصی دُعا سے ڈرتا اور نفرت کرتا ہے اور ہر ممکن اوزار اور بہانے اُس کے خلاف استعمال کرتا ہے تاکہ آپ کو دُعا سے باز رکھ سکے۔ بائبل کے مقدسین کی زِندگیاں اِس سچائی کی گواہ ہیں۔

جو شخصی دُعا نہیں کرتا وہ اپنا ہی چور اور قاتل ہے۔ وہ اپنی عظیم برکات کا چور ہے اور اپنی روحانی زِندگی کو ختم کرتا ہے۔ ہر نومولود بچہ اپنی ماں سے دودھ کے لئے چِلاتا ہے اِسی طرح روحانی نومولود بچہ خدا کو پکارتا ہے۔ کیا آپ کی بابت بھی ایسا کہا جا سکتا ہے جیسا دمشق میں ساؤل کی بابت کہا گیا" دیکھ وہ دُعا کر رہا ہے"(اعمال 9 باب 11 آیت)۔

باب نمبر 5

اِطاعت گزاری سے دُعا کریں

""اُس وقت اُس نے اُن سے کہا میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے۔تُم یہاں ٹھہرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو۔ پھر ذرا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر یوں دُعا کی کہ اَے میرے باپ !اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے تو بھی نہ جیسا مَیں چاہتا ہوں بلکہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی ہو۔۔۔۔ پھر دوبارہ اُس نے جا کر یوں دُعا کی کہ اَے میرے باپ! اگر یہ میرے پئے بغیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہو"(متی26باب 38، 39،42آیات)۔

کلام کا یہ حصہ دُعا میں حقیقی اِطاعت کی مکمل تصویر پیش کرتا ہے۔ جب آپ دُعا کرتے ہیں تو آپ کی دُعا کیا ہوتی ہے ؟"خداوند میری مرضی پوری کر"یا یہ کہ "خداوند میری مدد کر کہ مَیں تیری مرضی کے آگے جُھک جاؤں ؟""کیا آپ کی دُعائیں آپ کو بطورِ مالک اور خدا کو بطورِ خادم ظاہر کر کے صِرف آپ کا مدعا بیان کرتی ہیں"خداوند میری خواہش ہے کہ تو یہ یا وہ کر؟""کیا آپ کی دُعا کا مرکز یہ ہے کہ آپ کی اِطاعت کی جائے یا آپ اِطاعت گزار ہوں؟ کیا آپ دُعا کرتے ہیں کہ آپ اَور زیادہ وفادار خادِم بن جائیں جو غیر مشروط طور پر اپنے مالک کی مرضی کو پورا کرتا ہے ؟

فرض کریں جس کو آپ پیار کرتے ہیں وہ سخت بیمار ہے ۔ کیا آپ کو یہ دُعا کرنی چاہئے کہ خدا اُس کی صحت کو بحال کرے ؟ ہاں، آپ کو اپنی تمام ضروریات خدا کے سامنے

لانی چاہئیں۔ لیکن کیا آپ کو اِس سے بھی گہری ضرورت کا تجربہ ہوا ہے؟ کیا آپ اِس طور سے دُعا کرتے ہیں: "خداوند مجھے وہ فضل دے جس سے مَیں تیری خدمت اور عزت کر سکوں اور تجھ پہ بھروسا کر سکوں تا کہ تیری مرضی میں آرام پاؤں۔ مہربانی کر کے میرے اِس عزیز کو شفا دے تا کہ مَیں تیرے کاموں سے لُطف اندوز ہو سکوں؛ لیکن اگر ایسا نہیں ہے تو مجھے یہ توفیق دے کہ تیری پرستش کر سکوں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خداوند تیری مرضی پوری ہو۔"

اِطاعت گزاری کی دُعاؤں میں ہم اِس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ خدا ہم سے زیادہ بہتر جانتا ہے۔ اُس کے سامنے زیادہ بڑی وجوہات اور مقاصد موجود ہیں جن کا ہم ابھی تصور نہیں کر سکتے۔ اِس لئے اکثر ہم بطورِ راہنما عمل کرتے ہیں۔ ہم سوچتے ہیں کہ ہم ٹھیک وقت، بہترین طریقہ، اور بالکل درُست جانتے ہیں کہ ہماری دُعاؤں کا کس وقت جواب دیا جانا چاہئے۔ یہاں تک کہ ہم خدا کو بتاتے ہیں کہ اُسے کیا کرنا چاہئے۔ اور کوشش کرتے ہیں کہ خدا کو قائل کریں اور اُس کی رہنمائی کرتے ہیں کہ وہ ہمارے منصوبوں کے مطابق کام کرے۔ یوں ہم اِطاعت کے عجیب اِطمینان کو کھو دیتے ہیں۔

جب ایک بچہ اپنے باپ کے پاس بھاگا بھاگا جاتا ہے تا کہ اُسے اپنی تمام ضروریات اور مشکلات کی بابت بتائے تو کیا بچہ باپ کو بتاتا ہے کہ اُس کے باپ کو کس طرح سے صورتِ حال کو قابو میں لانا اور مشکل کو حل کرنا چاہئے؟ کیا بچہ باپ کو حکم دیتا ہے کہ پہلے اُس کے باپ کو یہ کرنا چاہئے اور اُس کے بعد وہ کرنا چاہئے؟ بے شک نہیں۔ جب ہم اِیمان پر قائم رہتے ہیں کہ ہمارا آسمانی باپ ہم سے زیادہ بہتر جانتا ہے تو ہم دراصل بچوں جیسی تسلی کا تجربہ کرتے ہیں۔ ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنی ضروریات اُسے بتائیں۔ وہ بہتر جانتا ہے کہ اُسے کیا کرنا ہے۔ یہ حقیقی اِطاعت کی رُوح ہے جو بچوں جیسے اِیمان میں ظاہر ہوتی ہے۔

خدا کی مرضی پوری کرنے اوراُس کے نام کو جلال دینے کے لئے ہماری بڑی خواہش یہ ہونی چاہیئے کہ ہم دُعا کریں۔ حقیقی دُعا کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ خدا کو جلال دِیا جائے۔ حقیقی دُعا مندرجہ ذیل فضل کے لئے درخواست کرتی ہے۔اِس بات کے لئے فضل کہ ہم خداوند کی اُس وقت بھی پیروی کریں جب وہ ہمیں مصیبت، بیماری یا موت کی راہوں کی طرف لے جائے۔اِطاعت گزاری کی دُعا ہماری مرضی کی نسبت خدا کی مرضی پوری کرنے کی خواہش رکھتی ہے۔

لوگ اکثر اور غلطی سے اِیمان اور اِطاعت کو اِس طرح بیان کرتے ہیں جیسے یہ ایک دوسرے کی ضد ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ اِیمان اِس بات کا بھروسا ہے کہ خدا اُن کی مخصوص دُعاؤں کا مخصوص طریقے سے جواب دے گا جب کہ اِطاعت یہ ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے اُس کو خاموشی سے قبول کرنا۔ کوئی سوال کر سکتا ہے ''کیا اِیمان اِس بات کی توقع نہیں کرتا کہ خدا دُعا کا جواب دے گا''جی ہاں، ایسا ہی ہے، لیکن اِیمان خدا کے جواب کی خواہش اور توقع کرتا ہے ہمارے اپنے جواب کی نہیں۔اِطاعت حلیمی سے اُس کو حاصل کرتی ہے جو قادرِ مطلق خدا دیتا ہے۔

یسوع مسیح بڑی خوب صورتی سے اور مکمل طور پر اِطاعتی دُعا میں سچا رہا۔ جب اُس نے اِس بڑی آزمائش کا سامنا کیا جس کا کبھی کسی نے نہیں کیا کہ اُس کا پسینہ گویا خون کی بوندیں بن کر ٹپکنے لگا اور اُس کی جان نہایت غمگین تھی یہاں تک کہ مرنے کی نوبت آ گئی۔ زمین پر منہ کے بل گر کر اُس نے بچوں جیسی اِطاعت کا اِظہار کیا۔ وہ خدا سے مخاطب ہوا ''اَے میرے باپ''اور جب اُس نے کہا''اگر ہو سکے تو'' یہاں اُس نے اپنی خواہش کی بابت نہیں کہا بلکہ اُس کی بابت جو باپ کی مرضی کے مطابق تھا۔ اگرچہ وہ اِس کڑوے پیالے کو جانتا تھا جو وہ پینے کو تھا۔ ''یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے''اِس کے باوجود اُس نے کہا''تو بھی نہ جیسا مَیں چاہتا ہوں بلکہ جیسا تو چاہتا ہے ویسا ہی ہو''(متی 26باب 39آیت)۔

ضرور ہے کہ ہم اپنی سوچوں اور خواہشوں کو کبھی خدا کی مرضی سے آگے نہ نکلنے دیں۔ اپنے مالک کے نقشِ قدم پر چلنا کیا ہی برکت کی بات ہے۔ خدا کرے کہ اُس کی مثال ہماری دُعاؤں اور زِندگیوں میں نظر آئے۔ اِطاعت گزاری سے دُعا کرنے کے لئے اُس کا فضل مانگیں "تیری مرضی پوری ہو۔"

باب نمبر 6

اِنکساری سے دُعا کریں

"اے خدا! مجھ گُناہ گار پر رحم کر"(لوقا 18 باب 13 آیت)۔

محصول لینے والا اپنی دُعا میں خدا سے یوں مخاطب ہوتا ہے۔ وہ حقیقی طور پر خدا کی قدوسیت اور اُس کی راست بازی سے متاثر تھا۔ اُس نے مشکل ہی سے ہیکل میں خدا کی حضوری میں آنے کی جرأت کی۔ یہاں تک کہ وہ اپنی آنکھیں بھی نہیں اُٹھاتا۔ بلکہ وہ ہیکل میں بہت پیچھے ہی کھڑا ہو گیا۔ وہ سمجھتا تھا کہ اگر وہ یہاں تک آ سکا ہے تو یہ عجیب بات ہے۔

یہ کہنا کہ "مَیں حقیر ہوں" یا "مَیں حقیر ترین جگہ سے بھی مطمئن ہوں" فرق بات ہے۔ لیکن اِس سچائی کے لئے جینا فرق چیز ہے۔ یہ فرق اُس کے پھل سے ظاہر ہوتا ہے۔ باتونی شخص اپنی حلیمی پہ مغرور ہوتا ہے، دوسروں کو حقیر جانتا ہے اور خود کو دوسروں سے افضل سمجھتا ہے کہ وہ رُوحانی طور پر دوسروں سے افضل ہے۔ لیکن "عامل" اِس بڑی عجیب بات کو اپنے اندر لے لیتا ہے کہ اگر مَیں ہیکل میں آ سکتا ہوں، اگر رحم میرے لئے ممکن ہے تو پھر یہ ہر کسی کے لئے ممکن ہے۔ خدا اور اُس کا فضل پہلے زِندگی اور حلیم اِیمان دار کی دُعا میں آتا ہے۔

محصول لینے والا کہتا ہے "اَے خدا! مجھ گناہ گار پر رحم کر۔" رحم کے لئے اُس کی اپیل حلیمی کو ظاہر کرتی ہے۔ حقیقی حلیمی اِس بات کو سمجھ لینے سے ملتی ہے کہ خدا کون ہے اور مَیں کون ہوں۔ اِنکساری کی دُعا میں ایک گناہ گار یہ جانتے ہوئے خدا کے رحم پر تکیہ کرتا ہے

کہ ایک یہی اُس کی اُمید ہے۔ لفظ "رحم" کا مطلب اُس شخص سے محبت کرنا ہے جس کا وہ حق دار نہیں ہے۔ یہاں تک کہ کسی دُشمن سے محبت کرنا جو اپنے آپ کو قابلِ رحم حالت میں لے آیا ہے اور اُس کے پاس کوئی حق نہیں کہ رحم کی توقع کرے۔ رحم ترس کا عمل ہے۔ جب آپ خواہش کرتے ہیں کہ کاش میری دُعا ہی حقیقی دُعا ہو تو ضرور ہے کہ آپ چوکس ہو جائیں، کیوں کہ ایسی سوچ کے پیچھے یہ خیال ہو سکتا ہے کہ آپ کی دُعا کی خوبی اُس کو معیاری بناتی ہے۔ اِنکساری سے دُعا کرنے والا شخص جانتا ہے کہ اُس کی دُعا کا کوئی معیار نہیں ہے۔ اگر آپ یہ یقین رکھتے ہیں کہ آپ کی دُعا ایک اچھی دُعا تھی تو پھر یہ خود ساختہ معیار کی دُعا ہوئی۔ تو پھر اِس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ خدا کی پُر فضل قبولیت کی بجائے اپنی دُعا پر تکیہ کر رہے ہیں۔ خدا کے رحم کی بجائے اپنے کام پر تکیہ کر رہے ہیں۔ اگر آپ خدا تک رسائی کے لئے اچھی یا نفیس دُعاؤں کا اِنتظار کر رہے ہیں تو آپ بے کار میں وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اِنکساری جب اپنے آپ کو پہچان لیتی ہے تو ختم ہو جاتی ہے۔ حلیم شخص وہ ہے جو اپنے غرور کو پہچانتا ہے۔ ایک حلیم شخص اپنی دُعاؤں کو اِنکساری کی دُعائیں نہیں سمجھتا۔ اِنکساری کی دُعا کرنا یہ ہے "اَے خدا مجھ پر رحم کر۔"

محصول لینے والے کے الفاظ "مجھ پر" اِس بات پر زور دیتے ہیں کہ دُعا خدا اور میری روح کے درمیان شخصی معاملہ ہے۔ قدیم یونانی زبان میں "گناہ گار=Sinner" کے لئے جو لفظ یہاں استعمال کیا گیا ہے وہ "گناہ گار=The Sinner" ہے جو عام لفظ سے زیادہ پُر زور ہے۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ مَیں عام دوسرے گناہ گاروں میں ایک گناہ گار ہوں بلکہ یہ کہ مَیں شخصی طور پر گناہ گار ہوں۔ اِس میں خدا کے حضور شخصی گناہ کی قائلیت پائی جاتی ہے۔ یونانی زبان میں "گناہ" کا مطلب ہے "نشانے کا خطا ہونا۔" خدا کی عطا کردہ ساری برکات کے باوجود مَیں نے اپنی زندگی کے سب سے بڑے نشانے، منزل یا مقصد کو کھو دِیا جس کے لئے

مجھے خلق کیا گیا تھا۔ بڑا گناہ گار ہونے کے ناطے سے مجھے خدا کے رحم کی گہرے طور پر ضرورت ہے۔ ہم سب کو بھی ہے۔

حلیم کرنے والا فضل مانگیں تا کہ آپ اُس کائنات کے عظیم اور پاک خدا سے حاجت مند اور نااہل درخواست گزار کے طور پر دُعا کر سکیں۔ خدا کے حضور ٹوٹے ہوئے دِل کی ہر پکار حقیقی دُعا ہے۔ خدا ایسی دُعائیں سننا پسند کرتا ہے۔

باب نمبر 7

دلیری سے دُعا کریں

"پس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں تاکہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے" (عبرانیوں 4 باب 16 آیت)۔

اگر محل میں داخل ہونا ہو، بادشاہ کے حضور رسائی حاصل کرنی ہو یا بادشاہ سے مخاطب ہونا ہو تو اُس کے لئے دلیری کی ضرورت ہوتی ہے تو یقیناً بادشاہوں کے بادشاہ کے ساتھ بات کرنے کے لئے بھی دلیری کی ضرورت ہے۔ محتاط دلیری کے ساتھ دُعا کرنا بائبل مقدس کے مطابق دُرست ہے۔

ہمیں دلیری سے دُعا کرنے کے لئے یسعیاہ کی مانند خاص رَوَیا کی ضرورت ہے۔ ضرور ہے کہ ہم اِس بات کو جانیں کہ ہم گناہ گار ہیں اور خدا قدوس اور راست بادشاہ ہے جس کے سامنے فرشتگان اپنا چہرہ ڈھانپتے اور پکارتے ہیں قدوس، قدوس، قدوس (یسعیاہ 6 باب 3 آیت)۔ خدا کے حضور جانے کی سوچ سے دلیری کس طرح آسکتی ہے بلکہ اِس سے تو حلیمی پیدا ہوتی ہے۔ یہ جاننا بہت اہم ہے کہ حقیقی حلیمی اور حقیقی دلیری کوئی متضاد چیزیں نہیں ہیں۔ محصول لینے والے کی دُعا حقیقی طور پر حلیم تھی۔ چھاتی پیٹتے ہوئے، سر جھکا کر کھڑا ہونے سے وہ اپنے آپ کو گناہ گار تصور کر رہا تھا۔ اِس کے باوجود وہ آیا، وہ بادشاہ کے محل میں داخل ہوا، اُس نے خدا سے دُعا کی۔ وہ حقیقی طور پر دلیر تھا۔ جیسے ایک فقیر دلیر ہوتا ہے۔ اُس نے

بادشاہ کی سکونت گاہ میں داخل ہونے کی دلیری کی۔ اُس نے بادشاہ سے بات کرنے کی دلیری کی۔

کِن بنیادوں پر ایک غریب، گناہ میں اٹا ہوا فقیر اِس دلیری کو حاصل کر سکتا ہے جس سے وہ خدا کے تخت کے پاس جا سکے؟ صرف یہ جاننے سے کہ بادشاہ کا تخت "فضل کا تخت" ہے۔ ایک فقیر اُس کے سامنے جانے کی جرأت کرتا ہے کیوں کہ بادشاہ رحم کرنا اور حقیروں کے ساتھ اظہارِ محبت کرنا پسند کرتا ہے۔ وہ اِس بنیاد پر جرأت کرتا ہے کیوں کہ بادشاہ فضل کرنا اور غیر مستحق لوگوں کو محبت دِکھانا پسند کرتا ہے۔

فضل اور رحم یسوع مسیح کی گواہی دیتے ہیں۔ یسوع مسیح مجسم ہو کر ظاہر ہوا تا کہ گناہ گاروں کے ساتھ خدا کی صلح کرائے اور آدمیوں کے ساتھ نیک تمناؤں کا اِظہار کرے۔ مسیح کی اپنی محبت بھری دعوت "اَے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ مَیں تُم کو آرام دوں گا" (متی 11 باب 28 آیت) اُس کے نرم دِل کو عیاں کرتی ہے۔ اور "شریر کے مرنے میں مجھے کچھ خوشی نہیں" (حزقی ایل 33 باب 11 آیت) اور "اگرچہ تُمہارے گناہ قرمزی بھی کیوں نہ ہوں" (یسعیاہ 1 باب 18 آیت)۔ حقیقی دلیری مسیح کو دُرست جاننے اور اِس بات کو جاننے کا نتیجہ ہے کہ مسیح کے وسیلے سے کھوئے ہوئے گناہ گار کے لئے خدا کون ہے۔ گناہ گار مسیح میں سے ہو کر خدا کے پدرانہ دِل کو اُس دِل کے طور پر دیکھتا ہے جو مسرف بیٹے کی واپسی پر اُس کو معاف کرنے کے لئے تڑپتا ہے۔

جھوٹی دلیری یا فرضی دلیری اِس کے متضاد ہے۔ فریسی نہ اپنے آپ کو جانتا تھا نہ خدا کو۔ وہ سمجھتا تھا کہ وہ خدا کو اپنے آپ میں اور اپنے کاموں سے خوش کر سکتا ہے۔ وہ مسیح کی شخصیت اور اُس کے کام کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ جھوٹی دلیری میں حقیقی حلیمی نہیں ہوتی۔

دلیری کے ساتھ دُعا کرنا حلیمی کے ساتھ دُعا کرنا ہے۔ خود شناسی اور خدا شناسی آگے پیچھے چلنے والی سچائیاں ہیں۔ جب ایک گناہ گار اپنے آپ کو دیکھتا ہے تو وہ حلیم ہو جاتا ہے۔ اُس کے پاس کوئی حق نہیں۔ کچھ پلّے نہیں، اِس لئے اُسے مانگنا ضرور ہے۔ لیکن جب وہ مسیح کو دیکھتا ہے کہ وہ حاجت مندوں کو بُلاتا، ننگوں کو کپڑے پہناتا اور کِھلاتا اور کھٹکھٹانے والوں کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ تب وہ یہ دیکھتا ہے کہ مسیح کی وجہ سے خدا کا تخت فضل کا تخت ہے اور یہ کہ گناہ گار آج بھی فضل کے زمانے میں رہ رہا ہے۔

اگر پرانے عہد نامے میں اسرائیلی خیمہ اجتماع میں خدا کی حضوری میں کاہن یا درمیانی کے بغیر حاضر ہوتے تو وہ بہت خوف زدہ ہو جاتے تھے۔ خدا قائن کی طرح ہمارے کھیتوں کے پھل قبول نہیں کرتا۔ لیکن اسرائیلی جانتے تھے کہ کاہن اُن کے اِیمان پر قربانیاں چڑھانے اور خدا کے حضور جانے کے لئے ہے۔

یہاں دلیری کی دھڑکن موجود ہے۔ مسیح بطورِ ہمارا سردار کاہن خدا کے پاس جانے کے لئے ہمیں دلیری اور آزادی بخشتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جب آپ بادشاہ کے حضور جائیں تو کانپیں جیسے آستر اخسویرس بادشاہ کے حضور جاتے ہوئے کانپتی تھی۔ لیکن کیا کوئی ایسا گناہ گار ہو سکتا ہے جس کو یسوع مسیح اپنے سنہری عصا سے سہارا نہ دے؟ نہیں، کبھی نہیں! کوئی ایسا گناہ گار نہیں۔ مسیح کے رحم کے وسیلے سے اُس کے فضل کے تخت کے پاس گناہ گار کو حقیقی دلیری ملتی ہے۔

آپ کو حلیمی سے دلیری کی ضرورت ہے۔ جب آپ اپنے آپ کو دیکھیں تو اِنکساری اور صلح کروانے والے مسیح کو دیکھیں تو دلیری پائیں گے۔ اِنکساری کے بغیر دلیری اور دلیری کے بغیر اِنکساری دونوں گناہ ہیں۔ یہ دونوں روّیے پاک نوشتوں کے خدا کا اِنکار کرتے ہیں۔ دونوں اِس بات کا یقین کرنے سے اِنکار کرتے ہیں کہ خدا وہ ہے جو وہ کہتا ہے کہ وہ ہے۔ ایک اُس کے اِنصاف کا اِنکار کرتا ہے اور دوسرا اُس کے رحم کو نظر انداز کرتا ہے۔ دونوں

بے اِیمانی کا اِظہار کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ وہ آپ کو بطورِ گناہ گار اِنکساری سے اور مسیح پر
یقین رکھنے والے کے طور پر دلیری سے دُعا کرنے والا بنائے۔

باب نمبر 8

خدا کے مُنتظر رہتے ہوئے دُعا کریں

''پھر ایلیاہ نے اخی اب سے کہا اوپر چڑھ جا۔ کھا اور پی کیوں کہ کثرت کی بارِش کی آواز ہے۔ سو اخی اب کھانے پینے کو اوپر چلا گیا اور کرمِل کی چوٹی پر چڑھ گیا اور زمین پر سَرنگوں ہو کر اپنا منہ اپنے گھٹنوں کے بیچ کر لیا۔ اور اپنے خادِم سے کہا ذرا اوپر جا کر سمندر کی طرف تو نظر کر۔ سو اُس نے اوپر جا کر نظر کی اور کہا وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ اُس نے کہا پھر سات بار جا۔ اور ساتویں مرتبہ اُس نے کہا دیکھ ایک چھوٹا سا بادِل آدمی کے ہاتھ کے برابر سمندر میں سے اُٹھا ہے۔ تب اُس نے کہا کہ جا اور اخی اب سے کہہ کہ اپنا رتھ تیار کرا کے نیچے اُتر جا تا کہ بارِش تجھے روک نہ لے۔ اور تھوڑی ہی دیر میں آسمان گھٹا اور آندھی سے سیاہ ہو گیا۔ اور بڑی بارش ہوئی۔ اور اخی اب سوار ہو کر یزرعیل کو چلا گیا۔ اور خداوند کا ہاتھ ایلیاہ پر تھا اور اُس نے اپنی کمر کس لی اور اخی اب کے آگے آگے یزرعیل کے مدخل پر دوڑا چلا گیا''(1۔سلاطین 18 باب 41 تا 46 آیات)۔

کرمِل پہاڑ کا پہلا منظر قابلِ ذکر قدرت والا تھا۔ خدا نے آگ نازِل کر کے ایلیاہ کی دُعا کا جواب دِیا اور بعل کے کاہن قتل کئے گئے۔ ایسی بڑی کامیابی کے بعد ایلیاہ نے کسی تعریف یا مشہوری کا اِنتظار نہیں کیا۔ اُس کے کان رُوحانی طور پر ہم آہنگ ہیں۔ اُس نے ایک اور آواز سُنی ''کثرت کی بارش کی آواز۔'' اپنے ہم شعبہ لوگوں میں وہ اکیلا ہی تھا جس نے اپنا

سر گھٹنوں کے بیچ کیا اور دُعا کے جواب کے لئے خدا کا مُنتظر تھا۔ اُس نے کُھلے کانوں کے ساتھ دُعا کی اور متوقع بارِش کی آواز سُنی اور اپنی آنکھوں سے اُس کو دیکھا۔

''مُنتظر رہنا=wait upon'' یا ''خدمت گزاری کے لئے کھڑے رہنا wait on='' مشترک بائبلی الفاظ ہیں۔ اور یہ پرانے عہد نامے میں اِکیس دفعہ آئے ہیں۔ عبرانی لفظ جس کا ترجمہ ''خدمت گزاری کے لئے کھڑے رہنا'' کیا گیا ہے اُس کا مطلب ہے کسی کی توقع کرتے ہوئے اِنتظار کرنا۔ بالکل یہی لفظ اپنے مالک کی طرف خادِم کے روّیے کے لئے اِستعمال ہوا ہے، ہمیشہ راہ دیکھنا، اِشارے کی توقع رکھنا یا بلاواسطہ خدمت کے لئے کی گئی ہدایت کی طرف دیکھنا (123 زبور 2 آیت)۔

اپنی دُعائیہ زِندگی کو جانچیں۔ کیا آپ اُمید وار رہ کر دُعا کرتے ہیں؟ کیا آپ کا اِیمان ''بادِلوں'' کی اُمید میں اوپر کی طرف دیکھتا رہتا ہے جن میں خدا کا جواب ہوتا ہے؟ یا کیا مناظر اور لوگوں کی آوازیں آپ کی توجہ اور دھیان کو جذب کر لیتی ہیں؟ اپنی جان اُنڈیل کر اور بارِش کے لئے مِنت سماجت کرنے کے بعد ایلیاہ نے اپنے نوکر کو ہدایت کی کہ اوپر جا اور سمندر کی طرف دیکھ۔ ایلیاہ کی دُعا میں اُمید اور توقع نظر آتی ہے کیوں کہ وہ خدا کے وعدے پر یقین رکھتا تھا (1-سلاطین 17 باب)۔ اُمید کا نہ ہونا ہماری دُعا میں بہت بڑی خرابی ہو سکتا ہے۔ خدا کے وعدے کی تکمیل کے لئے ''سمندر کی جانب دیکھیں۔''

اگر ہم واقعی خدا کے مُنتظر ہیں تو ہم اُس کے حضور کھڑے بھی رہیں گے۔ مثال کے طور پر آج صبح جب آپ بائبل پڑھ رہے تھے کیا آپ کے ذہن کی آنکھیں اپنے مالک کی طرف لگی تھیں؟ کیا آپ پوچھ رہے تھے، اِس میں میرے لئے کوئی رُوحانی خوراک ہے؟ کیا آپ نے پُر اُمید ہو کر کلام کو پڑھا اور یہ پوچھتے ہوئے کلام کو پڑھا کہ اِس میں میرے لئے الٰہی ہدایت کیا ہے؟ جب آپ گرجاگھر میں تھے تو آپ نے پوچھا کس سچائی کا اِطلاق خداوند مجھ پر کرے گا؟ کیا آپ کو وہ کنعانی عورت یاد ہے جو خداوند کی طرف دیکھتی رہی اور اُس کے منہ کی

بات اور ردِ عمل کی مُنتظر رہی (متی 15 باب 21 تا 28 آیات)؟ یہ کام کرنے کے لئے کلامِ مقدس ہمیں کہتا ہے۔

وہ دُعا جس کے بعد اُس کی توقع رکھی جائے بے حوصلگی کو شکست دے دیتی ہیں۔ کچھ خاص اوقات ہیں جب ہم دُعائیں کرتے ہیں اور جواب نہیں پاتے۔ آسمان پر صِرف ایک ہی بادِل نہیں ہے جو آپ کی دُعا کے جواب کا اِشارہ ہو۔ ہو سکتا ہے ایسے موقعوں پر ہم یہ نتیجہ اخذ کرلیں کہ ہماری دُعائیں بے کار ہیں۔ خدا بالکل ہماری دُعاؤں کا جواب نہیں دے گا۔ پُر اُمید دُعائیں بے بادِل آسمانوں کے پار بھی دیکھ لیتی ہیں۔ یہ خدا کو دیکھتی ہیں۔ اُس کے بادِلوں اور اُس کے نقشِ قدم کی تلاش کرلیتی ہیں۔ پُر اُمید دُعائیں پھر دُعا کی طرف رُخ کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ سات دفعہ اور اگر ضرورت پڑے تو اِس سے بھی زیادہ دفعہ۔

خدا کا اِنتظار کرنا مہلک اور بہانہ باز رُوح کے متضاد ہے۔ ایسا مُردہ روّیہ شکایت کرتا ہے ''مَیں کچھ نہیں کر سکتا'' جو ہونا ہے ہو جائے گا۔ جب کہ خدا کا اِنتظار کرنے والا متحرک، اِرادے کا پکا، پرواہ کرنے والا، اُمید میں خوش ہوتا ہے۔ زبور 27 آیت 14 میں لکھا ہے ''خداوند کی آس رکھ۔ مضبوط ہو اور تیرا دِل قوی ہو۔ ہاں خداوند ہی کی آس رکھ۔'' یہاں پر خداوند کا مطلب یہوواہ (Yahweh)۔ جس کا مطلب ہے وفادار، لا تبدیل، عہدوں کا پالنے والا، ابدی خدا اور ''مَیں جو ہوں سو ہوں۔'' یہ اُمید ہمیں اِس قابل بناتی ہے کہ ہم پُر اُمید رہ کر اِنتظار کریں۔ نااُمید دُعائیں خدا کے جواب کا اِنتظار بھی نہیں کرتیں۔ ڈگمگانے والی دُعائیں دو یا تین دفعہ ہو سکتی ہیں۔ اور بے بادِل آسمان کی وجہ سے فوراً بے دِل ہو جاتی ہیں۔ ایسی دُعاؤں میں اِیمان دار کا پُر اُمید روّیہ نہیں ہوتا جو سات دفعہ دیکھ سکے۔

خاص طور پر مشکلات، آزمائشوں، دھچکوں یا ناکامیوں میں خدا کا مُنتظر رہنا اِیمان، اُمید اور محبت کی مشق ہے۔ خدا پر اِیمان رکھنے کا مطلب ہوتا ہے اپنے آپ کو نہ دیکھنا، اپنے آپ پر اِیمان نہ رکھنا، بلکہ اُمید کے ساتھ خدا پر اِیمان رکھنا۔ ضرور ہے کہ ہم اُس کی طرف

دیکھیں نہ کہ اپنی طرف۔ ہو سکتا ہے ہم اپنی مشکلات کا حل تلاش نہ کر سکیں، ہو سکتا ہے حالات تارِیک اور پریشان کُن ہی رہیں۔ لیکن ہمیں مستقل طور پر خدا کا اِنتظار کرنا ہے۔ کیوں کہ وہ ہمارا بادشاہ ہے (زبور 20 آیت 9)۔ آس اور اُمید کے ساتھ خدا کا اِنتظار کریں۔ اُس کی مدد اور بھلائی کے لئے پُر امید رہیں۔

اِنتظار میں رکھ کر خدا اکثر ہمارے اِیمان، اُمید اور محبت کی مشق کرواتا اور مضبوط کرتا ہے۔ ایلیاہ کے نوکر نے ساتویں دفعہ دیکھا تو اُس نے کہا "اِنسان کے ہاتھ کے برابر بادِل کا ٹکڑا سمندر میں سے اُٹھا ہے۔" یہ نشان ہے جس کی پُر اُمید اِیمان کو ضرورت ہوتی ہے۔ اِیمان ہی سے ایلیاہ نے بارِش کو پیشگی دیکھ لیا اور اخی اب سے کہا کہ نیچے چلا جا۔ بے اُمید دُعائیں توما جیسا روّیہ رکھتی ہیں اور کہتی ہیں "ایلیاہ مَیں تب تک یقین نہیں کروں گا جب تک قطرے گرنا شروع نہ ہو جائیں۔ بادِل کا ٹکڑا بارِش نہیں ہے۔ مَیں پہلے ضرور اُس کو دیکھوں گا اور پھر یقین کروں گا۔" لیکن ایلیاہ اُفق پر بادِل کے چھوٹے ٹکڑے میں تکمیل دیکھ رہا تھا۔

پھر ایلیاہ بھاگا۔ وہ خدا میں توقع سے بھرا ہوا بادشاہ کے رتھ کے آگے آگے یزرعیل تک بھاگا۔ خدا ہمیں کہتا ہے کہ ہم توقع رکھ کر دُعا کریں۔ اور اُس کا اِنتظار کریں۔

دھچکوں اور آزمائشوں میں یہ کیا ہی خوب صورت موقعہ ہوتا ہے کہ ہم اُس کے فضل سے اُمید کے ساتھ بھاگیں۔ خدا کے مُنتظر رہیں۔ پھر مشکل حالات میں ہم اندرونی سکون، تارِیکی میں روشنی کا تجربہ کریں گے اور قید خانوں میں بھی خدا کے لئے گائیں گے۔ یہ صِرف مسیح یسوع میں ہی ممکن ہے جو اپنے دُکھوں کے وسیلے سے ہمیں مقدس اِنتظار سے مستفید کرتا ہے۔ وہ اپنے کلام کا اِطلاق کرتا ہے "خداوند کی آس رکھ۔ مضبوط ہو اور تیرا دِل قوی ہو۔ ہاں خداوند ہی کی آس رکھ" (زبور 27 آیت 14)۔

باب نمبر 9

شفاعتی دُعا کریں

"اور موسیٰ نے ایک کوشی عورت سے بیاہ کر لیا۔ سو اُس کوشی عورت کے سبب سے جسے موسیٰ نے بیاہ لیا تھا مریم اور ہارون اُس کی بد گوئی کرنے لگے۔ وہ کہنے لگے کہ کیا فقط خداوند نے موسیٰ ہی سے باتیں کی ہیں؟ کیا اُس نے ہم سے بھی باتیں نہیں کیں؟ اور خداوند نے یہ سُنا۔۔۔ اور ابر خیمہ کے اُوپر سے ہٹ گیا اور مریم کوڑھ سے برف کی مانند سفید ہو گئی۔ اور ہارون نے جو مریم کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ وہ کوڑھی ہو گئی ہے۔۔۔ تب موسیٰ خداوند سے فریاد کرنے لگا کہ اَے خدا! مَیں تیری منت کرتا ہوں اُسے شفا دے" (گنتی 12باب 1تا2 آیات؛ 10، 13 آیات)۔

ایک ہی لفظ میں بیان کریں تو خدا کی شریعت محبت کا مطالبہ کرتی ہے۔ شریعت کی پہلی تختی یہ مطالبہ کرتی تھی کہ خدا سے محبت کرو۔ اور دوسری تختی یہ مطالبہ کرتی تھی کہ دوسرے اِنسانوں سے محبت کرو۔ یہ محبت ہماری دُعاؤں میں ظاہر ہونی چاہئے۔ فطری طور پر ہم خود غرض ہیں۔ ہماری گناہ گار بغاوت کی گواہی ہمارا خدا ہے۔ خود غرضی گُوند کی طرح ہمارے ساتھ چمٹی ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ یہ ہماری دُعاؤں میں بھی نظر آتی ہے۔ آج اپنے آپ کو جانچیں۔ شخصی دُعاؤں میں آپ کس کی بابت دُعا کرتے ہیں؟ اپنے ساتھ موازنہ نہ کریں تو آپ دوسروں کے لئے دُعا کرنے میں کتنا وقت صرف کرتے ہیں؟ کیا آج صبح آپ کی دُعا دوسروں کی رُوحانی ضرورت کے لئے تھی؟ کتنا وقت اپنے خاندان، کلیسیا کے ممبران، عُہدہ

داران، اُساتذہ، طلبا، گورنمنٹ عُہدہ داروں، یا ہمسائیوں کے لئے صَرف کیا گیا؟ دُعا میں کتنا وقت آپ نے اُن کے لئے صَرف کیا جن کی وجہ سے آپ کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟ کیا آپ نے زیادہ تر مشکل حالات کو قابو میں کرنے کے لئے اپنے ہی لئے دُعا کی یا دوسروں کے لئے بھی دُعا کی؟ کتنا وقت آپ نے اُن کے لئے صَرف کیا جو خاص قِسم کی ضروریات میں تھے، اُن کی کتنی پرواہ کی، اُن کے لئے کتنے فکر مند ہوئے؟ اگر ہم واقعی دوسروں سے محبت رکھتے ہیں تو ہم دوسروں کے لئے دُعا کریں گے۔ اِس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اپنے لئے، اپنی رُوحانی زِندگی، اپنے جذبات اور جسمانی ضروریات کے لئے دُعا کرنا غلط ہے جو کہ ہماری اہم ذِمہ داری ہے۔ لیکن بنیادی بات یہ ہے کہ اپنے لئے دُعا کرنے اور کلام کے اِس حکم میں توازن رکھیں جس میں کہا گیا ہے کہ دوسروں سے اپنی مانند محبت کرو۔

شفاعتی دُعاؤں کی اہمیت پر بہت زیادہ ہے۔ لیکن اکثر ہم اُن کو دیکھتے ہیں جو موسیٰ کی مانند دُشمنوں کے خلاف خدا کو مجبور کرتے ہیں۔ ہم کلیسیا میں خدا کی خدمت کرنے والے ہارون اور حُور جیسے اہم لوگوں کو بھول جاتے ہیں جنہوں نے موسیٰ کے ہاتھوں کو تھامے رکھا (خروج 17 باب 12 آیت)۔ اگر ہارون اور حُور تھک جائیں اور موسیٰ کے ہاتھ نیچے ہو جائیں تو کلیسیا کچھ بھی حاصل نہیں کر پاتی اور نہ کسی منصوبے کی تکمیل ہوتی ہے۔ آج کلیسیا کی کون زیادہ خدمت کر رہا ہے؟ یہ شفاعتی لوگ ہیں جن کے نام سے بھی اکثر لوگ واقف نہیں ہوتے۔

ہمیں کلیسیا میں عوامی خدمت اور مخفی خدمت میں امتیاز کرنے کی ضرورت ہے۔ خدا نے دونوں طرح کی خدمات کے لئے قابلیت رکھی ہے۔ اور دونوں اہم ہیں۔ ہمیں موسیٰ کی مانند رہنماؤں کی ضرورت ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ ہمیں ہارون اور حُور جیسے مددگاروں کی بھی ضرورت ہے۔ فتح کے لئے دونوں ضروری ہیں۔ خدا نے اپنی کلیسیا میں جماعتی خدمات کے لئے لوگوں کو بلایا اور مقرر کیا ہے۔ لیکن اُس نے "اسرائیل میں ماؤں" کو بھی بلایا ہے کہ

وہ مخفی طور پر شفاعتی دُعا کریں۔ اور وہ اکثر خواتین کو دوسروں کے لئے نرم اور دُعا گو دِل کی برکت سے نوازتا ہے۔

دوسروں کے لئے دُعا کرنا اور دوسروں سے محبت رکھنا ایسا فضل ہے جس کو ایک دوسرے سے جُدا نہیں کیا جا سکتا۔ کیا آپ کے کوئی دُشمن ہیں؟ تو روزانہ دِل و جان سے اُن کے لئے دُعا کریں۔ جو اِس طور سے دُعا کرتے ہیں وہ دیکھیں گے کہ اُن کے دُشمن آگے کو دُشمن نہیں رہے۔ نفرت ختم ہو جائے گی۔ شفاعتی دُعاؤں کا یہ بہت خوب صورت پھل ہے۔ جس شخص کے لئے آپ دُعا کرتے ہیں آپ اُس سے نفرت نہیں کر سکتے۔

گنتی بارہ باب میں ہم موسیٰ کے مقام کے خلاف ہارون اور مریم کے حسد کو دیکھتے ہیں۔ موسیٰ نے کوئی خطا نہیں کی تھی لیکن اُنہوں نے اُس کی پیٹھ پیچھے اُس کی برائیاں شروع کر دیں۔ ایک ایتھوپین عورت جو کہ اِسرائیلی نہیں تھی سے اُس کی شادی کی بابت باتیں شروع کر دیں۔ تا کہ وہ یہ دعویٰ کر سکیں کہ خدا اُن کے ذریعے سے بھی کلام کرتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ موسیٰ زیادہ خاص نہیں ہے۔ اُن الزامات اور دعوؤں نے موسیٰ کو سجدے میں زمین تک جھکا دیا۔ ہارون اور مریم جماعت میں موسیٰ کے الٰہی بلاوے اور اُس کے مقام کو حقیر جان رہے تھے۔

اگر آپ کو پتا چلے کوئی غلط طور پر آپ کے فیصلوں یا چناؤ پہ نقطہ چینی کرتا، آپ کی نیت پہ شک کرتا یا آپ کی پیٹھ پیچھے آپ پر حملے کرتا ہے تو آپ کا کیا ردِ عمل ہو گا؟

جب خدا نے مریم کو کوڑھ سے مارا تو موسیٰ نے کیا کیا؟ کیا اُس نے کہا کہ یہ بہت اچھا ہے؟ میرے ساتھ ایسا کرنے کے بعد وہ اِسی سلوک کی مستحق تھی۔ کیا اُس نے یہ دُعا کی کہ اَے خدا کچھ دیر اَور کوڑھ کو اُس پر رہنے دے تا کہ وہ سبق سیکھ لے اور دوسروں کے لئے بھی سبق ہو؟ نہیں۔ بلکہ خدا کے فضل سے اُس نے شفاعتی دُعا کی۔ ”تب موسیٰ خداوند سے فریاد کرنے لگا کہ اَے خدا! مَیں تیری منت کرتا ہوں اُسے شفا دے“ (گنتی 12 باب

13 آیت)۔ کیا آپ کا ردِ عمل موسیٰ جیسا ہوتا ہے؟ کیا آپ اُسی طرح کرتے ہیں جیسے موسیٰ نے کیا؟

کلامِ مقدس موسیٰ کی شفاعتی دُعا سے بھی ایک بڑی مثال ہمارے سامنے پیش کرتا ہے اور وہ یسوع مسیح کی مثال ہے۔ گہرے زخموں اور صلیب پر کیل ٹھوکے جانے کے بعد اُس نے دُعا کی "اے باپ اِن کو معاف کر" (لوقا 23 باب 34 آیت)۔ یہاں تک کہ اب بھی یسوع مسیح آسمان پر اپنے لوگوں کی حفاظت اور تسلی کے لئے مسلسل شفاعت کر رہا ہے۔ اُس کے تمام لوگوں کا بوجھ اُس کی کہانتی خدمت کے کندھوں پر ہے اور سب اُس کے کہانتی دِل کے ساتھ بندھے ہیں۔ یہ ہمارے لئے نمونہ ہو سکتا ہے کہ ہم اُس کی پیروی کریں۔ تاکہ دوسروں کی ضروریات بھی ہمارے دِل کے ساتھ بندھی ہوں اور ہم اُن کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھ سکیں۔

باب نمبر 10

اِستقامت سے دُعا کریں

"پھر یسوع وہاں سے نکل کر صور اور صیدا کے علاقے کو روانہ ہوا۔ اور دیکھو ایک کنعانی عورت اُن سرحدوں سے نکلی اور پکار کر کہنے لگی اَے خداوند ابنِ داؤد مجھ پر رحم کر۔ ایک بدروح میری بیٹی کو بہت ستاتی ہے۔ مگر اُس نے اُسے کچھ جواب نہ دِیا۔ اور اُس کے شاگردوں نے پاس آکر اُس سے یہ عرض کی کہ اُسے رخصت کر دے کیوں کہ وہ ہمارے پیچھے چِلاتی ہے۔ اُس نے جواب میں کہا کہ مَیں اِسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ مگر اُس نے آکر اُسے سجدہ کیا اور کہا اَے خداوند میری مدد کر۔ اُس نے جواب میں اُس سے کہا کہ لڑکوں کی روٹی لے کر کُتوں کو ڈال دینا روا نہیں۔ اُس نے کہا ہاں خداوند کیوں کہ کُتے بھی اُن ٹکڑوں میں سے کھاتے ہیں جو اُن کے مالکوں کی میز سے گِرتے ہیں۔ اِس پر یسوع نے جواب میں اُس سے کہا اَے عورت تیرا اِیمان بہت بڑا ہے۔ جیسا تو چاہتی ہے تیرے لئے ویسا ہی ہو۔ اور اُس کی بیٹی نے اُسی گھڑی شفا پائی" (متی 15 باب 21 تا 28 آیات)۔

ہماری پیش کی جانے والی دُعاؤں اور جواب پانے والی دُعاؤں میں ایک خاص فرق ہوتا ہے۔ عموماً ہماری دُعا اور خدا کے جواب میں ہمارے لئے ایک رُوحانی سبق ہوتا ہے۔ اُس کے طریقوں کو نہ جاننے کی وجہ سے بعض اوقات ہم شکّی اور بے اعتقاد ہو سکتے ہیں۔ کتنی دفعہ ہم شکوہ کرتے ہیں کہ مَیں نے دُعا کی لیکن خدا نے میری نہیں سُنی۔ جب کہ حقیقت میں ہم خدا کے خاموش جواب کو نہیں سُنتے۔ خدا نے ہماری دُعا سُنی ہے لیکن ہم مغرور مخلوق نے اُس

کی حاکمیت کے خلاف بغاوت کی۔ اِس کے برعکس ہم نے قادرِ مطلق ہونے کی خواہش کی۔ ہم سوچتے ہیں کہ ہماری دُعاؤں کا جیسے مَیں چاہتا ہوں، جب مَیں چاہتا ہوں، اور جہاں مَیں چاہتا ہوں جواب دِیا جانا چاہئے۔

متی 15 باب 22 آیت میں یسوع مسیح نے کنعانی عورت کا چلانا سن لیا تھا۔ لیکن اُس کے طریقے سے جواب نہیں دیا (آیت 23)۔ بہت دفعہ ہم خدا کے جواب کو سمجھنے میں بہت سُست ہوتے ہیں۔ خصوصاً جب وہ خاموشی سے ہمیں جواب دے۔ خدا ایسا کیوں کرتا ہے؟ اکثر جب ہم دُعا کرتے ہیں ہم سوچتے ہیں کہ خدا کو ہماری درخواستوں کو پورا کرنا چاہئے کیوں کہ یہ ہمارا حق ہے کہ ہماری دُعا سُنی جائے کیوں کہ ہم بہت مُخلص ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ خدا ہماری دُعا سُننے کا پابند ہے۔ لیکن خدا ہماری دُعا کا جواب نہ دے کر ہمیں جواب دیتا ہے۔ کنعانی عورت یہ جانتی تھی کہ اُس کے پاس کوئی حق نہیں ہے کہ اُس کی دُعا سُنی جائے۔ یہاں تک کہ دُعا میں اُس کی مستقل مزاجی بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتی کہ اُس کی سُنی جائے۔ جب اُس نے خدا کی خاموشی کا تجربہ کیا اور اُس نے یہ جانا کہ فوری طور پر اُس کی درخواست کو پورا نہیں کیا تو اُس نے کیا کِیا؟ کیا اُس نے کہا کہ اُس کی دُعا بے معنی تھی؟ کیا اُس نے دُعا کرنا چھوڑ دِیا؟ نہیں! وہ مستحکم رہی۔ وہ یسوع کے پیچھے باآواز بلند چِلاتی رہی جب تک کہ شاگردوں نے یسوع مسیح کو یہ نہ کہا کہ اُسے بھیج دے۔

یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا "۔۔۔ مَیں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا" (آیت 24)۔ یوں وہ بالواسطہ کنعانی عورت سے یہ کہہ رہا تھا۔ وہ اِسرائیل کے گھرانے کی نہیں ہے۔ وہ باہر سے ہے۔ کیا آپ نے کبھی اِس بات کو جانا کہ آپ گناہ گار اور اُس کے گھرانے کے نہیں؟ کیا کبھی اندرونی طور پر آپ سوچ کا شکار ہوئے "کہ اگر آپ برگزیدہ لوگوں میں سے ہوتے تو آپ کے لئے اُمید ہوتی۔ لیکن مَیں تو خارج کیا ہوا ہوں۔" کنعانی عورت سے یہ بات شیطان نہیں کہہ رہا تھا بلکہ خود مسیح۔ اُس نے

ابھی تک اُس کو بلا واسطہ جواب نہیں دِیا تھا۔ بلکہ اپنے شاگردوں سے مخاطب ہو کر اُس کو بالواسطہ جواب دِیا۔اِس سے یوں محسوس ہوتاہے کہ وہ اُس کے ساتھ بلا واسطہ مخاطب ہونے کے قابل نہیں تھی۔ شاید ہم اُسے یہ مشورہ دیں، چھوڑو۔ واپس چلی جاؤ۔ کیا آپ دیکھ نہیں رہی کہ یسوع آپ کی مدد کرنے میں کوئی دِلچسپی نہیں رکھتا؟ لیکن نہیں، وہ مستحکم رہی۔ وہ اپنے رد کئے جانے کے بعد بھی پُر اُمید تھی۔ کیوں کہ یسوع مسیح نے اُس کی طرف توجہ کی تھی۔اِس لئے اُس نے درخواست کی ''خداوند میری مدد کر۔''

بالآخر یسوع مسیح نے اُس کو مخاطب کر کے جواب دِیا۔ لیکن کیسا حوصلہ شِکن جواب تھا۔ اُس نے یوں کہا ''تُو میرے لڑکوں میں سے نہیں بلکہ کُتوں میں سے ہے۔ لڑکوں کی روٹی لے کر کُتوں کو ڈال دینا روا نہیں۔ میرے لئے یہ اچھا یا روا نہیں کہ مَیں تیری مدد کروں۔ آپ اِس لائق نہیں ہو۔'' کیا اب وہ ترک کر دے؟ کیا ایسا ہی ہے؟ اُس نے اُس کے منہ سے جواب سُن لیا تھا۔ نااُمید جواب کو سن کر بھی وہ پُر امید رہی۔ کیوں کہ اب وہ خود اُس کے ساتھ ہم کلام ہوا تھا۔ وہ مستحکم رہی۔

اپنی اِستقامت کے بعد کنعانی عورت نے تین جواب سنُے۔ ا۔ خاموشی ۲۔ رحم صرف اسرائیل کے گھرانے کے لئے ہے باہر کے لوگوں کے لئے نہیں۔ ۳۔ یہ اچھا نہیں کہ لڑکوں کی روٹی لے کر کُتوں کو ڈال دی جائے۔

کیا یہ تینوں جواب حوصلہ شِکن نہیں تھے؟ کیا اِس کے خلاف یہ تینوں باتیں اُس کی دُعا کا جواب نہیں تھیں؟ اگرچہ ایسا ہو سکتا ہے یہ تمام جواب اُس کے لئے تھے۔ تاکہ اُسے خالی ہاتھ نجات دہندہ کے قدموں میں لائے اور اُس کے تمام دعوے اور حقوق کو ختم کر دے۔ اِس عمل کے ذریعے سے اُس نے دُعا میں مستحکم رہنے کے لئے ڈھلنا، منت کرنا اور صِرف مسیح کے رحم پر تکیہ کرنا سیکھا۔

یسوع نے اُسے بتایا کہ یہ اچھا نہیں کہ لڑکوں کا حصہ لے کر کُتوں کو دے دِیا جائے۔ "خداوند یہ ایسا ہی ہے۔ اِس کے باوجود کتےُ بھی اُنہی ٹکڑوں میں سے کھاتے ہیں جو اُن کے مالکوں کی میز پر سے گِرتے ہیں۔" وہ اِستقامت سے پوچھتی ہے کیا کُتوں کو اجازت نہیں کہ وہ میز سے گِرے ہوئے ٹکڑے کھائیں؟ خداوند مَیں صرف ٹکڑوں کے لئے سوال کرتی ہوں۔ مجھے کُتوں والے حصے سے نواز دے۔ یہ ہے دُعا میں استقامت۔ جو دُعائیں استقامت کے ساتھ ہوتی ہیں وہ مایوس ہو کر ترک نہیں کی جاتیں۔ وہ شخص جو دُعا مانگنا چھوڑ نہیں سکتا اور نہ چھوڑے گا اور جواب کا مُنتظر رہتا ہے وہ اُس بھکاری کی طرح جو دروازے میں پاؤں رکھ دیتا ہے تا کہ یہ بند نہ ہو جائے۔

مسیح کا جواب اُس کے اِیمان کی تعریف کرتا ہے۔ ثابت قدم رہنے کے لئے اِیمان کی ضرورت ہوتی ہے۔ اِس عورت جیسے بڑے اِیمان کی۔ کیا آپ کو مسیح کے پہلے تین جوابات میں اُس کی حکمت نظر آئی؟ اگر اُس نے اِس عورت کو فوراً ہی چوتھا جواب دیا ہوتا تو ہو سکتا ہے وہ یہ سوچتی کہ وہ اِس کی حق دار تھی۔ یا وہ یہ سوچتی کہ اُس کی دُعا اِس قابل تھی۔ یا یہ سوچتی کہ خدا اُس کی درخواست کے مطابق جواب دینے کا پابند تھا۔ لیکن اب اُس کو وہ جواب ملا ہے جس سے وہ مسیح میں خدا کے مفت فضل سے مکمل طور پر لُطف اندوز ہو سکتی تھی (آیت 28)۔

یہ واقعہ دُعا میں استقامت کے لئے ہماری بہت حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ خدا اُس کنعانی عورت کو دور رکھنے کے لئے پیچھے دھکیل رہا تھا۔ اپنے بائیں ہاتھ سے وہ اُس کی حوصلہ شِکنی کرتا ہے اور جواب دیتا نظر نہیں آتا۔ لیکن اپنے دائیں ہاتھ سے وہ چپکے سے اُسے اپنے قریب کرتا نظر آتا ہے۔ وہ اپنے پہلے تین جوابوں سے اُس کو اُس کی اپنی حیثیت اور قابلیت کے لحاظ سے خالی کرتا ہے تا کہ اپنے چوتھے جواب سے وہ اُسے اپنی حیثیت اور قابلیت سے معمور کر دے۔ اُس کی برکات بالکل مفت اور الٰہی فضل ہے۔ اِستقامت کے

ساتھ دُعا کریں۔ تب بھی ثابت قدم رہیں جب آپ کو محسوس ہو کہ آپ کو پیچھے دھکیلا جارہا ہے۔ داؤد کے ساتھ مل کر کہیں "اگر مجھے یقین نہ ہوتا کہ زِندوں کی زمین میں خداوند کے احسان کو دیکھوں گا تو مجھے غش آجاتا۔ خداوند کی آس رکھ۔ مضبوط ہو اور تیرا دِل قوی ہو۔ ہاں خداوند ہی کی آس رکھ" (زبور 27 آیات 13 تا14)۔

باب نمبر 11

شُکر گزاری سے دُعا کریں

''خداوند کا شُکر کرو کیوں کہ وہ بھلا ہے کہ اُس کی شفقت ابدی ہے''(136زبور 1 آیت)۔

یہ ہر کسی کا فرض ہے کہ وہ خدا کا شُکر کرے۔ خدا کے شُکر گزار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اِس بات کو مانتے ہیں کہ اُس نے بہت سے پُر فضل کام ہمارے لئے کئے ہیں۔ یہ صِرف اُن سے مطالبہ نہیں کیا گیا جو اپنی دُعائیہ زِندگی میں بہت گہرے ہوتے ہیں۔ یا صِرف ترقی یافتہ مسیحیوں سے یہ مطالبہ نہیں کیا گیا۔ خدا ہر کسی سے چاہتا ہے کہ وہ اُس کی شُکر گزاری کرے۔ ''ہر ایک بات میں تُمہاری درخواستیں دُعا اور منت کے وسیلے سے شُکر گزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں''(فلپیوں 4 باب 6 آیت)۔

سب سے پہلے ہمیں اُس کے رحم کے شُکر گزار ہونا ہے جو ہم پر ہوتا ہے۔ ''ہماری تخلیق، حفاظت اور زِندگی کی تمام برکات کے لئے''۔ بیلجک اقرارالاِیمان ''ہمیں صِرف اُسی وقت شُکر گزار نہیں ہونا ہے جب ہم کوئی قابلِ ذکر یا دُعا کا صاف جواب حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں اُن چیزوں کے لئے بھی شُکر گزار ہونا ہے جن کے لئے ہم نے دُعا نہیں کی ہوتی۔ ایسے اوقات کی فہرست تیار کرنے کے بارے سوچیں جب ایک دِن میں ہم نے اپنی عقل، جسمانی قوت اور ذہنی قابلیت اِستعمال کی۔ صرف روٹی کا ایک ٹکڑا کھانے کے سادہ سے عمل کے بارے میں سوچیں۔ اپنا ہاتھ اُٹھانے کے لئے قوت کا حصول اور پٹھوں کے کام کرنے کی ترتیب، چبانا اور اُسے ہضم کرنے کے تعلق سے سوچیں۔ شاید ہم نے اُن یا دوسری ہزاروں

برکات کے لئے کبھی خدا سے دُعا نہیں کی تھی پھر بھی خدا نے اپنے فضل سے ہمیں اُن برکات سے نوازا۔

پھر ہمیں اِن آزمائشوں کے لئے بھی شکر گزار ہونا ہے جو ہم برداشت کرتے ہیں۔ ہمیں صرف دُعا کے شفاف جواب اور اِن برکات کے لئے ہی شکر گزار نہیں ہونا ہے جن کے لئے ہم نے دُعا نہیں کی تھی بلکہ ہمیں شُکر گزاری کو اور زیادہ گہرا لے جانا ہے۔ ہم اِس لئے بھی بُلائے گئے ہیں کہ اپنی آزمائشوں اور اِمتحانات کے لئے بھی شُکر گزاری کریں (یعقوب 1 باب 2 آیت)۔ اُن چیزوں کے لئے بھی جو ہمیں مایوس کرتی ہیں۔ اُن واقعات کے لئے جو خوش گوار، تسلی کا سبب یا ہماری پسند کے مطابق نہیں تھے۔ جب پولُس اور سیلاس قید خانہ میں تھے تو اُن کے بدن سے خون بہہ رہا تھا اور پاؤں کاٹھ میں تھے تو بھی وہ مزامیر اور خدا کی حمد کے گیت گا رہے تھے۔

ہم میں سے جو بالغ ہیں وہ اپنے زمینی باپ کو تصور میں لا کر اِس سچائی کو دیکھ سکتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب ہم چھوٹے تھے تو ہم اپنے باپ کی سزا، تنبیہ اور تربیت سے نفرت کرتے تھے۔ بعض اوقات ہم ناراض یا باغی ہوئے۔ اب ہم اُس وقت کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں "ابّا جان اُس تربیت کے لئے شُکریہ جو آپ نے میری کی۔ رہنمائی کے لئے اور جس راہ میں مجھے جانا چاہیئے اُس راہ کے لئے مجھے منظم کرنے کے لئے، مَیں اُس وقت تو اِس کو نہیں سمجھتا تھا لیکن اب مَیں اِس کی اہمیت کو جان گیا ہوں۔"

شُکر گزاری کا موضوع دُعا میں پائے جانے والے ایک بد نما نشان کو واضح کرتا ہے۔ کہ ہم خدا سے دُعا یہ سوچتے ہوئے کر سکتے ہیں کہ خدا "محدود خدا" ہے نہ کہ سب کچھ پر قادرِ خدا۔ ایک ایمرجنسی فون نمبر اور دوست کے فون نمبر میں کیا فرق ہے؟ ایک کو آپ اُس وقت کال کرتے ہیں جب بہت ضروری ہو، جب آپ کے پاس اور کوئی چارہ نہ ہو، صرف

ایمر جنسی کی صورت میں۔ لیکن دوسرے کو آپ تب بھی کال کرنا پسند کرتے ہیں جب سب کچھ ٹھیک طور سے چل رہا ہو۔

اِن دس کوڑھیوں کی بابت سوچیں جن کو یسوع مسیح نے ٹھیک کیا۔ نَو نے خدا کاایمر جنسی نمبر استعمال کیا، کیوں کہ وہ صِرف شفا حاصل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن صرف ایک نے دوست کا نمبر استعمال کیا۔ وہ محبت بھرے دِل کے ساتھ مسیح کے پاس واپس آیا، دِل کی بات کی اور اُس کو سجدہ کیا۔ وہ خوشی جو کاہن کے اُس اعلان سے اور بڑھ گئی کہ وہ پاک ہے یہ مسیح کی محبت سے بھرے ہوئے اُس کے دِل کی خوشی تھی۔

خوشی اور شُکر گزاری میں فرق ہے۔ خوشی برکات پر زیادہ توجہ کرتی ہے لیکن شُکر گزاری کا رویہ برکات دینے والے پر توجہ کرتا ہے۔ کلامِ مقدس سیکھاتا ہے کہ خدا کی برکات کو گنو جیسا کہ ایک پرانے گیت کا مصرع ہے کہ "ایک ایک کر کے اُن کا نام لو۔"ہمیں زیادہ توجہ دینی ہے کہ ہم اپنی برکات کو ایک ایک کر کے گنیں اور بہت شُکر گزاری کریں۔ اپنی مصروفیت میں ہم اکثر خدا کی اُگائی ہوئی گھاس اور میدان میں پائے جانے والے سوسن کے پھول کو نظر انداز کر جاتے ہیں یا روند کر نکل جاتے ہیں۔ ہم شاید ہی پھولوں کی خوب صورتی کو دیکھنے یا اُن کی خوشبو کو سونگھنے کے لئے ٹھہرتے ہوں۔ اپنی زِندگی میں آپ کتنے پھولوں کے پاس سے گزر گئے اور اِس بات پہ غور ہی نہیں کیا کہ خدا نے اُنہیں کس محبت اور خوب صورتی سے نوازا ہے۔ کیا ہم ٹھہرتے ہیں اور ہر پتی کے لئے اُس کے شُکر گزار ہوتے ہیں؟

ہم اپنی ایک دو مشکلات کی طرف بہت زیادہ دھیان کرتے اور اُن کو گنتے اور بہت جلد ایسی باتوں کو لے کر بیٹھ جاتے ہیں اور سینکڑوں مہربانیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں جن کی بابت ہمیں شُکر گزار ہونا چاہئے۔ حقیقی شُکر گزاری ہمیں خدا کے دِل، اُس کی محبت اور اُس کے فضل کے پاس لے کر آتی ہے۔ شُکر گزاری درُست آنکھ کے طور پر کام کرتی ہے۔ ایسی آنکھ جس سے ہم ہر بات میں خدا کے فضل کو دیکھتے ہیں۔ کیا کبھی آپ نے ایسے بیمار شخص کو

دیکھا ہے جو اپنی تیمار داری کے لئے دِل سے شُکر گزار ہو؟ ایک بہت ضعیف اور جسمانی طور پر نحیف خاتون جو اپنی بالکل شفاف سوچ رکھنے کی صلاحیت پر شُکر گزار ہو؟ یا مرتے ہوئے اُس شخص کو دیکھا ہے جو اِس بات پہ شُکر گزار ہو کہ اُس کو اِتنا وقت مل گیا ہے کہ اپنے خاندان کے ساتھ کچھ باتیں کر سکے؟ ایسے شخص نے شُکر گزاری جیسا فن سیکھ لیا ہے۔

تیسرے نمبر پر خدا کی نیکی اور غیر فانی رحم کے لئے جو اُس نے ہم پر سر فرازی اور مشکل کی صورت میں کیا، اُس کے لئے ہمیں شُکر گزار ہونا ہے۔ خداوند کی شُکر گزاری کریں کیوں کہ وہ بھلا ہے۔ اُس کی شفقت ابدی ہے۔ ہمیں اِس بات کے لئے شُکر گزاری کرنی ہے کہ خدا کون ہے اور تمام معاملات میں ہمارے ساتھ کس طرح پیش آتا ہے۔ یہ کرنے کے لئے ہمیں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ خدا کے ساتھ تعلق میں ہمارا کیا مقام ہے۔ تب ہم یہ سمجھ سکیں گے کہ زبور 136 میں کیوں یہ بات چھبیس دفعہ دُہرائی گئی ہے۔ کیا آپ کی زِندگی میں ہر روز اُس کی نئی گونج سنائی دیتی ہے؟ کیا ہمارا خدا بھلا خدا نہیں ہے؟ جب آپ اپنی گزری ہوئی زِندگی پر غور کرتے ہیں تو کیا آپ دیکھتے ہیں کہ اُس کا رحم ابدی ہے؟ جب آپ اپنے چو گرد نظر دوڑاتے ہیں تو کیا آپ دیکھتے ہیں کہ اُس کے رحم نے آپ کو گھیرا ہوا ہے؟ کیا اِس سے آپ کو احساس نہیں ہوتا کہ آپ کا گناہ کتنا گھنونا اور قابلِ نفرت ہے؟ کتنی دفعہ ہم اُس کی شُکر گزاری نہ کرنے، اُس کو نظر انداز کرنے اور اُس کی تضحیک کرنے کا جرم کرتے ہیں؟

دُعا شُکر گزاری کا بہت بڑا حصہ ہے۔ کیا آپ کی رغبت خدا کی شُکر گزاری اور اُس کی ستائش کی طرف ہے یا مشکلات اور سر فرازی کی طرف؟ اِس سے بڑھ کر کوئی برکت نہیں ہے کہ خدا ہمیں شُکر گزاری کرنے والا دِل عطا کرے اور اِس سے بڑھ کر کوئی خوشی نہیں ہے کہ ہم اپنا دِل اُس کی شُکر گزاری کے لئے اُس کے حضور اُنڈیلیں۔ اِس لئے شُکر گزاری کے ساتھ دُعا کریں۔

باب نمبر 12

دُعامیں کُشتی کرنا

"کیوں کہ ہمیں خون اور گوشت سے کُشتی نہیں کرنا ہے بلکہ حکومت والوں اور اختیار والوں اور اِس دُنیا کی تاریکی کے حاکموں اور شرارت کی اُن رُوحانی فوجوں سے جو آسمانی مقاموں میں ہیں"(اِفسیوں 6 باب 12 آیت)۔

جب ہم دُعا کرتے ہیں تو ضرور ہے کہ ہم شیطان اور اپنی گناہ آلودہ فطرت کے ساتھ کُشتی کریں۔ ہمیں شیطان سے کُشتی لڑنا ہے کیوں کہ وہ ہماری رُوحانی زِندگی میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ یا اگر ہم رُوحانی ترقی کر رہے ہیں تو ہماری رُوحانی ترقی کو روکتا ہے۔ شیطان مسلسل اِن موثر طریقوں کی تلاش میں رہتا ہے جن سے وہ ہمیں دُعا سے روک سکے۔ ہماری گناہ آلودہ فطرت شیطان کی ساتھی ہے۔ یہ خدا کی دُشمنی سے بھری رہتی ہے۔ فطری طور پر ہم اپنے لئے خدا بننے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ ہم اپنی زِندگیوں کو اپنے طریقوں سے قابو میں کر سکیں۔

کیوں کہ دُشمن اندر اور باہر سے گھات لگائے بیٹھے ہیں اِس لئے جب آپ کو دُعا کرنے میں مشکل پیش آتی ہو تو آپ کو حیران نہیں ہونا چاہئے۔ ہمارا جسم، ذہن اور دِل فطری طور پر اُس کے خلاف ہے۔ اِس لئے ہم دُعا میں کُشتی کرنے کے لئے بلائے گئے ہیں۔ کُشتی میں لڑائی، حکمتِ عملی، توجہ اور عزم شامل ہے۔ پہلے نمبر پر آپ کو وقت اور جگہ کا تعین کرنے کی ضرورت ہے تاکہ آپ خدا کے ساتھ اکیلے ہو سکیں۔ آپ کو ایسا کرنے کے لئے

جد وجہد کرنا پڑے گی۔ بہت ساری ایسی چیزیں ہیں جو دباؤڈالتی ہیں۔ جیسے کہ مَیں یہ کام ختم کرلوں، بچوں کے کام کرلوں، کسی میٹنگ میں شمولیت کرنا، کوئی ادھوراکام جو مکمل کرنا ہے۔ اپنی ترجیحات کو دُرست طور سے ترتیب دینے کے لئے ہمیں کُشتی کرنا ہے۔ اِس کے لئے ہمیں خدا کے فتح مند فضل کی ضرورت ہے۔

اِس کے بعد جب ہم نے تنہائی میں مخصوص جگہ اور مخصوص وقت پر خدا سے دُعا کرلی تو کُشتی ابھی ختم نہیں ہوئی۔ اب فرق قسم کی سوچوں کا حملہ شروع ہو سکتا ہے۔ سارے دِن کی سوچیں، اُن مشکلات کی سوچیں جن کا ہمیں سامنا کرنا پڑے گا، اُن لوگوں کی سوچیں جن کو ہم نے ملنا ہے یا اُن کاموں کی سوچیں جن کو ہم نے ختم کرنا ہے۔ اِس لئے ضرور ہے کہ ہم اپنی سوچوں کو خدا پر مرکوز کرنے کے لئے کُشتی لڑیں۔ ہم اِس بات کو تصور میں لاتے ہوئے کہ مستقبل کے واقعات کے ساتھ کس طرح نمٹیں گے اپنے ماضی کے تجربات اور واقعات پر سوچنے کے لئے کئی منٹ گزار سکتے ہیں۔ بے چین ہو کر بے یقینی کی لہروں پر اُچھلتے ہوئے ہم خود انحصاری کے سمندر میں بہہ جاتے ہیں۔ جب تک ہم قادرِ مطلق خدا پر جو سب چیزوں پر حاکم ہے توجہ مرکوز نہیں کرتے دُعا سے روحانی آرام نہیں ملتا۔ جب تک ہم اُس کو نہیں تکتے جو زِندہ ہے اور ہوا اور طوفانوں کو روک دیتا ہے۔ حقیقی دُعا کچھ پانے، اِس پر توجہ مرکوز کرنے اور مسیح میں خدا کو مضبوطی سے تھام لینے کے لئے جنگ ہے۔ دُعا میں کُشتی لڑنا اپنے دِلوں کو دُعا کی رُوح کے ساتھ ایک کرنا ہے۔ آپ کا دُعائیہ وقت ایسے ہی ہے جیسے کسی بڑے ڈاکٹر سے آپ نے وقت کا تعین کر لیا ہے۔ لیکن دُعائیہ مریض کے طور ہم اکثر بیوقوفوں جیسی حرکات کرتے ہیں۔ ایک لمحہ کے لئے اُس شخص کا تصور کریں جس کے سینے میں شدید درد ہے اور اُس نے ڈاکٹر سے وقت بھی لیا ہوا ہے وہ بہت دیر لگا کر ڈاکٹر کو اپنی علامات اور درد کے بارے بتاتا ہے، اُسے اِس بات کا خوف بھی ہوتا ہے کہ یہ درد اُسے کس سمت لے جا سکتا ہے، یہ تصور کرتا ہے کہ کس طرح اُس کو ٹھیک کرنا ہے اور پھر اُٹھتا ہے اور

چلا جاتا ہے۔ تو کیا یہ مریض بیوقوف نہیں ہے؟ جب ہم ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں تو ہم توقع کرتے ہیں کہ وہ ہمارا معائنہ کرے گا۔ ہم اُس کو چھوڑ کر کسی اچھی سی جگہ پر جانے کی خواہش کے ساتھ لڑ کر اپنی بھلائی کے لئے اپنے آپ کو اُس کے سپرد کر دیتے ہیں۔ ہم تشخیص کی توقع کرتے اور نسخہ یا دوا کے طلب گار ہوتے ہیں۔ اور اُس کی تجویز کردہ دوائی لیتے ہیں چاہے وہ کتنی ہی کڑوی کیوں نہ ہو۔ کتنی دفعہ ہم دُعا میں اُس آسمانی ڈاکٹر کو سُننے میں ناکام ہوئے؟

اپنا دِل کھولنے اور معائنہ کے لئے اپنے آپ کو اُس کے سپرد کرنے کے لئے بہت بڑی کُشتی مطلوب ہے۔ ہمارے ڈاکٹر اکثر معائنہ کے دوران ایک خاص قسم کی روشنی کا استعمال کرتے ہیں۔ اگر رُوح القدس کی رُوشنی ہم پر پڑتی ہے تو فطری طور پر ہم تلملا اُٹھتے ہیں۔ اگر ہم محرکات پر غور کریں تو ہم اُس کے مشاہدہ سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم اپنے جمع شدہ پیسے کو کفایت شعاری کی آڑ میں چھپا لیتے ہیں۔ ہم دوسروں کی پرواہ اور فکر کرنے کے بارے میں اپنی مصروفیت کا بہانہ بنا لیتے ہیں۔ ہم دوسروں کی بابت اپنی ناپسندیدگی اور نفرت کو اِس بات کے پیچھے چھپا لیتے ہیں کہ اُنہوں نے ہمارے ساتھ یہ یہ زیادتیاں کی تھیں۔ جب الٰہی رُوشنی ہم پر پڑتی ہے تو ہمیں معائنہ کے لئے اپنے آپ کو اُس کے سپرد کرنے کے لئے کُشتی لڑنی پڑتی ہے۔ لیکن یہ سب ہم اپنی طاقت سے نہیں کر سکتے۔ یعقوب کی طرح ہمیں اپنی ران کو اُس کے جوڑ سے نکال دینے کی ضرورت ہے۔ پھر ہم چلاتے ہیں۔ "خداوند مجھے برکت دے۔ مَیں اِس کے بغیر سرفراز نہیں ہو سکتا۔ مَیں تجھے نہیں جانے دوں گا جب تک تُو مجھے برکت نہ دے" (پیدائش 32 باب 24 تا 32 آیات)۔ دُعا میں ہماری جنگ اور کُشتی "روح میں" ہونی چاہئے (افسیوں 6 باب 18 آیت)۔ یرمیاہ نے کہا "کیا جلعاد میں روغن بلسان نہیں ہے؟ کیا وہاں کوئی طبیب نہیں؟ میری بنتِ قوم کیوں شفا نہیں پاتی؟" (یرمیاہ 8 باب 22 آیت)۔ کیا اِس کا جواب یہ ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے آسمانی ڈاکٹر کی نسبت اپنی تشخیص اور نسخوں پر زور دینے کے لئے زیادہ کُشتی لڑتے ہیں؟ ضرور ہے کہ ہم

یعقوب کی طرح اپنانام تبدیل کریں اور اپنانام "خود مدد گار" کی بجائے "خدا کا متلاشی" رکھ لیں۔ دُعا میں کُشتی لڑیں۔

باب نمبر 13

دُعا کے جواب کے لئے اِنتظار کریں

"پس اُس کی بہنوں نے اُسے کہلا بھیجا کہ اے خداوند! دیکھ جسے تُو عزیز رکھتا ہے وہ بیمار ہے۔۔۔ مرتھا نے یسوع سے کہا اے خداوند! اگر تو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا۔۔۔ جب یسوع نے اُسے اور اُن یہودیوں کو جو اُس کے ساتھ آئے تھے روتے دیکھا تو دِل میں نہایت رنجیدہ ہوا اور گھبرا کر کہا تُم نے اُسے کہاں رکھا ہے؟ اُنہوں نے کہا اے خداوند! چل کر دیکھ لے"(یوحنا 11 باب 3،،3321،34 آیات)۔

اکثر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خدا ہماری دُعا کا جواب دینے میں دیر کر رہا ہے۔ خدا نے ابرہام کے ساتھ وعدہ کیا کہ اُس کی نسل آسمان کے ستاروں کی مانند بے شمار ہو گی۔ لیکن جب ابرہام کنعان کی سر زمین میں داخل ہوا تو پچھتر سال کا تھا اور ابھی تک بے اولاد تھا۔ ابرہام سو برس کا ہو گیا تھا اور اضحاق ابھی تک پیدا نہیں ہوا تھا۔ خدا نے داؤد کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ اسرائیل کا بادشاہ ہو گا لیکن کئی سالوں تک وہ ساؤل کے سامنے سے مفرور کے طور پر بھاگتا رہا۔ اِس دورانیے میں داؤد بے دِل ہو گیا اور چِلا اُٹھا "کسی نہ کسی دِن مَیں ساؤل کے ہاتھ سے ہلاک ہوں گا" (1۔ سموئیل 27 باب 1 آیت)۔ الیشبع اِتنی بوڑھی ہو گئی تھی کہ زکریاہ نے بیٹے کی بابت فرشتے کے وعدے کا یقین نہ کیا۔ اور مریم اور مارتھا اپنے غم کی حالت میں

مسیح پر جھنجھلائیں۔ اُنہوں نے شکایت کی کہ اگر وہ وقت پہ آجاتا تو اُن کا بھائی نہ مرتا اور اُن کو اتنا غم نہ ملتا۔

ہم حبقوق 2 باب 3 آیت میں پڑھتے ہیں کہ "اگرچہ اُس میں دیر ہو تو بھی اُس کا مُنتظر رہ کیوں کہ یہ یقیناً وقوع میں آئے گی اور دیر نہ کرے گی۔" یہ آیت اپنی ہی تردید کرتی نظر آتی ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ اِس کو یوں دیکھیں جیسے دو مختلف گھڑیال ہوں۔ ایک گھڑیال ہمارے نقطہ نگاہ سے وقت کو بتاتا ہے اور دوسرا خدا کے نقطہ نظر سے۔ ہمارا نقطہ نظر دیر، ٹھہراؤ اور اِنتظار کی بابت بتاتا ہے۔ ہم اُسی وقت جواب چاہتے ہیں جب ہمارے نزدیک درُست ہے۔ ہم اِنتظار نہیں کرنا چاہتے۔ تاہم خدا کا نقطہ نظر مناسب وقت دیکھتا ہے۔ وہ وقت پورا ہونے پر ایک لمحہ بھی نہیں ٹھہرے گا۔ یہی جواب کا بہترین وقت ہو گا۔ داؤد نے یہ سچائی اُسی وقت سیکھ لی تھی جب اُس نے 69 زبور 13 آیت میں خدا سے کہا کہ وہ اُس کی دُعا کا "اپنی نجات کی سچائی میں جواب دے۔" لہٰذا، زبور نویس نے اعتراف کیا "خدا ہماری پناہ اور قوت ہے۔ مصیبت میں مستعد مددگار" (46 زبور 1 آیت)۔

ہم خدا کے وقت کو دیر کہہ سکتے ہیں۔ لیکن یہ اِس لئے ہے کہ ہماری سمجھ اور نقطہ نظر بہت محدود ہے۔ اگر سارہ کچھ عشرے پہلے حاملہ ہو جاتی تو کیا ابرہام اور سارہ اضحاق کو ایسے ہی خدا کی برکت کہہ سکتے تھے؟ کیا یوحنا اصطباغی کی پیدائش معجزہ تصور کی جا سکتی تھی اگر وہ پہلے پیدا ہو جاتا؟ کیا مریم اور مرتھا کی دُعا کا فوری جواب خدا کا جلال ظاہر کر سکتا تھا؟ یوحنا 11 باب میں مریم اور مرتھا یسوع مسیح کی خاموشی اور دیر کرنے کی وجہ کو سمجھ نہیں پائیں۔ اُس نے کیوں اِس طرح کا رویہ دِکھایا؟

اُس نے کیوں اُس ساری برائی، غم اور ہنگامہ آرائی کی اجازت دی؟ کیوں؟ کیوں کہ بہت دفعہ خدا اِس لئے مارتا ہے کہ وہ جلائے تاکہ اُس میں وہ جلال پائے (یوحنا 11 باب 4 آیت)۔ وہ بانجھ کے بطن اور قبر کے بند سے بھی زِندگی پیدا کر سکتا ہے۔ اُس نے

اندھیرے سے روشنی کو پیدا کیا۔اُس نے ناممکنات کے وسیلے سے کام کیا تا کہ ہماری مردہ اُمیدوں کو زِندگی بخشے۔ یہ خدا ہی ہے جو مردہ اُمیدوں کو زِندگی بخش سکتا ہے۔ ناممکنات کے وسیلے سے کام کر سکتا ہے تا کہ اپنے کام اور جلال کو ظاہر کرے۔ زکریاہ اور الیشبع، ابرہام اور سارہ یہ مان سکتے تھے کہ اُن کے بچے خدا کا معجزانہ تحفہ ہیں۔ داؤد کو واضح احساس ہو گیا کہ اُس کا تخت پر بیٹھنا اُس کا اپنا کارنامہ نہیں تھا۔ مریم اور مرتھا نے خدا کو زیادہ جلال دِیا جب اُن کو سمجھ آ گئی کہ یسوع نے دیر نہیں کی تھی بلکہ وہ درُست وقت پہ آیا تھا تا کہ بڑا معجزہ وقوع پذیر ہو سکے۔ جب مسیح نے لعزر کو زندہ کیا تو لوگوں نے خدا کے جلالی کام کا اقرار کیا۔

خدا کا وقت بالکل درُست ہے۔ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ خدا ہمارے وقت سے بالاتر ہے۔ وہ دیر نہیں کرتا۔ اُسی کا وقت بہترین ہے۔ اُس کے کاموں میں تاخیر دیکھنا اِس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ہم اُس کی نسبت اپنے فیصلوں پر زیادہ بھروسا رکھتے ہیں۔ اپنے وقت کو معیاری وقت سمجھتے ہیں جس سے خدا کے کاموں کی پیمائش کی جا سکتی ہے۔ ہمیں یہ سمجھنا ہے کہ ہم نہیں بلکہ وہ خدا ہے۔ اپنی آنکھیں خدا کے وقت پر رکھ کر دُعا کرنا سیکھیں نہ کہ اپنے وقت پر۔

باب نمبر 14

بھوک کے ساتھ دُعا کریں

"تو اپنا مُنہ خوب کھول اور مَیں اُسے بھر دوں گا" (81زبور 10 آیت)۔

ہماری دُعائیہ زِندگی ہماری روحانی بھوک کی طرف اِشارہ کرتی ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو جانچنا ہے تا کہ ہم دیکھ سکیں کہ کتنی روحانی خوراک ہماری روحانی بھوک کو ختم کر سکتی ہے۔ کیا ہم میں سے کچھ زندہ خدا کے حقیقی فرزند ایسے ہیں جو تھوڑے سے بچے ہوئے ٹکڑوں سے گزارا کر رہے ہیں تا کہ وہ زندہ رہ سکیں؟ ہم میں سے جو اِس طرح زِندگی گزار رہے ہیں اُن کی شخصی دُعا اور گیان و دھیان کتنا کمزور ہو سکتا ہے۔ اُن کو ایسا لگتا ہے کہ اُن کو خدا کی بہت کم ضرورت ہے۔ اُن کو لگتا ہے کہ کوئی ایسی بات نہیں جس کا وہ اقرار کریں اور اُن کے پاس خداداد نعمتیں اتنی کم ہیں کہ اُن کو شُکر گزاری کی ضرورت نہیں۔ اگر ہم میں بہت کم روحانی طاقت ہے یا بالکل ہے ہی نہیں تو اگر ہم روحانی طور پر بے ہوش ہو جائیں تو اِس میں کوئی حیرانگی کی بات نہیں۔

جب یوآس نے الیشع کو بُلایا تو نبی نے اُس کو حکم دِیا کہ یہ تیر زمین پر مار۔ اُس نے تین بار مارا اور رُک گیا۔ اُس نے سوچا کہ یہ کافی ہے۔ لیکن الیشع نے اُسے ڈانٹا اور کہا "تب مردِ خدا اُس پر غصہ ہوا اور کہنے لگا کہ تجھے پانچ یا چھ بار مارنا چاہئے تھا۔ تب تو ارامیوں کو اتنا مارتا کہ اُن کو نابود کر دیتا پر اب تو ارامیوں کو فقط تین بار مارے گا" (2-سلاطین 13 باب 19 آیت)۔

ایسا ہی دُعا کے لئے بھی ہو سکتا ہے۔ آپ کہہ سکتے ہیں "مَیں نے دُعا کی۔ مَیں نے اپنا منہ کھولا" لیکن خدا کا حکم صرف اتنا نہیں ہے "اپنا منہ کھول" بلکہ "اپنا منہ خوب کھول۔" حقیقی اِیمان دار دودھ کو صرف چکھتے نہیں بلکہ وہ پورا گلاس پیتے ہیں۔ زِندگی بڑھوتری کی بات کرتی ہے۔ صحت مند روحانی زِندگی بھی اِسی طرح بڑھتی ہے، اُس کی پیمائش کی جا سکتی ہے۔ فضل میں بڑھنے کے لئے ہمیں ٹھوس روحانی غذا لینے کی ضرورت ہے۔ بدقسمتی سے خدا کے فرزندوں کی زِندگی میں بھی یعقوب کے الفاظ کتنے سچ ہیں "تُم خواہش کرتے ہو اور تُمہیں ملتا نہیں۔ خون اور حسد کرتے ہو اور کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ تُم جھگڑتے اور لڑتے ہو۔ تُمہیں اِس لئے ملتا نہیں کہ مانگتے نہیں" (یعقوب 4 باب 2 آیت)۔ مسیح کی معموری کی کوئی حد نہیں اور خدا ہمیں منع نہیں کرتا۔ ہم خود ہی اپنے آپ کو محدود کر لیتے اور رُک جاتے ہیں۔

جب آج صبح آپ جاگے تو خدا کی بابت اپنی ضرورت سے کتنے باخبر تھے؟ کیا آج کی متوقع ضروریات کی وجہ سے "ٹھنڈے وقت میں" آپ پورے طور پر خدا کے ساتھ چلے؟ کیا آپ اپنے گناہ کے احساس اور ساری برکات سے واقف تھے؟ کیا سارے دِن کے لئے پورے طور پر خدا کی ضرورت کا تجربہ کیا؟

کیا بطورِ والدین آپ نے اپنے بچوں کو نظر انداز کیا جو بھوک سے بِلبلا رہے تھے جب کہ آپ کے پاس اُن کے لئے خوراک بھی تھی۔ کیا آپ نے اُس وقت یہ سوچا تھا کہ اگر آپ خدا سے روٹی کے لئے پکارتے تو کیا وہ آپ کو پتھر دے گا؟ کیا آپ خدا کی نِسبت زیادہ پُر فضل ہیں؟ بے یقینی اِس بات کا اِنکار کرتی ہے کہ خدا وہ ہے جو وہ کہتا ہے کہ وہ ہے۔ اور وہ ایسا کرے گا جس کا اُس نے وعدہ کیا ہے۔ بے اِیمانی ہمارے نجات دہندہ خدا کی محبت پہ سوال اُٹھاتی اور اُس کی وفاداری پہ شک کرتی ہے۔

خدا کا فضل مفت اور بھرپور ہے۔ وہ کہتا ہے "اپنا منہ خوب کھول اور مَیں اُسے بھر دُوں گا۔" وہ یہ نہیں کہتا کہ "ہو سکتا ہے کہ مَیں اُسے بھر دوں" بلکہ یہ کہ "بھر دوں گا۔" خدا سچا ٹھہرے اور ہمارے اندر کی بےاِیمانی کی آواز جھوٹی۔ خدا کا فضل سمندر سے بڑا ہے۔ وہ بیوہ کے پیالے کے لئے تیل کی فراہمی ہے تا کہ وہ کبھی خالی نہ ہو۔ ہر برتن جو اُس کے بیٹے لے کر آئے وہ لبالب بھر گئے۔ خدا ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اپنے اِیمان کی مشق کریں۔ "اپنا منہ خوب کھول۔" جمع کئے ہوئے برتنوں کی تعداد ہمارے اِیمان کی مشق کی علامت ہیں۔ خدا اُن سب کو بھرنے کے لئے راضی تھا۔ جب بھرنے کے لئے کوئی برتن نہ رہا تو تیل موقوف ہو گیا (2۔ سلاطین 4 باب 1 تا 7 آیات)۔

خدا بھوکے کو کھانا مہیا کرتا ہے۔ کیا ہی برکت ہے ہر روز بڑھنا، صحت مند ہونا، روحانی بھوک کا تجربہ کرنا۔ ایسی تمام بھوکی روحیں سیر کی جائیں گی۔ خدا کہتا ہے "اپنا منہ خوب کھول اور مَیں اُسے بھر دوں گا۔" خدا کی معموری کے لئے بھوکے ہو کر دُعا کریں۔ جن باتوں کا خدا نے وعدہ کیا ہے اُن سب کے لئے دُعا کرنے کی جراَت کریں۔

باب نمبر 15

مزدوروں کے لئے دُعا کریں

"تب اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ فصل تو بہت ہے لیکن مزدور تھوڑے ہیں۔ پس فصل کے مالک کی منت کرو کہ وہ اپنی فصل کاٹنے کے لئے مزدور بھیج دے"(متی 9باب 37تا 38 آیات)۔

خدا کی بادشاہی میں دُعا بہت اہم کام ہے۔ ہمیں اُن نعمتوں کے لئے دُعا کرنے کا حکم دِیا گیا ہے جن کی خدا کے کام کے لئے ضرورت ہے۔ ہم اکثر لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سُنتے ہیں "ہمیں اور زیادہ خادِموں کی ضرورت ہے۔" جی ہاں ہمیں ہے، لیکن بہت دفعہ ہم ڈرتے ہیں کہ ہم غلط شخص سے بات کر رہے ہیں۔ ہم بھیجنے والے کی بجائے دوسرے لوگوں کو کہہ رہے ہوتے ہیں۔ کیا ہم اور زیادہ خادموں، ایلڈروں، ڈیکنوں، مشنریوں اور چرچ ممبران کے لئے دُعا کر رہے ہیں جو سرگرمی سے دوسروں کی خدمت کے لئے نکلیں؟

بہت سارے لوگ متن کے پہلے حصے پر رُک جاتے ہیں "فصل تو بہت ہے لیکن مزدور تھوڑے ہیں۔" وہ مسیح سے پہلے ہی رُک جاتے ہیں۔ جب کہ مسیح جاری رکھتا ہے "پس فصل کے مالک کی منت کرو۔۔۔۔"

ہمیں اِس نعمت کے لئے دُعا کرنا ضرور ہے۔ اِس کے لئے دُعا کی جانی چاہئے۔ یہ میری اور آپ کی دُعا نہیں ہے جو سرگرم کارندے بھیجے گی۔ مسیح مزدور بھیجے گا۔ وہ بھیجتا ہے ہم نہیں۔ خداوند ہمیں بلاتا ہے تا کہ ہم اُس کے دیئے گئے ذرائع کا استعمال کریں۔ اور جو

بنیادی ذریعہ اِس جگہ پر بتایا گیا ہے وہ دُعا ہے۔ بادشاہی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دُعا کرنا۔ ”راست باز کی دُعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکتا ہے“(یعقوب 5 باب 16 آیت)۔ ”اور ہمیں جو اُس کے سامنے دلیری ہے اُس کا سبب یہ ہے کہ اگر اُس کی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے“(1-یوحنا 5 باب 14 آیت)۔

کیا آپ کلام کی سمجھ، تجربہ، رَوَیا، قیادت، تعلیم اور منادی کی ضرورت محسوس کرتے ہیں؟ کیا ہم اِن نعمتوں اور خدا کے وعدہ کے پورا ہونے کے لئے دُعا کر رہے ہیں ”پس جب تُم بُرے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو روح القدس کیوں نہ دے گا“(لوقا 11 باب 13 آیت)؟

یہ آیت ہمیں ہدایت کرتی ہے ”پس دُعا کرو (کیوں کہ تُم ضرورت کو دیکھ رہے ہو) فصل کے مالک سے کہ وہ اپنی فصل کاٹنے کے لئے مزدور بھیج دے۔“ مسیح کے اپنے الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ ہماری دُعا کے جواب میں مزدور بھیجے گا۔ تمام اِیمان داروں کو بلاناغہ اُس سے دُعا کرنی ہے۔

قضاۃ کی کتاب اِس پہرے کی سچائی کی گواہی دیتی ہے۔ سالوں تک اسرائیل میں کوئی قاضی نہیں تھا اور ضرورت بہت تھی۔ لوگ دُعا میں خدا کی طرف پھرے۔ جب اُنہوں نے نئے قاضی کے لئے دُعا کی کہ وہ جنگ میں اُن کی رہنمائی کرے تو خدا نے لوگوں کو اُس سے التجا کرنے کی اجازت دی۔ ہاں کلیسیا کے ہر ممبر کو کلیسیا کی ضرورت اور مزدوروں کے لئے دُعا میں سرگرم ہونا چاہیئے۔ ہمیں اُن کو اپنے بل بوتے یا چناؤ پہ نہیں بھیجنا بلکہ دُعا کرنی ہے کہ مسیح اُنہیں بھیجے۔

لیکن ہمیں نہ صرف حکم دیا گیا ہے کہ رہنما کی نعمت حاصل کرنے کے لئے دُعا کریں بلکہ اِس لئے بھی خدا ہمارے رہنماؤں کو رہنمائی کی نعمت بھی دے۔ قیادت کرنا مشکل اور محنت طلب کام ہے۔ جب یوں محسوس ہوتا ہے کہ سب کچھ ترتیب سے آگے بڑھ رہا ہے

تبھی غیر متوقع مسائل سامنے آ جاتے ہیں۔ جیسے موسیٰ اور اسرائیل پر عمالیقیوں نے پیچھے سے حملہ کیا تھا۔ کلیسیا کو ہارون اور حور جیسے لوگوں کی ضرورت ہے جو مضبوطی، ہمت، حکمت، محبت اور فضل کی نعمت کے لئے دُعا کریں (خروج 17 باب 12 آیت)۔ خدا کا منصوبہ بہت خوب صورت ہے جس میں اُس کا بدن یعنی کلیسیا اپنی نگرانی اور صحت کے لئے اپنے سر یسوع مسیح سے دُعا کرتی ہے۔ کلیسیا کی صحت اور نشو و نما نجات دہندہ کے دِل کے قریب ہے۔ ایسی دُعاؤں میں خدا کا دِل اور مرضی اور اُس کی کلیسیا ایک ہوتی ہے۔ خدا ہمیں اپنی نعمتوں کی ضرورت محسوس کرنے والی روح اور نعمتوں کے لئے دُعا کرنے والا فضل عطا فرمائے۔ خدا کی بادشاہی کی ضرورت کے لئے دُعا کریں، مزدوروں کے لئے دُعا کریں جو موعودہ فصل کو کاٹیں۔

باب نمبر 16

جاگتے رہیں اور دُعا کریں

"جاگو اور دُعا کرو تاکہ آزمائش میں نہ پڑو۔ روح تو مُستعد ہے مگر جسم کمزور ہے"(متی26باب 41آیت)۔

خداوند ہمیں حکم دیتا ہے کہ جاگو اور دُعا کرو۔ "جاگنے "کے لئے یونانی لفظ خبر داری کی بات کرتا ہے۔ پہرے داری کے فرائض پر معمور سپاہیوں کو کہتے ہیں کہ وہ جاگ رہے ہیں۔ نحمیاہ اور یہودیوں کی تاریخ اِس کی خوب صورت تصویر پیش کرتی ہے جب یروشلیم کی دیوار کی تعمیرِ نو کے لئے اُن کے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے میں کھرپی ہوتی تھی۔ اُنہیں صرف تعمیر ہی نہیں کرنی تھی بلکہ پہرہ داری بھی کرنی تھی، کیوں کہ دُشمن ہمیشہ آس پاس ہی تھا۔ یہ مثال ہمارے فرض کی تصویر کشی کرتی ہے۔ ہماری زِندگی کے ہر علاقے میں خدا ہمیں تعمیر کرنے اور حفاظت کرنے کے لئے بلاتا ہے۔ خدا ہمیں مزدور کے طور پر کام کرنے کے لئے بھی بلاتا ہے تاکہ ہمارے ایک ہاتھ میں تلوار ہو اور دوسرے میں کھرپی۔ یہ بات دُعائیہ زِندگی کے لئے بھی بالکل سچ ہے۔ جب ہم دُعا کے لئے فضل تلاش کرتے ہیں تو ہمیں جاگنا بھی ہے اور خبر دار بھی رہنا ہے۔ ہمیں اِنتشار، خیالات کے بھٹکنے، آزمائشوں اور اپنی جسمانی کمزوریوں کی بابت جاگتے رہنا ہے۔ ہمیں آوارہ اور خود پرستی کی سوچوں اور تمام احمقانہ تصورات کے خلاف خبر دار رہنا ہے۔

جب ہم شخصی دُعا شروع کرتے ہیں تو شیطان خبر دار ہو جاتا ہے۔ وہ اِس سے زیادہ کبھی خبر دار، چست اور پریشان نہیں ہوتا جتنا اُس وقت جب ایک اِیمان دار کو دُعا کرتے

دیکھتا ہے۔ شیطان جانتا ہے کہ وہ ہر اِنسان کو شکست دے سکتا ہے لیکن اُس خدا کے سامنے بے بس ہے جس سے اِنسان دُعا کرتا ہے۔ دُعا ہی وہ اہم مقام ہے جہاں سے سچا عملی مذہب شروع ہوتا ہے۔ دُعا ہی وہ مقام ہے جہاں روحانی زِندگی پروان چڑھتی ہے اور یہی وہ مقام ہے جہاں سے اُس کا زوال بھی شروع ہوتا ہے۔ کیوں کہ برگشتگی عام طور پر ہماری شخصی دُعا سے شروع ہوتی اور ہماری زِندگی کے تمام علاقوں پر پھیل جاتی ہے۔ ہماری دُعائیہ زِندگی ہماری روحانی زِندگی کے لئے پیمائشی آلہ کے طور پر کام کرتی ہے۔ یہ ہماری روحانی زِندگی میں آنے والے موسموں کا حال بتاتی ہے۔ کچھ حیرانی کی بات محسوس ہوتی ہے کہ ہمیں خبرداری کے ساتھ دُعا کرنے کے لئے بلایا گیا ہے۔

خبرداری کے ساتھ دُعا کرنے میں ہماری مدد کے لئے خدا نے کون سے ذرائع مہیا کئے ہیں؟ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ دُعا کے لئے کوئی فہرست تیار کر لینا مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ کچھ لوگ ایسی باتوں سے بچنے کے لئے اونچی آواز کے ساتھ دُعا کرتے ہیں۔ سوچ کی آوارگی اور خیالات کا بھٹکنا اُن پرندوں کی مانند ہے جن کو ابرہام قربانی پر سے مسلسل ہنکاتا رہا (پیدائش 15 باب 11 آیت)۔ خداوند یسوع نے ہمیں حکم دیا کہ ہم جاگیں اور دُعا کریں۔ پطرس نے اِس ہدایت پر عمل نہ کیا تو اُس قیمت پر غور کریں جو اُسے چُکانی پڑی۔

ہم فطری طور پر دُعا میں جاگتے نہیں۔ لیکن ایک ہے جس نے یہ مکمل طور پر کیا۔ یہ وہی ہے جس کی دُعاؤں نے پطرس کو تھام کر رکھا۔ اُس نے گواہی دی کہ "مَیں نے تیرے لئے دُعا کی کہ تیرا اِیمان جاتا نہ رہے" (لوقا 22 باب 32 آیت)۔ یسوع مسیح صیون کی دیواروں پہ کامل نگہبان ہے۔ وہ دُعا کرنے والا کامل کاہن ہے۔ وہ نحمیاہ سے بہت بڑا ہے جو صیون کی دیوار کی کامل تعمیر کرتا ہے اور اپنے لوگوں کی کامل محافظت کرتا ہے۔ جب ہم اپنی دُعائیہ زِندگی میں کمزور ہوتے ہیں تو یہ ہمارے لئے کیا ہی حوصلہ افزائی کی بات ہے۔ نجات کی بنیاد مسیح پر ہے نہ کہ ہم پر۔

بعض اوقات خدا کے فرزندوں کو دُشمن بہت خطرناک نظر آتے ہیں، وہ اُن سے گھر جاتے ہیں اور فتح ناممکن اور شکست یقینی نظر آتی ہے۔ ایسے موقعوں پہ شاید آپ ترک کر دینے کے لئے تیار ہوں۔ آپ ہاتھ کھڑے کر دیتے ہیں۔ آپ اپنی کمزوریوں پر زیادہ دیکھتے ہیں اور اپنے دُشمنوں کو اپنے خدا کی نسبت زیادہ مضبوط سمجھتے ہیں۔ اُس وقت خبر دار رہنا اور دُعا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اِس میں اندرونی کوشش، جنگ، اور اپنے جسم، سوچوں اور خوف کے ساتھ لڑائی شامل ہوتی ہے۔ یہ پرانی گناہ آلودہ فطرت اور بے یقینی کے خلاف جنگ ہے۔ اِس کے باوجود خدا نے اُس جنگ میں آپ کو تھام کر رکھنے کا وعدہ کیا ہے۔ اِس لئے محبت کے ساتھ یہ حکم دیتا ہے کہ جاگتے رہیں اور دُعا کریں۔

باب نمبر 17

اخلاص کے ساتھ دُعا کریں

''خداوند اُن سب کے قریب ہے جو اُس سے دُعا کرتے ہیں۔ یعنی اُن سب کے جو سچائی سے دُعا کرتے ہیں''(زبور 145 آیت 18)۔

ہماری روزمرہ زِندگی میں ہمارے دِل اور زبان، الفاظ اور اعمال، دُعا اور عادات کو ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کی ضرورت ہے۔ ہماری دُعاؤں میں خدا ہماری آواز کے اظہار، الفاظ کی بُہتات یا ہمارے تاثرات کی صراحت پر دھیان نہیں دیتا۔ بلکہ وہ ہمارے دِل کے خلوص پر دھیان دیتا ہے۔ خلوص کے ساتھ دُعا کرنا یہ ہے کہ ہم دِکھاوے یا فریب کے بغیر دُعا کریں۔ خلوص کے ساتھ دُعا یہ ہے کہ ہم خدا کے ساتھ اِیمان دار اور بے تکلف ہوں۔ لہٰذا، اُسے متاثر کرنے کے لئے ہمیں کچھ بھی نہیں کرنا ہے۔

خدا دِل کی سچائی دیکھتا ہے۔ ایک غُلام لڑکے کی کہانی ہے جو اکثر اپنے مالک کی دُعائیں سنتا تھا جن میں غُلام شامل نہیں ہوتے تھے۔ لیکن لڑکا دُعا کیا کرتا تھا ''اے خدا! میرے منہ میں دُعائیہ الفاظ ڈال کہ مَیں دُعا کروں۔'' جلد ہی اُس نے بائبل مقدس میں سے کسی کو محصول لینے والے اور فریسی کی کہانی پڑھتے سنا۔ جب اُس نے فریسی کی دُعا سنی تو اُس نے سوچا کہ مَیں اِس طرح کی دُعا کبھی نہیں کر سکتا۔ لیکن جب اُس نے محصول لینے والے کی سادہ سی دُعا سنی ''اے خدا! مجھ گناہ گار پر رحم کر'' تو اُس نے سوچا یہ دُعا میرے لئے ہے۔ یہ ہے جو مَیں ہوں۔ اور مجھے اِس کی ضرورت ہے۔

خلوص کے ساتھ دُعا کرنے کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ ہمیں پہلے کوئی خلوص کی ڈگری لینے کی ضرورت ہے اور پھر دُعا کرنی ہے۔ خالص شخص اپنی کمزوریوں کو جانتا ہے۔ وہ گہرے طور پر اِس کو جانتا ہے کہ اُس کا خلوص کافی نہیں ہے۔ اگر ہماری دُعا کے سنے جانے کے لئے ہمیں واقعی خلوص کی ضرورت ہوتی تو کوئی بھی دُعا کرنے کے قابل نہ ہوتا۔ لیکن کوئی پوچھ سکتا ہے ''کیا خلوص ہی ایسی قابلیت نہیں ہے جس کی بدولت روح القدس میری زِندگی میں کام کرتا ہے تاکہ میں حقیقی دُعا کر سکوں؟'' ہمیں اِس سوال پہ ''ہاں'' اور ''نہیں'' دونوں کہنا پڑے گا۔ ہاں !ضرور ہے کہ روح القدس ہماری روحانی آنکھیں کھولے تاکہ ہم خلوص کے ساتھ دیکھ سکیں کہ ہم پورے طور پر مُخلص نہیں ہیں۔ لیکن ہمیں یہ کبھی نہیں سوچنا کہ ہمارا مُخلص ہونا اپنی ذات میں کوئی ایسی قابلیت ہے جس کی بنا پر ہم خدا سے اپنی دُعا کا جواب لے سکیں۔ یہ ہمیں واپس اعمال کے عہد کی طرف کھینچ کر لے جائے گا۔ اور ہمیں غیر قوموں کی طرح بنادے گا جو سوچتی ہیں کہ اُنہیں اپنے دیوتا کو خوش کرنے کے لئے کچھ لانا ہے تاکہ اُن کا دیوتا اُن کی دُعا سنے۔

خلوص کے ساتھ دُعا کرنا کوئی ایسی شرط نہیں ہے جس سے ہم یہ جان سکیں کہ ہم خدا کے ساتھ اتنے مُخلص ہیں کہ خدا کو خوش کر سکیں بلکہ یہ اِس کے برعکس ہے۔ دُعا میں اقرار کرنا، ضروریات پیش کرنا اور وہ کچھ مانگنا ہے جو ہمارے پاس نہیں ہے۔ ہم خلوص کا اظہار کرتے ہیں۔ گناہ گار خلوص کے ساتھ اِس بات کو جانتا ہے کہ وہ پورے طور پر مُخلص نہیں ہے، کیوں کہ وہ خلوصِ دل سے نہ خدا کی تلاش کر رہا ہے اور نہ ہی اُس کی خدمت اور عبادت کر رہا ہے جس کے وہ لائق ہے، کیوں کہ وہ شخص جو خلوصِ دل سے یہ جانتا ہے کہ وہ گناہ گار ہے وہی مُخلص ہو کر رحم مانگ سکتا، تلاش کر سکتا اور کھٹکھٹا سکتا ہے۔ وہ خلوصِ دل سے دُعا کر سکتا ہے ''اے خدا! مجھ گناہ گار پر رحم کر۔''

دوسری طرف اگر کوئی شخص یہ جانتا ہے کہ وہ کافی مُخلص ہے تو وہ اپنے آپ کو مکمل طور پر کھویا ہوا گناہ گار تصور نہیں کرے گا اور نہ ہی وہ پورے طور پر خدا کے رحم پر تکیہ کرے گا۔ وہ مفت اور الٰہی فضل پر نہیں بلکہ اپنے خلوص پر بھروسا کرے گا۔ ہم ایسی مشکل میں لٹکے ہو سکتے ہیں جب ہم مسیح اور خدا کی بہ نِسبت اپنے آپ پر بہت زیادہ بھروسا کرتے ہیں۔ اِس مثال پر غور کریں۔ ایک شخص کسی گداگر کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ بادشاہ کے دربار میں مانگے۔ وہ دیکھتا ہے کہ دوسرے گداگر جنہوں نے وہاں سے مانگا وہ اُن کو مل گیا۔ جنہوں نے تلاش کیا اُن کو مل گیا اور جنہوں نے دروازے پر کھٹکھٹایا اُن کے لئے کھولا گیا۔ لیکن یہ فقیر ہچکچاتا ہے اِس کو شک ہے، ”مَیں ایسا نہیں کر سکتا۔ میرا کوٹ تو دیکھو، یہ بادشاہ کے حضور جانے کے لئے بہتر نہیں ہے۔ میرا چہرا گندہ ہے۔ میرے جوتے پُرانے ہیں۔ میرے ہاتھ گندے ہیں۔ مَیں بادشاہ کے حضور مانگنے کے قابل نہیں ہوں۔ وہ مجھے جانتا ہی نہیں۔ مَیں نے مُخلص ہو کر اُس کی خدمت نہیں کی۔“ اگر گداگر اُسی طرح سوچتا رہے گا تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ بادشاہ کی عنایات کو ہمیشہ کے لئے کھو دے گا۔ کیوں؟ کیوں کہ اُس نے اُس کے فضل کی بہ نِسبت اپنے نااہل ہونے پر زیادہ توجہ کی ہے۔ اُس نے بادشاہ کے رحم کی نِسبت اپنی تیاری پر توجہ کی ہے۔

خدا کے مفت فضل کی کتنی توہین ہے جب ہم خدا کے رحم اور فضل کی نِسبت اپنی کوشش اور کاموں پر زیادہ توجہ کرتے ہیں۔ ہم خدا کی نظر میں گناہ کرتے ہیں جب ہم خدا کے سننے اور جواب دینے میں خدا کے خلوص کی بجائے اپنی درخواست کے مُخلص معیار پر نگاہ کرتے ہیں۔ خدا کے فضل پر شک کرنا اُس کی توہین ہے۔ ہمیں خدا کے قادرِ مطلق روح کی ضرورت ہے کہ وہ ہمارے اپنے اُوپر بھروسا کو ختم کرے اور ہمارے اندر خدا پر بھروسا کرنا پیدا کرے۔ پس گداگر کے طور پر جائیں۔ مانگیں، ڈھونڈیں اور کھٹکھٹائیں اور اپنے خلوص پر نگاہ کرتے ہوئے نہیں بلکہ خدا کے خلوص پر تکیہ کرتے ہوئے دُعا کریں۔

باب نمبر18

رُوح کے ساتھ دُعا کریں

"اِسی طرح روح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے، کیوں کہ جس طور سے ہم کو دُعا کرنا چاہیئے ہم نہیں جانتے۔ مگر روح خود ایسی آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے جن کا بیان نہیں ہو سکتا" (رومیوں 8 باب 26 آیت)۔

دُعا اور گیان دھیان کے لئے ایک وقت مقرر کرنا بحری جہاز میں سفر کرنے کی مانند ہے۔ یہ روح کی حرکت کو اِس طرح پکڑنے کا ذریعہ ہے جس طرح بادبان ہوا کو پکڑتا ہے۔ لیکن مسیحی لوگ دُعا میں عموماً دو غلطیاں کرتے ہیں جو کہ کپتان بحری سفر میں بالکل نہیں کرتے۔ سب سے پہلے اُس شخص کا تصور کریں جو اِس وقت جہاز چلا رہا ہے جب ہوا ہی نہیں ہے۔ تب یہ شخص مختلف طرح کے پنکھے چلا کر مصنوعی ہوا چلانے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ کیا مشاہدہ کریں گے؟ آپ کوئی حرکت نہیں دیکھیں گے۔ جلد ہی یہ شخص تھک جائے گا اور پست ہمت ہو جائے گا اور آخر کار ترک کر دے گا۔ اُس کی تمام کاوشیں بے سود ہو گی۔ یہ شخص بے وقوف ہے۔ کیوں کہ تمام مشینری اُس طور سے بنائی گئی ہے کہ وہ کسی بھی چیز کی نِسبت ہوائی برق کو زیادہ پکڑتی ہے۔ بادبانی کشتیاں بغیر موٹر کے اپنی قوت پر نہیں چلتی۔ اِس لئے ضرور ہے کہ اُن کو باہر سے حرکت دینے والی قوت ملے یعنی ہوا۔

یہی اصول دُعا کا ہے۔ ہم اچھی سوچ، مستحکم فیصلہ اور دِلچسپ دُعا کے ساتھ آغاز کر سکتے ہیں۔ ہم کلام پڑھنے اور دُعا کرنے کے لئے ایک وقت مقرر کرتے ہیں اور سفر کا آغاز

کرتے ہیں۔ لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ہم آگے نہ بڑھ سکیں۔ ہو سکتا ہے ہم اور زیادہ تُندہی کے ساتھ محنت کریں اور اپنی قوت پیدا کرنے اور اپنی ہوا چلانے کی کوشش کریں۔ ہم اپنے بہترین خلوص اور خواہش سے ہوا پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ہم اپنی بہترین دُعائیہ کتابیں آزمائیں، اپنے پسندیدہ حوالہ جات پڑھیں لیکن پھر بھی کوئی حرکت نہ ہو۔ ہم اپنے بادبانوں کو اپنے پسندیدہ تاثرات اور بہترین احساسات سے بھرنے کی کوشش کرتے ہیں تو بھی ہمارے بادبان ڈھیلے ہی رہتے ہیں۔ اِس سب کچھ سے حوصلہ شِکنی اور تھکاوٹ ہی ہوتی ہے۔ ہماری تمام کاوشیں کسی کام کی نہیں ہوتیں۔ اِس کے باوجود ہو سکتا ہے کہ یہ تجربہ کافی فائدہ مند ہو۔ اِس سے بہت اہم سبق سیکھا جا سکتا ہے۔ اگر ایک شخص سمجھتا ہے کہ وہ اپنی کشتی کو اپنی قوت کے ذریعے سے چلا سکتا ہے تو وہ بادبان نہیں اُٹھائے گا۔ اُٹھائے گا کیا؟ کشتی کے بادبان اُٹھانا یہ اقرار ہے کہ اُسے کسی اور قوت کی ضرورت ہے۔ یعنی ہوا کی قوت۔ بادبان اُٹھانا کسی چیز پر اِنحصار کرنے کا عمل ہے۔ اور اِس بات کا اقرار ہے کہ ہمیں ہوا کی ضرورت ہے۔ دُعا ہماری اپنی غلطیوں اور اِنحصار کا اقرار بھی ہے۔ ہماری اپنی قوت کا فُقدان سفر کے لئے رکاوٹ نہیں ہے یہ بادبان لہرانے کی بہت بڑی وجہ ہے۔

چوں کہ روحانی طور پر ہم جانتے ہیں کہ ہم خود سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔ ہمیں دُعا کے بادبان اُٹھانے کی ضرورت ہے تا کہ ہم ہوا کی قوت یعنی روح کی جُنبش کو پکڑ سکیں۔ ہم بادبان درُست کرنے اور سرگرمی سے خدا کے فضل کے ذرائع استعمال کرنے کے لئے بلائے گئے ہیں۔ لیکن صِرف روح ہی ہوا چلا سکتا ہے اور ہماری کشتی کو چلا سکتا ہے۔ خوش قسمتی کی بات ہے کہ روح اپنی شفاعت کے ذریعے سے ہمارے بادبانوں پر ہوا چلانے کے لئے راضی اور خوش ہے۔ جب ہماری غلطیوں اور غفلت کی وجہ سے ہمیں دُعا کرنا مشکل بلکہ ناممکن لگتا ہے تو ہم روح کی شفاعت پر بھروسا کر سکتے ہیں۔ ''اِسی طرح روح بھی ہماری کمزوری میں مدد

کرتا ہے، کیوں کہ جس طور سے ہم کو دُعا کرنا چاہئے ہم نہیں جانتے۔ مگر روح خود ایسی آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے جن کا بیان نہیں ہو سکتا"(رومیوں 8 باب 26 آیت)۔

دوسرے نمبر پر جہاز رانی کرتے وقت ہوا شاز و نادر ہی ایک جیسی ہو سکتی ہے۔ اکثر جب آپ جہاز رانی کرتے ہیں تو آپ درُست طور سے نہیں جان سکتے کہ سفر شروع کرنا چاہئے کہ نہیں۔ حقیقت میں جب آپ پانی کو دیکھیں تو آپ کو محسوس ہو گا کہ آپ پیچھے کی طرف جا رہے ہیں۔ لیکن جب تھوڑی دیر بعد آپ اپنا مقام چیک کرتے ہیں تو آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کافی سفر کر لیا ہے۔

دُعا کے ساتھ بھی ایسا ہی ہے۔ روح ایک شخص کو نہ جانتے ہوئے آگے بڑھا سکتا ہے۔ روح القدس کی ساری حرکات زوردار ہوا کی مانند نہیں ہوتیں۔ بہت دفعہ ہلکا سا جھونکا بھی ہو سکتا ہے۔ کیوں؟ کیوں کہ ہوا کا ہلکا سا جھونکا اُن کے لئے بہت اہم ہوتا ہے جو روح کے کام کو محسوس کرتے ہیں۔ اگر کچھ خاص اوقات ہیں جب جھونکے اور ہوا کی خواہش، چاہت اور کراہنا آپ کے بادبانوں کو بھر دیتا ہے تو کیا یہ آپ کی اپنی ہوا تو نہیں؟ اگر ہوا کچھ وقت کے لئے بند ہو جاتی ہے تب حقیقی کشتی بان کیا کرتا ہے؟ وہ اِس اُمید پر اپنے بادبانوں کو اُٹھائے رکھتے ہیں کہ ہوا دوبارہ اُن کی سمت چلے گی۔ روح القدس کا موازنہ ہوا کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ خداوند یسوع نے سکھایا"ہوا جدھر چاہتی ہے چلتی ہے اور تُو اُس کی آواز سنتا ہے مگر نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی ہے۔ جو کوئی روح سے پیدا ہوا ایسا ہی ہے"(یوحنا 3 باب 8 آیت)۔ ضرور ہے کہ آپ کی توقعات آپ کی اپنی پیدا کی ہوئی قوت یا آپ کی اپنی روحانیت سے نہ ہوں۔ روح القدس سے، روح القدس کے وسیلے سے، روح القدس میں دُعا کریں۔ اُس کی مدد، رہنمائی، شفاعت اور سہارا دینے والی قوت کے متلاشی ہوں۔ تاکہ آپ اِس طرح دُعا کر سکیں جس طرح آپ کو کرنی چاہئے۔

باب نمبر19

دُعااور کام

"تب اُس آدمی نے جُھک کر خداوند کو سجدہ کیا اور کہا خداوند میرے آقا ابرہام کا خدا مبارک ہو جس نے میرے آقا کو اپنے کرم اور راستی سے محروم نہیں رکھا اور مجھے تو خداوند ٹھیک راہ پر چلا کر میرے آقا کے بھائیوں کے گھر لایا" (پیدائش24باب26تا27آیات)۔

ابرہام نے اپنے نوکر کے لئے خدا سے دُعا کی کہ وہ اُس کے نوکر کی رہنمائی کرے کہ اُس کے بیٹے اضحاق کے لئے بیوی لائے لیکن اُس نے ساتھ کام بھی کیا۔ اُس نے اپنے نوکر کو بھیجا تا کہ وہ اُس کے بیٹے کے لئے بیوی کی تلاش کرے۔ برتلمائی اُس سڑک پر گیا جس سے یسوع گزرنے والا تھا اور وہاں اُس نے دُعا کی اور وہ چِلا اُٹھا، "اے ابنِ داوٗد! اے یسوع! مجھ پر رحم کر" (مرقس10باب47آیت)۔

آئیں ابرہام کے نوکر اور برتلمائی کی طرح دُعا اور کام دونوں کریں۔ دُعا کے لئے لاطینی لفظ "اورا" ہے۔ اور کام کرنے کے لئے لفظ "لیبورا" ہے۔ اِن دو "اورا" کے لئے خدا نے ہمیں بلایا ہے کہ ہم اِن دونوں کو استعمال کریں۔ ہمیں ہدایت کی گئی ہے کہ ہم اِن دونوں "اورا" کو خدا کی رہنمائی اور برکت کے ساتھ استعمال کریں۔ اگر ہم صرف ایک کو استعمال کریں گے تو ہماری کشتی وہیں پر گھومتی رہے گی۔ پولُس اور اپلوس کے لئے ضروری ہے کہ وہ پودے لگائیں لیکن صرف خدا ہی ہے جو اُن کو بڑھا سکتا ہے۔ خدا کرے کہ ہم دُعا کے ساتھ پودے لگانے والے بن جائیں۔ دُعا اور محنت میں سرگرم ہوں۔ ضرور ہے کہ ہم پودے

لگانے کے لئے اپنی پوری محنت ''لیبورا'' کریں۔ لیکن اِس بات کو گہرے طور پر دھیان میں رکھیں کہ ہم بیج کو اُگا نہیں سکتے اِس لئے ہمیں دُعا ''اورا'' کرنی ہے۔ ''اورا'' اور ''لیبورا''۔

خدا اپنے لوگوں کو اِس قابل بناتا ہے کہ وہ اپنے گھٹنوں پر اور اپنے ہاتھوں سے کام کریں۔ اور پھر وہ فضل سے اُن کی دُعاؤں کا جواب دیتا اور اُن کے کام کا صلہ دیتا ہے۔ ابرہام کے نوکر کی طرح ضرور ہے کہ ہم یہ کہتے ہوئے اپنے سَروں کو جُھکائیں اور اُس کی پرستش کریں اور کہیں ''خدا مبارک ہو جس نے میرے آقا کو اپنے کرم اور راستی سے محروم نہیں رکھا اور مجھے تو خداوند ٹھیک راہ پر چلا کر میرے آقا کے بھائیوں کے گھر لایا''۔ راستے میں ہونے کے ناطے سے ضرور ہے کہ ہم دُعا اور کام دونوں کریں۔ خدا نے ہمیں کثرت سے برکت دی ہے۔ کاش خدا ہماری رَوَیا کو شفاف کرے تاکہ ہم اپنے دونوں فرائض کو دیکھ سکیں۔ کہ ہم نے وفادار نوکر ہونے کے ناطے محنت کرنی ہے اور حاجت مند ہونے کے ناطے دُعا کرنی ہے۔

خدا کا کلام ہمیں بتاتا ہے ایسے دِن جن میں دُعا کے ساتھ محنت کی گئی ہے اُن کے پیچھے ہی حقیقی شُکر گزاری کے دِن آتے ہیں۔ جو دُعا اور محنت کرتے ہیں اُن کے لئے بائبل روحانی وعدوں کی برکت سے بھری پڑی ہے۔ ''اپنی روٹی پانی میں ڈال دے، کیوں کہ تو بہت دِنوں کے بعد اِسے پائے گا'' (واعظ 11 باب 1 آیت)۔ ''کیوں کہ جس طرح آسمان سے بارش ہوتی اور برف پڑتی ہے اور پھر وہ وہاں واپس نہیں جاتی بلکہ زمین کو سیراب کرتی ہے۔ اور اُس کی شادابی اور روئیدگی کا باعث ہوتی ہے تاکہ بونے والے کو بیج اور کھانے والے کو روٹی دے۔ اِسی طرح میرا کلام جو میرے منہ سے نکلتا ہے ہو گا۔ وہ بے انجام میرے پاس واپس نہ آئے گا۔ بلکہ جو کچھ میری خواہش ہو گی وہ اُسے پورا کرے گا۔ اور اُس کام کے لئے جس کے لئے مَیں نے اُسے بھیجا موثر ہو گا'' (یسعیاہ 55 باب 10 تا 11 آیات)۔ ''جو آنسوؤں

ں کے ساتھ بوتے ہیں وہ خوشی کے ساتھ کاٹیں گے۔ جو روتا ہوا بیج بونے جاتا ہے وہ وہ اپنے پُولے لئے ہوئے شادمان لوٹے گا"(126 زبور 5 تا 6 آیات)۔

جب ہم اِس بات کو جان جاتے ہیں کہ صرف نوکر ہیں، جو سادگی سے اور کئی دفعہ حاجت مندی میں اپنا فرض نبھاتے ہیں تو تب ہم زبور نویس کے ساتھ مل کر یہ دعویٰ کرتے ہیں "ہم کو نہیں! اے خداوند! ہم کو نہیں بلکہ تو اپنے ہی نام کو اپنی شفقت اور سچائی کی خاطر جلال بخش"(115 زبور 1 آیت)۔ خدا دُعا کے ساتھ کئے گئے کام پر برکت دیتا ہے۔ اِس لئے نہیں کہ ہماری کوشش اِس قابل ہے بلکہ اِس لئے کہ خدا فضل سے بھرا ہوا ہے اور اُس کے وعدے سچے ہیں۔ اِس لئے کام پر دُعا کرو اور کام کرتے ہوئے دُعا کرو، دُعا کے ساتھ کام۔

باب نمبر20

تعظیم کے ساتھ دُعا کریں

"بولنے میں جلدبازی نہ کر اور تیرا دِل جلدبازی کے ساتھ دُعا میں کچھ نہ کہے، کیوں کہ خدا آسمان پر ہے اور تو زمین پر۔ اِس لئے تیری باتیں مُختصر ہوں"(واعظ5باب 2آیت)۔

"ایسا معبود جو مُقدسوں کی محفل میں نہایت تعظیم کے لائق ہے اور اپنے سب اِردگرد والوں سے زیادہ مہیب ہے"(89زبور7آیت)۔

"پس ہم وہ بادشاہی پا کر جو ہلنے کی نہیں اِس فضل کو ہاتھ سے نہ دیں جس کے سبب سے پسندیدہ طور پر خدا کی عبادت خداترسی اور خوف کے ساتھ کریں۔ کیوں کہ ہمارا خدا بھسم کرنے والی آگ ہے'(عبرانیوں12باب 28آیت)۔

جب ابرہام نے سدوم اور عمورہ کے لئے دُعا کی تو اُس نے اِس بات کا اظہار کیا کہ کس طرح تعظیم کے ساتھ خداوند کے حضور جاتے ہیں۔ اُس نے منت کی "تب ابرہام نے جواب دِیا اور کہا کہ دیکھئے! مَیں نے خداوند سے بات کرنے کی جرأت کی اگرچہ مَیں خاک اور راکھ ہوں"(پیدائش18باب 27آیت)۔ تعظیم کے ساتھ ہی ایوب نے اقرار کیا"مَیں نے تیری خبر کان سے سنی تھی پر اب میری آنکھ تجھے دیکھتی ہے۔ اِس لئے مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے اور مَیں خاک اور راکھ میں توبہ کرتا ہوں"(ایوب42باب 5تا6آیات)۔ اگر

آسمان کے فرشتے اپنا منہ ڈھانپ لیتے ہیں اور خدا کے حضور پکارتے ہیں "قدوس، قدوس، قدوس"، توہم جو گناہ آلودہ مخلوق ہیں کس طرح اُس کے حضور آنے کی جرأت کرتے ہیں؟ہم جو گناہ آلودہ لوگ ہیں کس طرح دُعا میں خدا کی حضوری کے متلاشی ہوسکتے ہیں؟ ہم کس طرح خدا سے دِل وجان کے ساتھ دُعا کرسکتے ہیں؟اِن تمام سوالوں کے جواب مسیح یسوع میں ہیں۔ وہ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہے۔ وہ پاکیزگی کا کامل نمونہ ہے۔ مسیح سے الگ ہوکر کوئی گناہ گار اُس کی پاک حضوری میں نہیں آسکتا۔ لیکن مسیح کے وسیلے سے خدا ایک گناہ گار کو اپنے بیٹے کے طور پر قبول کرلیتا ہے۔ مسیح کے وسیلے سے خدا ایک گناہ گار کے ساتھ بات کرتا ہے۔

اگرچہ آپ خدا سے واقف ہوگئے ہیں تعظیم کے ساتھ اُس سے دُعا کرتے ہیں؟ آپ چار طرح سے اپنی جانچ کرسکتے ہیں۔ پہلے نمبر پر جانچیں کہ جب آپ اپنے دوستوں یا خاندان میں دُعا کرتے ہیں۔ جب آپ دُعا کرتے ہیں تو کیا وہ سن سکتے ہیں؟ کیا آپ کا خاندان اور دوست یہ سن سکتے ہیں کہ آپ بادشاہوں کے بادشاہ کے ساتھ احترام اور حلیمی کے ساتھ مخاطب ہورہے ہیں؟ کیا وہ یہ بھی سن سکتے ہیں کہ آپ محبت بھرے باپ سے تعظیم اور بھروسا کے ساتھ بات کررہے ہیں۔ دُعا میں توازن بہت ضروری ہے۔ ہم ایک اِیمان دار کے طور پر بھی خدا کے پاس آسکتے ہیں، کیوں کہ وہ ہمارا باپ ہے۔ لیکن احترام اور تقدس اور خوف کے ساتھ، کیوں کہ وہ ہمارا باپ قادرِ مطلق خدا بھی ہے (عبرانیوں 12 باب 28 آیت)۔ دوسرے نمبر پر آپ کا توازن حالات کے مطابق ہونا چاہئے۔ عوامی دُعاؤں میں شخصی دُعاؤں کی نسبت قدرے زیادہ احترام اور تکلُف نظر آتا ہے۔ تیسرے نمبر پر خاندانی یا عوامی دُعاؤں میں جب آپ کسی گروپ میں دُعا کرتے ہیں تو ضرور ہے کہ دُعا احترام کے ساتھ ساتھ قابلِ فہم ہو۔ ضرور ہے کہ آپ خدا کو سربلند کریں لیکن اُن لوگوں کے لئے بھی دُعا کریں جو آپ کے ساتھ دُعا کررہے ہیں۔ ضروری ہے کہ آپ کی شُکر گزاری اور درخواستیں موجود

سب لوگوں کے لئے قابلِ فہم ہوں۔ بالآخر حقیقی احترام حلیمی پیدا کرتا اور غرور کو ناپسند کرتا ہے۔ حقیقی احترام رویے، زبان اور رسائی میں بے قاعدگی اور لاپرواہی کو ناپسند کرتا ہے۔ تعظیم بے تکلفی، معمول اور فالتو پن سے گریز کرتی ہے۔ جب ہم دُعا کرتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ ہم اِس بات کا دھیان رکھیں کہ کون دُعا کر رہا ہے اور ہم کس سے دُعا کر رہے ہیں۔ ہم کون ہیں اور خدا کون ہے۔ کاش! خدا یہ ناقابل جُدا سچائیاں ہمیں سیکھائے۔ ہم دُعا کرنے کے لئے بلائے گئے ہیں۔ اور تعظیم کے ساتھ دُعا کرنے کے لئے بھی۔

باب نمبر 21

سرگرمی سے دُعا کریں

''اور یعقوب اکیلا رہ گیا اور پَو پھٹنے کے وقت تک ایک شخص وہاں اُس سے کُشتی لڑتا رہا۔ جب اُس نے دیکھا کہ وہ اُس پر غالب نہیں ہوتا تو اُس کی ران کو اندر کی طرف سے چھوا اور یعقوب کی ران کی نَس اُس کے ساتھ کُشتی کرنے میں چڑھ گئی۔ اور اُس نے کہا مجھے جانے دے کیوں کہ پَو پھٹ چلی۔ یعقوب نے کہا کہ جب تک تُو مجھے برکت نہ دے مَیں تجھے جانے نہیں دوں گا۔ تب اُس نے اُس سے پوچھا کہ تیرا کیا نام ہے؟ اُس نے جواب دیا، یعقوب، اُس نے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا، کیوں کہ تُو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہوا'' (پیدائش 32باب 24تا28 آیات)۔

دُعا میں سرگرمی اکثر اوقات خدا مرکوز ہونے سے زیادہ اِنسان مرکوز ہو سکتی ہے۔ ہم بھی یعقوب کی طرح سرگرمی اور ثابت قدمی سے کُشتی کر سکتے ہیں۔ لیکن بہت دفعہ ہم یہ کُشتی اپنی طاقت پر اِنحصار کرتے ہوئے لڑتے ہیں۔ ہم اپنی طاقت ، اپنی قابلیت، کلامِ مقدس کے مطالعہ ، سرگرمی، خلوص، ثابت قدمی یا الٰہی سچائی سے محبت میں تلاش کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم خدا کے لئے کئے ہوئے اپنے اعمال پر تکیہ کر کے یہ کُشتی لڑیں۔ ہم اِس بات کے لئے پُریقین ہوتے ہیں کہ ہماری قابلیتیں اور استقامت خدا پر اتنی غالب آجائیں گی کہ وہ ہماری دُعا سننے پر مجبور ہو جائے گا۔ ہمارے خود پرست دِلوں کا اپنی

طاقت اور قابلیتوں پر بھروسا کرنا بہت فطری عمل ہے۔ لیکن یہ تمام کُشتی حقیقت میں خدا کے خلاف جنگ ہوتی ہے۔

جب ہم اپنی طاقت پر یقین کرتے ہیں تو خدا ہمارے ساتھ فتح یاب نہیں ہوتا، ضروری ہے کہ پہلے وہ ہماری قوت کو ختم کرے۔ ضروری ہے کہ وہ ہماری ران کی نس کو اندر کی طرف سے چھوئے تاکہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے۔ اِنسانی قوت اور طاقت خدا کو متاثر یا خوش نہیں کر سکتی۔ جس طرح اُس نے یعقوب کی ران کی نس کو چھوا اور وہ اپنی قوت کھو بیٹھا ۔ضروری ہے کہ ہم بھی اِس تجربے سے گزریں۔ ہمیں اِس بات کا اندازہ ہونا چاہیئے کہ ہماری قوت کھڑے ہونے اور مقابلہ کرنے کے لئے ختم ہو چکی ہے۔ اِس طرح کے تجربے ہمارے جسمانی غرور کے لئے تو دردناک ہوتے ہیں لیکن ہماری روحانی نشوونما کے لئے بہت ضروری ہوتے ہیں۔ تب ہی ہم یعقوب کی مانند صرف خدا کو تھام سکیں گے۔ اور مدد اور چھٹکارے کے لئے اُس سے درخواست کر سکیں گے۔ جب ہماری قوت ختم ہو جاتی ہے تب ہمیں خدا کی ضرورت کا احساس ہوتا ہے۔ جب خدا ہمارے زور کو ختم کرتا ہے تو ہمیں اپنی کمزوریوں کا تجربہ ہوتا ہے۔ تب غرور کی بجائے عاجزی غالب آتی ہے۔

صرف اِسی طرح کے خدا پر اِنحصار کرنے والے گناہ گار اُس کے نام کو بلند کرنے والے دُعائیہ جنگجو ہوں گے۔ اِس طرح کے ضرورت مند سرگرمی سے دُعا کریں گے جو اپنی طاقت کو استعمال کرتے ہوئے کُشتی نہیں کریں گے بلکہ مسیح کو سرگرمی سے تھامے ہوئے ہوں گے۔ اِس طرح کے تھامنے والے تب تک اُس کا دامن نہیں چھوڑیں گے جب تک خدا اُن کو برکت عطا نہ کر دے۔ اُن کے لئے یہ زِندگی اور موت کا معاملہ ہوتا ہے۔ یہی پولُس رسول کا تجربہ تھا۔ ”کیوں کہ جب مَیں کمزور ہوتا ہوں اُسی وقت زور آور ہوتا ہوں“(2-کرنتھیوں 12 باب 10 آیت)۔ جب یعقوب کی طرح پولُس رسول میں بالکل قوت نہیں رہی تھی تو وہ مسیح کی قوت سے غالب آیا۔ ہوسیع 12 باب 4 آیت میں ہم پڑھتے ہیں۔ ”ہاں وہ

فرشتے سے کُشتی لڑا اور غالب آیا۔ اُس نے رو کر مناجات کی۔" اِس طرح کے آنسو بہانے والے، مناجات کرنے والے اور تھامے رکھنے والے غالب آئیں گے۔ ہمیں سرگرمی اور ثابت قدمی سے دُعا کرنی ہے۔ اپنی قوت نہیں بلکہ مسیح کی قوت کے بل بوتے پر، اپنی دُعاؤں پر تکیہ کرتے ہوئے نہیں بلکہ اپنے لئے اُس کی دُعا کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے، اور اپنے معیار پر یقین کرتے ہوئے نہیں بلکہ مسیح کے معیار پر یقین کرتے ہوئے۔ اِس طرح کے گداگر جو خداوند کے مفت اور یک طرفہ فضل کو تھامے رہتے ہیں وہ مسیح کو اِتنی مضبوطی سے تھام لیتے ہیں کہ اُن کی گرفت ڈھیلی نہیں ہوتی، کیوں کہ وہ اُس کے دِل کے قریب ہوتے ہیں۔ آپ خدا کے کلام میں کبھی بھی ایسا گداگر نہیں دیکھیں گے جس سے مسیح نے پیچھا چھڑانا چاہا ہو۔ ایسے تمام سرگرم، ثابت قدم متلاشیوں نے اُسے تب تک تھامے رکھا جب تک اُس نے اُنہیں برکت نہ دے دی۔

دُعا میں ہماری ایک مشکل یہ ہے کہ اکثر ہم ثابت قدمی سے خدا کے فضل کے وسیلے سے غالب آنے والے اسرائیل کی بجائے یعقوب جیسی سرگرمی سے کُشتی لڑتے ہیں جو اسرائیل کی بہ نسبت دھوکے باز تھا۔ وہ جو اسرائیل کی طرح خدا کو تھامے رہتے ہیں، وہ جن کو اُس کے فضل کی ضرورت ہے اور اُس کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتے وہ بادشاہوں کے بادشاہ کے ساتھ شہزادوں کی طرح غالب آئیں گے۔ اِس طرح کے لوگوں کی قوت خدا ہوتا ہے۔ کیوں کہ وہ اُس کے مفت اور الٰہی فضل سے بھرے ہوئے دِل کو تھام لیتے ہیں۔ یعقوب کی مانند کُشتی لڑنے والے طاقت ور کچھ حاصل نہیں کرتے چاہے وہ پوری رات کُشتی لڑتے رہیں۔ مگر لنگڑا کر چلنے والے اسرائیل کی مانند، سرگرم، گداگر، جو زخموں اور طلوعِ آفتاب سے بےخوف ہوتے ہیں غالب آتے ہیں۔

کیا قادرِ مطلق خدا نے آپ کی ران کی نس کو چھوا ہے ؟ آئیں ہم اپنے دِل و دماغ، روح اور جان سے دُعا کریں اور اِس مضبوط اِیمان کے جوش میں جو روح القدس اور خدا کے کلام نے ہم میں رکھا ہے۔ سر گرمی اور ثابت قدمی سے دُعا کریں۔

باب نمبر 22

تسلسل کے ساتھ دُعا کریں

"بِلاناغہ دُعا کرو"(1۔ تھسلُنیکیوں 5 باب 17 آیت)۔

جب کلامِ مقدس ہمیں بلاناغہ دُعا کرنے کا حکم دیتا ہے تو اِس کا کیا مطلب ہے ؟ پہلے نمبر پر اِس کا مطلب ثابت قدمی سے دُعا کرتے رہنا ہے ۔ لوقا اٹھارہ باب میں موجود بیوہ اِنصاف حاصل کرنے کے لئے بے اِنصاف قاضی کو مسلسل کہتی رہی۔ تو ہمیں رحیم مُنصف کے سامنے اِلتجا کرنے میں کتنا زیادہ ثابت قدم رہنا چاہئے ؟ دوسرے نمبر پر یہ کہ ہمیں بلا تاخیر دُعا کرنا ضرور ہے۔ فوراً دُعا کرنے سے مراد یہ ہے کہ دُعا لازمی اور ضروری ہے۔ اور یہ ہماری زِندگیوں میں نمایاں ہونی چاہئے۔ ہر نئی ضرورت اور نیا واقعہ نئی دُعا کو جنم دیتا ہے۔ چھوٹے بچے کسی بھی حالت میں جلدی سے اپنے والدین سے بات کرتے ہیں۔ ہر درد اور خوشی باپ یا ماں کو بتانے کے لئے ایک پُرجوش خواہش کو جنم دیتی ہے۔ کیوں کہ بچہ بہت مشکل سے اُس کو صرف اپنے تک رکھ سکتا ہے۔ ہماری روحانی زِندگی کو بچوں جیسی روح سے بھر پور رہنا چاہئے۔ اِس کا ایک پھل دُعا میں فوری مشغول ہونا ہو گا۔

بہت سال پہلے کئی خُدام ایک گھر میں اکٹھے ہوئے تھے اور "بلا ناغہ دُعا کرو" پر گفتگو کر رہے تھے کہ اِس آیت کا کیا مطلب ہے ؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے ؟ زِندگی کی مصروفیت میں ایک شخص کس طرح بغیر ناغہ کئے مسلسل دُعا کر سکتا ہے ؟ کافی دیر گفتگو کرنے اور اختلافات کے بعد اُنہوں نے چند ممبران کو چُنا کہ وہ اِس معاملہ پر گہرا مطالعہ کریں اور اگلے

مہینے میں منعقد کئے گئے اِجلاس میں واپس اطلاع دیں۔ ایک جوان نوکرانی جو خُدام کی خدمت کرتی تھی بولی"کیا؟ایک پورامہینہ ؟ وہ بھی اِس حوالے کا مطلب بتانے کے لئے ؟ "وہ چِلااُٹھی "یہ تو بائبل مقدس کے عمدہ ترین حوالہ جات میں سے ایک ہے۔"ایک خادِم نے جواب دیتے ہوئے کہا"اچھاتو میری !کیاتُم مصروف شیڈول میں بھی بلاناغہ دُعاکر سکتی ہو؟" اُس نے جواب دیا"جی ہاں مَیں کر سکتی ہوں جناب مجھے جتنا زیادہ کام کرنا ہوتا ہے میرے پاس دُعاکرنے کے لئے اتناہی زیادہ وقت ہوتاہے۔" خادِم نے جواب میں کہا"ہمیں بتاؤ کہ اِس بات سے تُمہارا کیا مطلب ہے؟"لڑکی نے جواب دِیا"جناب !جب مَیں صبح کو اپنی آنکھیں کھولتی ہوں تو مَیں دُعاکرتی ہوں اے خدا!میرے دِل کی آنکھوں کو کھول دے۔ جب مَیں کپڑے پہن رہی ہوتی ہوں تو مَیں دُعاکرتی ہوں ، مَیں مسیح کی راست بازی کی پوشاک میں لپٹی رہوں۔ جب مَیں دُھلائی کا کام کر رہی ہوتی ہوں تو مَیں اپنے گناہوں کے دُھلنے کی دُعاکرتی ہوں۔ جیسے ہی مَیں اپنا کام شروع کرتی ہوں تو مَیں دُعاکرتی ہوں کہ خدا مجھے آج سارادِن کام کرنے کی قوت عطاکرے۔ جب مَیں آگ جلاتی ہوں تو مَیں دُعاکرتی ہوں کہ بیداری کی آگ مجھ میں جلے۔ ناشتہ کرنے کے دوران مَیں دُعاکرتی ہوں کہ مجھے کلامِ مقدس کے خالص دودھ اور زندگی کی روٹی سے سیر کر۔ جیسے مَیں گھر کی صفائی کرتی ہوں تو مَیں دُعاکرتی ہوں کہ میرا دِل تمام ناپاکی سے صاف ہوجائے۔ جب مَیں بچوں کے ساتھ مصروف ہوں تو مَیں خدا کی طرف متوجہ ہوتی ہوں اور دُعاکرتی ہوں کہ مَیں ہمیشہ ہی ایک بچے جیساپیار حاصل کرتی رہوں اور جیسے ہی مَیں۔۔۔۔"

خادِم نے اُس کو ٹوکتے ہوئے کہا"بس بس اتناکافی ہے۔"اُس نے پھر کہا"میری ! تُم اپنی دُعاجاری رکھو۔"اور ہم بھائیوں کے لئے یہ پیغام ہے کہ ہم اِس سبق کے لئے خدا کا شُکر کریں۔

فطرتاً، ہم کبھی کبھار ہی دُعا کرتے ہیں۔ کیوں کہ ہم اپنے آپ پر بہت زیادہ یقین کرتے ہیں۔ ہم جتنا اُس کے فضل کے ذریعے سے خدا کے ساتھ چلیں گے اتنی ہی ہماری دُعائیہ زِندگی بھی اُس کے قریب ہو گی۔ "بِلاناغہ دُعا" کرنا خدا کے ساتھ مستقل سفر کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ اِس بات کی ضرورت کی طرف اِشارہ ہے کہ روزانہ کی دُعا کے لئے باقاعدہ اوقات کار کو برقرار رکھا جائے۔ ہمارا خدا کے ساتھ چلنا جتنا وقتاً فوقتاً ہو گا اتنی ہی ہماری دُعائیہ زِندگی بھی وقتاً فوقتاً ہو گی۔ اگر روزانہ کی دُعا میں باقاعدگی نہیں تو نتیجہ اِس کے برعکس ہو گا۔ اِس لئے بلاناغہ دُعا کریں۔ مسلسل دُعا کریں۔

باب نمبر 23

اِنحصار کے ساتھ دُعا کریں

"اِسی طرح روح بھی ہماری کمزوری میں مدد کرتا ہے کیوں کہ جس طور سے ہم کو دُعا کرنا چاہیئے ہم نہیں جانتے۔ مگر روح خود ایسی آہیں بھر بھر کر ہماری شفاعت کرتا ہے جن کا بیان نہیں ہو سکتا۔ اور دِلوں کا پرکھنے والا جانتا ہے کہ روح کی کیا نیت ہے۔ کیوں کہ وہ خدا کی مرضی کے موافق مقدسوں کی شفاعت کرتا ہے" (رومیوں 8 باب 26 تا 27 آیات)۔

اِنحصار کے ساتھ دُعا حقیقی دُعا ہے۔ ہمیں اِنحصار کرتے ہوئے دُعا کرنی چاہیئے نہ کہ خود مختار ہوتے ہوئے۔ حقیقی دُعا، دُعا گو اِنسان کو خود مختاری سے الگ کر دیتی ہے۔ حقیقی دُعا سننے، جواب دینے اور مہیا کرنے والے خدا کی مُنتظر رہتی ہے۔ یسوع مسیح آسمان پر اپنے فرزندوں کے لئے دُعا اور شفاعت کرنے والا سردار کاہن ہے۔ روح القدس اُن کے دِلوں میں دُعا کرنے اور شفاعت کرنے والی روح ہے۔ حقیقی دُعا ہم پر منحصر نہیں ہوتی۔

ایک مشہور کہانی اِس حقیقت کو اِنتہائی خوب صورت انداز میں بیان کرتی ہے۔ ایک بحری جہاز کا کپتان اپنے بیٹے کو جہاز چلانے کے لئے دِیا کرتا تھا۔ جب کپتان دیکھتا کہ وہ اپنے راستے سے پرے، کسی بڑے پتھر یا ریت کے بڑے ٹیلے کی طرف جا رہے ہیں تو وہ اپنے بیٹے کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھتا اور جہاز کو موڑ لیتا۔ لڑکا جہاز کو چلاتا تو تھا مگر حقیقت میں اُس کا باپ جہاز کو مناسب راستے پر رکھتا۔ یہ اُس لڑکے کی حماقت ہوتی اگر وہ کسی خطرناک راستے یا ٹیلے کو دیکھ کر پریشان ہو جاتا۔ اگر ہم ایسے لڑکے کو دیکھتے تو کہتے "پریشان مت ہو تُمہارا باپ

تُمہارے ساتھ ہے۔ وہ تُمہیں جہاز چلانے کے لئے اکیلا نہیں چھوڑے گا۔" اُس لڑکے کی پریشانی میں اضافہ ہو گا جب وہ جہاز چلاتے ہوئے یہ سوچے گا کہ سب کچھ اُسی پر منحصر ہے۔ جب ہم خود مختار ہو کر دُعا کرتے ہیں تو ہم بھی اپنی دُعائیہ زِندگی سے متعلق اِسی طرح آسانی سے یہ سوچتے ہوئے پریشانی کا شکار ہو سکتے ہیں کہ ہم خود قیادت کر رہے ہیں۔ جب ہم خود غرضی کے ریتلے ٹیلے، جنسی خواہشات کے بڑے پتھر، روحانی غرور کے تیز بہاؤ، بے لگام سوچوں کے ٹیلے اور اپنے سرکش دِلوں کے طوفان قریب آتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ہم خوف زدہ اور نااُمید ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ ہمیں اُن تمام رکاوٹوں کی طرف توجہ دینی اور اُن سے بچاؤ کے لئے دُعا کرنی چاہئے۔ لیکن جب ہم ناکام ہوتے ہیں تو ہمیں اپنے مستقبل کے بارے میں بالکل نااُمید نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی یہ سوچنا چاہئے کہ ہم اِن خطرناک مسائل سے کبھی نکل نہیں پائیں گے۔ خدا کے عزیز فرزندو! اِس خوف کے نیچے یہ بے اِیمان خیال موجود ہے کہ اگر ہم جہاز کو ٹھیک طرح سے نہیں چلائیں گے تو ہمارا آسمانی باپ جہاز کو تباہ ہونے دے گا اور ہمیں نکال پھینکے گا۔ ہم زِندگی میں پریشانی، احمقانہ طریقے سے اور خود مختاری سے بحری جہاز کو چلانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

ہم اکثر اوقات شاگردوں کی طرح ہوتے ہیں کہ جب وہ گلیل کی جھیل میں طوفان کے دوران کشتی میں موجود تھے۔ اُنہوں نے مل کر بہت کوشش کی کہ کشتی کو کنارے تک لے جائیں۔ لیکن وہ ناکام رہے۔ وہ اِنتہائی نادانی کا کام کر رہے تھے۔ وہ خوف زدہ اور پریشان ہوئے اور اپنے آپ کو بہت زیادہ تھکا لیا۔ حالاں کہ یسوع مسیح کشتی میں ہی سو رہے تھے۔ آخر کار اپنی سمجھ بوجھ کے ختم ہونے پر یہ جانتے ہوئے کہ اب وہ اپنی طاقت اور تجربہ سے کشتی کو باحفاظت کنارے تک نہیں لا سکتے تو اُنہوں نے مسیح کو پکارا۔ اور اُس کی مدد حاصل کرنے کے لئے درخواست کی۔ کیا اُن کے خوف اور پریشانی کا کوئی جواز بنتا تھا؟ مسیح کی قوت کے ایک لفظ کے ساتھ ہی طوفان ختم ہو گیا اور بڑا امن ہو گیا۔

قیادت میں موجود لڑکے کو جب ضرورت کااحساس ہو گا اور وہ اپنے باپ کو مدد کے لئے پکارے گا تو کیا اُس کا باپ اُس کو جواب نہیں دے گا؟ یقیناً دے گا۔ اُس کے باپ نے ضرورت محسوس کی اور بیٹے کے پکارنے سے پہلے ہی ردِ عمل ظاہر کیا۔ کیا باپ نے اپنے مضبوط اور تجربہ کار ہاتھ اپنے بیٹے کے کمزور اور ناتجربہ کار ہاتھوں پر نہیں رکھے تھے؟ کیا آپ کو لگتا ہے کہ خدا باپ اپنی روح کے ذریعے سے جسمانی باپ کی نسبت کم محبت کرنے والا، ضرورت کے وقت مدد کے لئے کم مستعد اور کشتی چلانے میں کم مدد کرے گا؟ گناہ آلودہ بے اعتقادی انتہائی احمقانہ ہے! اپنی ذات پر نہیں بلکہ خدا پر یقین، مسیحی اِیمان اور اپنی دُعائیہ زِندگی کے سکون، طاقت اور بھروسے کو تھامے رکھتا ہے۔ دُعا ہماری قابلیت پر منحصر نہیں ہے۔ دُعا کا اِنحصار ہمارے ہاتھوں کا ہمارے باپ کے ہاتھوں میں ہونا اور روح القدس کی قدرت اور اہلیت میں ہے۔ ہم اپنے معیار کے مطابق خود مختاری سے دُعا کرنے کے لئے نہیں بلائے گئے۔ اگر ہم سے ایسا کرنے کی توقع کی جاتی تو ہماری پریشانی، نااُمیدی کی وجہ بنتی تھی۔ لیکن خدا کے فضل سے دُعا کے لئے بلاوا یہ ہے کہ روح لقدس پر اِنحصار کرتے ہوئے دُعا کی جائے۔

باب نمبر 24

پوری نہ ہونے والی دُعا

"سو مَیں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے پار جانے دے کہ مَیں بھی اُس اچھے مُلک کو جو یردن کے پار ہے اور اُس خوشنما پہاڑ اور لبنان کو دیکھوں۔ لیکن خداوند تُمہارے سبب سے مجھ سے ناراض تھا اور اُس نے میری نہ سُنی۔ بلکہ خداوند نے مجھ سے کہا کہ بس کر! اِس مضمون پر مجھ سے پھر کبھی کچھ نہ کہنا۔ تو کوہِ پسگہ کی چوٹی پر چڑھ جا اور مغرب اور شمال اور جنوب اور مشرق کی طرف نظر دوڑا کر اُسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لے کیوں کہ تُو اُس یردن کے پار نہیں جانے پائے گا" (اِستثنا 3 باب 25 تا 27 آیات)۔

"اِس کے بارے میں مَیں نے تین بار خداوند سے اِلتماس کیا کہ یہ مجھ سے دور ہو جائے۔ مگر اُس نے مجھ سے کہا کہ میرا فضل تیرے لئے کافی ہے کیوں کہ میری قُدرت کمزوری میں پوری ہوتی ہے۔ پس مَیں بڑی خوشی سے اپنی کمزوری پر فخر کروں گا تاکہ مسیح کی قُدرت مجھ پر چھائی رہے" (2-کرنتھیوں 12 باب 8 تا 9 آیت)۔

موسیٰ کی دُعا جائز تھی۔ بنی اسرائیل کی چالیس سال آزمائشوں، مشکلات اور رکاوٹوں میں رہنمائی کرنے کے بعد اب وہ خدا کے وعدہ کی تکمیل میں شادمان ہونے کی خواہش کرتا ہے۔ اُس نے اب حقیقی طور پر ملکِ کنعان میں داخل ہونے اور اُسے دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ لیکن اُس کے غصہ اور بے اعتقادی میں پتھر کو دو مرتبہ لاٹھی مارنے کی وجہ

سے خدا نے اُس کی درخواست ردّ کر دی۔ اگر چہ خدا نے موسیٰ کو معاف کر دِیا لیکن خدا نے اُسے کہا "بس کر اِس مضمون پر مجھ سے پھر کبھی کچھ نہ کہنا۔"

پولُس رسول کی درخواست بھی جائز تھی۔ اُس کے بدن میں ایک کانٹا، معذوری یا رکاوٹ تھی۔ اور اُس نے خداوند سے اِس کانٹے کو نکالنے کی درخواست کی۔ شاید پولُس کا خیال تھا کہ اگر یہ کانٹا نکل جائے تو وہ زیادہ بہتر طور پر خدا کی خدمت کر سکتا ہے۔ لیکن خدا کا جواب تھا "میرا فضل تیرے لئے کافی ہے کیوں کہ میری قدرت کمزوری میں پوری ہوتی ہے۔" پولُس رسول کے معاملے میں ہم کسی ایسے گناہ کے بارے میں نہیں پڑھتے جس کی وجہ سے اُس کی درخواست کو خدا پورا نہ کرتا۔

یہ بائبلی مثالیں ہیں جن سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ کئی جائز دُعائیں، بجا درخواستیں اور مناسب مناجات بھی پوری نہیں ہو سکتیں۔ یہ ممکن ہے کہ اپنے گمراہ بیٹوں یا بیٹیوں، خدمت کے لئے زیادہ موثر نعمتوں یا کسی عزیز کی شفا کے لئے کی گئی درخواست پوری نہ ہو۔ یہ ممکن ہے جائز دُعاؤں کا جواب نہ ملے۔ اِس طرح کے تجربے مایوسی کے بادِل کی طرح ہماری روحانی زِندگی پر سایہ کئے رہ سکتے ہیں۔ ہر چیز مایوس کُن لگنے لگتی ہے۔ ہم افسُردہ ہو سکتے ہیں۔ اور اِس طرح کے غلط نتائج نکال سکتے ہیں کہ "میری تمام دُعائیں بے پھل ہیں" یا "مَیں خدا کا فرزند نہیں ہوں کیوں کہ میری دُعا کا جواب نہیں دِیا گیا۔" یہ دونوں نتائج غلط ہیں۔ یاد رکھیں کہ دُعائیں پوری نہ ہونے کے باوجود بھی موسیٰ اور پولُس خدا کے حقیقی فرزند تھے۔ اور خدا نے اُن کی بہت ساری درخواستوں کو پورا کیا۔

اگر ہماری دُعا اُن نتائج کو حاصل نہیں کرتی جو ہم چاہتے ہیں تو اِس کا مطلب یہ بالکل نہیں ہے کہ وہ بے پھل ہیں۔ پوری نہ ہونے والی دُعائیں ہماری درخواستوں سے کہیں زیادہ گہرا اور قیمتی نفع پیدا کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ پوری نہ ہونے والی دُعائیں ہمیں صبر اور قناعت، دست برداری اور خدا کے سامنے سر نگوں ہونا سیکھاتی ہیں۔ موسیٰ سر کشی سے کوہ

نبوہ پر نہیں چڑھا تھا۔ کہ وہ نااُمیدی سے اُس سر زمین کو دیکھے اور وہاں مایوسی میں وفات پائے۔ بلکہ موسیٰ کی خواہش کے مطابق پوری ہونے والی دُعا کی نسبت پوری نہ ہونے والی دُعا کے ردِ عمل سے خدا کے نام کو زیادہ جلال ملا تھا۔ پوری نہ ہونے والی دُعائیں روحانی ورزِشوں کا کردار ادا کر سکتی ہیں۔ اور پہلے سے زیادہ خدا پر اِنحصار پیدا کر سکتی ہیں۔ پولُس اعتراف کرتا ہے کہ "جب مَیں (اپنی ذات میں) کمزور ہوتا ہوں اُسی وقت (خداوند میں) زور آور ہوتا ہوں" (2-کرنتھیوں 12 باب 10 آیت)۔ اُس کے بدن میں جو بھی کانٹا تھا اُس نے پولُس رسول کو عاجز اور خدا پر اِنحصار کرنے والا رکھا۔ کیا آپ دیکھتے ہیں کہ خدا نے کیسے اُس کی درخواست قبول نہ کر کے پولُس رسول کو زیادہ بابرکت تجربے دیئے۔ خداوند پوری نہ ہونے والی دُعاؤں کو استعمال کر کے بہتر تکمیل، آرام اور خدا پر یقین پیدا کرتا ہے۔ "میرا فضل تیرے لئے کافی ہے۔" ایک دست کار زیادہ تعریف کے لائق ہو گا جب وہ ناقُص آلات لے کر شاہکار بنائے گا۔ پوری نہ ہونے والی دُعائیں ہمیں عاجزی اور اِنحصاری، اپنی ذات میں کم اور خدا کی ذات میں زیادہ یقین کرنے کا سبق سکھانے کا ذریعہ بن سکتی ہیں۔ پوری نہ ہونے والی دُعائیں اِنسان اور مادی چیزوں کی طرف ہماری کشش کو کمزور کر سکتی ہیں۔

کیا آپ دیکھتے ہیں کہ پوری نہ ہونے والی دُعائیں کس طرح تکمیل شدہ بابرکت مقاصد پیدا کر سکتی ہیں؟ اور کس طرح بے پھل دُعائیں باپھل مقصد پیدا کر سکتی ہیں؟ مسئلہ ہمارے دیکھنے کے انداز میں ہے۔ ہماری نظریں اکثر کم قیمتی اور عارضی نتائج پر ہوتی ہیں۔ خدا کی نظر ہم سے زیادہ گہری، اُس کا مقصد دائمی نتائج اور پھل ہیں۔ کوہ نبوہ پر موسیٰ کی دُعا اور آنکھیں جسمانی کنعان پر لگی ہوئی تھیں۔ جس سے خدا نے اِنکار کر دیا۔ مگر خدا اُسے آسمانی کنعان میں لے گیا۔ پولُس نے درخواست کی کہ اُس کا عارضی کانٹا جاتا رہے۔ لیکن خدا نے اُسے برداشت کرنے کی قوت بخشی اور آخر میں وہ خدا کے ابدی آرام میں پہنچ گیا۔ جہاں تمام تر کانٹے نکال دیئے جاتے ہیں۔

جب ہم پوری نہ ہونے والی دُعاؤں کی بات کرتے ہیں تو یاد رکھیں کہ خدا کا ''اِنکار '' اکثر گہری ''ہاں'' ہی ہے۔ ہم پوری نہ ہونے والی دُعا کو جواب نہ ملنے والی دُعا کہہ سکتے ہیں لیکن ممکن ہے کہ وہ زیادہ گہرا جواب ہمیں دے رہا ہو۔ خدا اپنے جلال اور ہماری حیرت کے لئے نہ پوری ہونے والی دُعا سے بہت کچھ کر سکتا ہے۔

باب نمبر 25

خواہش پر مبنی دُعا

"تُم مانگتے ہو اور پاتے نہیں اِس لئے کہ بُری نیت سے مانگتے ہو تاکہ اپنی عیش و عشرت میں خرچ کرو" (یعقوب 4 باب 3 آیت)۔

"تُم مانگتے ہو" کا مطلب ہے کہ "تُم دُعا کرتے ہو"۔ "بُری نیت سے مانگتے ہو" کا مطلب ہے "تُم نامناسب یا غلط طریقے سے دُعا کرتے ہو۔" تو تُمہیں کیوں نہیں ملتا؟ کیوں کہ تُم خود غرضی سے مانگتے ہو۔ تُم اپنی عیش و عشرت کے لئے مانگتے ہو۔ خواہش پر مبنی دُعا نامناسب دُعا ہے۔ اِس طرح کی دُعا ہم اپنی تکلیف کو دُور کرنے کی خواہش کو مطمئن کرنے، نیک نامی میں اضافہ کرنے اور مفادات کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسے ایک بچہ اپنے والدین سے کسی خاص خود غرضی کے کام کی اجازت چاہتا ہے لیکن جب والدین وہ کام کرنے سے منع کرتے ہیں تو وہ بچہ ناراض ہو سکتا ہے۔ اور سرکشی میں بڑبڑا یا رُوٹھ بھی سکتا ہے۔ کیا یہ بچہ واقعی کام کرنے کا پوچھ رہا تھا؟ ظاہری طور پر تو وہ اپنے والدین سے پوچھ ہی رہا تھا۔ لیکن دِل میں اُس نے اپنے والدین کو بتایا کہ اُس کا خود غرضانہ منصوبہ کیا ہونا چاہئے۔ لیکن چوں کہ معاملات اِس طرح نہیں ہوئے جس طرح بچہ چاہتا تھا یا جس طرح اُس کا منصوبہ تھا تو اِس وجہ سے وہ بہت افسردہ ہو گیا۔ بالکل ایسا ہی نامناسب دُعاؤں کی بابت ہے۔

آئیں ہم اِیمان داری سے اپنی دُعاؤں کو جانچیں۔ کتنی مرتبہ ہم ایک بِگڑے ہوئے بچے کی مانند دُعا کرتے ہیں۔ ہم پوچھ تو رہے ہوتے ہیں۔ مگر حقیقت میں ہم خدا کو بتا

رہے ہوتے ہیں کہ اُس کو کیا کرنا چاہیئے۔ جب ایک دِل خود غرضی سے بھرا ہوتا ہے تو وہ جو چاہتا ہے اُسی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اِس کے برعکس ایک دِل جو خدا اور دوسروں کے لئے محبت سے بھرا ہوتا ہے اپنے ذاتی مفادات کو قربان کرتا ہے اور دوسروں کی خدمت کرتا ہے۔ خواہشات کا پجاری چاہتا ہے کہ تمام آزمائشوں اور مشکلات سے کنارہ ہو جائے۔ لیکن خدمت کا متلاشی یہ فضل مانگتا ہے کہ وہ خدا کی خدمت کر سکے اور اُس کے نام کو عزت و جلال دے سکے۔ خود غرض بیماری کے علاج کا مطالبہ کرتی ہے، خدا کا طالب بیماری یا صحت میں صبر اور وفاداری کی دُعا مانگتا ہے تاکہ خدا کے نام کو عزت اور جلال دے سکے۔

خواہش پر مبنی اور بہترین دُعا میں اِس بات کا فرق موجود ہے کہ ایک فرد کے دِل میں کون بادشاہ کی مانند حکومت کر رہا ہے۔ دونوں میں سے صرف ایک ہی تخت پر موجود رہ سکتا ہے۔ یا تو میری مرضی پوری ہو یا پھر "تیری مرضی پوری ہو۔" جب خدا تخت نشین ہوتا ہے تو پھر اپنی ذات بے اختیار ہوتی ہے۔ مگر یاد رہے کہ اِس کے اُلٹ بھی ممکن ہے کہ جب اپنی ذات تخت نشین ہوتی ہے تو پھر خدا بے اختیار ہوتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ گناہ کتنا سرکش، بدصورت اور بھیانک چیز ہے۔ جب ہم خواہشات کے غلام ہو کر دُعا کرتے ہیں تو خدا کو بتا رہے ہوتے ہیں کہ درُست کیا ہے۔ ایک محدود، کمزور اور گناہ گار مخلوق کی جرأت کیسے ہوئی کہ وہ لامحدود، قادرِ مطلق اور قدوس خالق کو بتائے کہ کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہیں کرنا چاہیئے۔ خواہشات پر مبنی دُعا ہمارے اِس گناہ آلودہ توقع کو بھی ظاہر کرتی ہے کہ خدا وہی کرے گا جیسا ہم اُس کو بتائیں گے۔ خواہشات پر مبنی دُعا گناہ آلودہ دُعا ہے۔ اور یہ سب سے زیادہ نامناسب دُعا ہے۔ اگر ایک پرائمری کلاس کا بچہ اپنے اُستاد کو بتائے کہ اُسے کیا کرنا چاہیئے اور یہ بھی کہ وہ کب، کہاں اور کیسے اِن کاموں کی تکمیل چاہتا ہے تو آپ کیا سوچیں گے؟ کیا آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایسی دُعا قادرِ مطلق کے کانوں کے لئے کتنی گستاخ اور سرکش ہے؟

"تُم مانگتے ہو اور پاتے نہیں اِس لئے کہ بُری نیت سے مانگتے ہو تا کہ اپنی عیش و عشرت میں خرچ کرو۔" روحانی سچائی کی اِس بابرکت متناقض خصوصیت کا ذرامشاہدہ کریں جو یہ ہے کہ ہم تب فتح یاب ہوتے ہیں جب ہم شکست قبول کرتے ہیں۔ "بلکہ تُم پہلے اُس کی بادشاہی اور اُس کی راست بازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تُم کو مل جائیں گی"(متی 6باب 33آیت)۔ جب ہم سب کے خادِم بنتے ہیں تب ہی ہم آسمان کی بادشاہی میں سب سے اونچا مقام حاصل کرتے ہیں۔ ہم بہت کچھ تب حاصل کرتے ہیں جب ہم بہت کچھ بانٹ دیتے ہیں۔ 37زبور3 تا5 آیات "خداوند پر توکل کر اور نیکی کر ملک میں آباد رہ اور اُس کی وفاداری سے پرورش پا۔ خداوند میں مسرور رہ اور وہ تیرے دِل کی مرادیں پوری کرے گا۔ اپنی راہ خداوند پر چھوڑ دے اور اُس پر توکل کر وہی سب کچھ کرے گا۔"

آج صبح آپ نے کس رُوح سے دُعا کی؟ کیا آپ نے یہ دُعا کی کہ "اے خدا کامیاب ہونے میں میری مدد کر، مجھے عزت بخش، جو کچھ مَیں کروں اُس کو درُست بنا، اے خداوند! میرے لئے 'ایسا کر دے' اور ویسا' ہونے سے بچا"؟ یا آپ نے یہ دُعا کی کہ "اے خداوند! مجھے استعمال کر، دوسروں کی خدمت کرنے میں میری مدد کر اور اے خداوند! جہاں کہیں تو میری رہنمائی کرے میری مدد کر تا کہ مَیں تیری خدمت اور تیرے نام کو جلال دے سکوں"؟

نامناسب دُعا گتسمنی باغ میں مسیح کی دُعا کا پہلا حصہ ہی استعمال میں لاتی ہے "اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے" لیکن مناسب دُعا مسیح کی دُعا کے دوسرے حصے کو بھی اپنی دُعا میں شامل کرتی ہے۔ "تو بھی میری نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو"(متی 26باب 39آیت)۔ خداوند یسوع اپنے بچوں کو اپنے سے زیادہ مشکلات، دُکھ اور ایذا رسانیاں برداشت کرنے کا نہیں کہتا۔ یہاں پر وہ اپنی خودی سے انکار کرنے اور خدا باپ کے نام کو عزت اور جلال دینے کی مثال قائم کرتا ہے۔

کیا آپ نے اپنی پرانی فطرت کے خلاف اور خدا کے لئے دُعا کرنا سیکھا ہے؟ مناسب دُعا میں روحانی جنگ ایک حقیقت ہے۔ نئی فطرت پرانی فطرت کے خلاف دُعا کرتی اور اُس پر غالب آنے کے لئے جدوجہد کرتی ہے۔ حقیقی دُعا خدا اور اِنسان کو اُن کے درُست مقام پر رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔ کہ خدا تخت نشین اور ہماری خودی اُس کی خادم رہے۔ نامناسب دُعا بُری نیت اور لالچ سے مانگتی ہے۔ ایسی دُعا خودی کو تخت نشین کرتی اور خدا کو بطورِ خادِم جانتی ہے۔ کیا آپ نامناسب طور پر دُعا کرنے کی بجائے مناسب طور پر دُعا کرنے اور لالچ کی بجائے محبت سے دُعا مانگنے کی روحانی جنگ سے تجرباتی طور پر آگاہ ہیں؟

باب نمبر 26

کُھلے دِل اور بلا استحقاق دُعا کریں

"بیٹے نے اُس سے کہا اے باپ! مَیں آسمان کا اور تیری نظر میں گناہ گار ہوا۔ اب اِس لائق نہیں رہا کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں" (لوقا 15 باب 21 آیت)۔

یہ آیت دُعا سے متعلق بہت مشکل اسباق میں سے ایک سبق ہمیں سیکھاتی ہے جو یہ ہے کہ غیر مستحق درخواست گزار کے طور پر گناہوں پر پشیمان اور کُھلے دِل سے دُعا کرنا۔ یہ عنصر تعین کرتا ہے کہ آیا دُعا پریشانی بڑھاتی ہے یا اُس سے آزاد کرتی ہے، آیا آپ بے سکون رہتے ہیں یا پُر سکون آرام حاصل کرتے ہیں۔ دو دوستوں کے بارے میں سوچیں جو ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں اُن کا آپس میں گزارا ہوا وقت آخر کیوں آرام دہ اور پُر سکون ہو گا؟ کیوں کہ وہ آپس میں تمام چیزوں کے بارے میں کھلے دِل سے گفتگو کرتے ہیں، وہ اِیمان داری سے اپنی ناکامیوں کا اقرار کرتے ہیں، اپنی کوتاہیوں کے بارے میں بات چیت کرتے ہیں اور اپنی مایوسی کو ایک دوسرے کے سامنے ظاہر کر دیتے ہیں۔ اُنہیں اپنی بات ایک دوسرے کے سامنے ثابت نہیں کرنا پڑتی۔ وہ دونوں ایک دوسرے کی دوستی پہ پورا بھروسا کرتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے پر یقین کرتے ہیں۔ اِس کے بر عکس خیال کریں کہ آپ ایک ایسے شخص کے ساتھ شام گزار رہے ہیں جو لگاتار آپ میں سے نقص نکالتا رہے، ایک ایسا شخص جس کے سامنے آپ کو اپنی ہر بات کی دلیل دینی پڑے، جس کے معیار پر آپ کو پورا

اُترنا پڑے۔ کیا ایسے شخص کے ساتھ آپ کا وقت آرام دہ اور پُرسکون ہو گا یا پھر جفاکش اور تھکا دینے والا؟

شخصی دُعا خدا کے ساتھ ذاتی طور پر وقت گزارنا ہے۔ کیا آپ کی دُعا کے اوقات آپ کی تھکاوٹ کو بڑھاتے یا کم کرتے ہیں؟ کیا اشتعال اِنگیز ہیں یا پُرسکون ہیں؟ کیا وہ ذہنی دباؤ پیدا کرتے ہیں یا آرام؟ جب دُعا دباؤ پیدا کرے تو اِس کی وجہ یہ ہے کہ ہم خدا پر اور اُس کے مفت فضل پر مکمل یقین نہیں کرتے۔ ہم ایسے محسوس کرتے ہیں کہ جیسے ہمیں اپنا آپ اُس کے سامنے ثابت کرنے کی ضرورت ہے۔ آدم اور حوا کی طرح ہم بھی اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لئے "اِنجیر کے پتے" سِینے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم گناہوں پر پشیمان اور کھلے دِل سے خدا سے دُعا نہیں کرتے۔ ہم ایک غیر مستحق شخص کی مانند بھی دُعا نہیں کرتے۔ ہم اپنی قابلیت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم حقیقی راست بازی، مناسب احساسات، باقاعدہ جذبات، حقیقی آنسو اور دِلی ندامت جیسی خصوصیات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جتنا ہم اپنی ذات اور اپنے احساسات پر نگاہ کریں گے اتنا ہی ہم پر دباؤ بڑھتا جائے گا۔ اپنی ذات کی اہمیت جتنی بڑھتی جائے گی اُتنی ہی خدا کی اہمیت ہماری زِندگی میں کم ہوتی جائے گی۔ ہماری دُعا میں "وہ" کی بجائے جتنی "مَیں" آتی جائے گی اُتنی ہی زیادہ خداوند پر مثبت اثر ڈالنے کی روحانی مشقت بڑھتی جائے گی۔

اِس بارے میں ذرا خیال کریں ہم ایسا تب کرتے ہیں جب ہم کسی اجنبی سے بات کرتے ہیں۔ کسی ایسے شخص کے ساتھ جس کو ہم جانتے نہیں یا جس پر ہم یقین نہیں کرتے۔ لیکن جب ہم کسی دوست سے گفتگو کرتے ہیں ہمیں اُس دوست کو متاثر کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایسا ہی ہے نا؟ ہم کھلے دِل اور بھروسا کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں۔ کیا آپ خدا سے کھلے دِل سے دُعا کرتے ہیں؟ کیا آپ خداوند کے سامنے اپنے گناہوں اور عدم استحقاق کا اقرار کرتے ہیں؟ کیا آپ اپنی تمام تر مشکلات کا بوجھ اُس کے سامنے رکھتے ہیں؟ کیا آپ اُس

کی حضوری میں اپنی روحانی حالت کو مکمل طور پر عیاں کرتے ہیں یا آپ ابھی بھی اپنے، ''انجیر سے بنائے ہوئے کپڑوں'' کے پیچھے چھپے ہوئے ہیں۔

پردہ داری پریشانی کو جنم دیتی ہے مگر کھلے دِل سے اعتراف سکون کو بڑھاتا ہے۔ خدا کے دِل کے قریب کتنا آرام ملتا ہے جب ہم دُعا میں اپنی ناکامیوں کا اعتراف کرتے ہیں (اور چھپاتے نہیں) اپنی مشکلات کا بیان کرتے ہیں اور (پردہ میں نہیں رکھتے) اور اپنے دِلوں کو اُس کی حضوری میں کھولتے ہیں (اور بند نہیں کرتے) تب ہم خدا میں حقیقی آرام کو حاصل کرتے ہیں۔ اِن حالات میں ہم تجربہ کرتے ہیں کہ خدا سب دوستوں سے بڑا دوست ہے۔ اُس کا دِل رحیم محبت کا ایسا سمندر ہم پر عیاں کرتا ہے جس کی کوئی حد نہیں ہے۔ مُسرف بیٹے نے کیسا خوب صورت آرام حاصل کیا جب اُس نے سب کچھ اپنے باپ کے سامنے قبول کیا! کیسا خوب صورت سکون اُس نے حاصل کیا جب اُس نے اپنے باپ کے رحیم پیار میں آرام پایا! اور کب یوسف کے بھائیوں نے یوسف کے رحیم دِل کی گہری محبت کا تجربہ کیا؟ کیا تب جب اُنہوں نے اِس کو قائل کرنے کی کوشش کی کہ وہ سچے اور اِیمان دار مرد تھے؟ یا پھر تب جب اُنہوں نے اُس کے سامنے اپنے گناہوں اور عدم استحقاق کو قبول کیا؟ اپنی دُعائیہ زِندگی میں ہم بھی اپنی کوششوں کی وجہ سے اپنے آپ کو اُس کے سامنے کھلے دِل سے عیاں کرنے کی بجائے چھپانے کے باعث بڑے یوسف (مسیح) کی برکت اور معاف کرنے والے فضل کو گنوا سکتے ہیں۔

کیا آپ خدا پر یقین کرتے ہیں؟ کیا آپ کھُلے دِل سے ایک غیر مستحق شخص کی مانند اپنے گناہوں پر پشیمان ہو کر دُعا کرتے ہیں؟ آپ جتنا اِس طرح سے دُعا کریں گے اُتنا ہی آپ دُعا کے سکون اور خوشی کا تجربہ کریں گے۔ اور اُتنا ہی آپ اُس کے بیٹے خداوند یسوع المسیح میں خدا کے دِل اور اُس کے مفت اور الٰہی فضل سے بھرے دِل کے قریب ہوتے جائیں گے۔ کھلے دِل اور غیر مستحق بن کر دُعا کرنے کے لئے فضل کو تلاش کریں۔

باب نمبر 27

گناہوں کے خلاف دُعا کریں

''اور ہمیں آزمائش میں نہ لا بلکہ بُرائی سے بچا'' (متی 6 باب 13 آیت)۔

کیا آپ اپنی زِندگی میں موجود گناہوں کے خلاف دُعا کر رہے ہیں؟ کیا آپ گناہ سے خوف زدہ ہوتے ہیں؟ کیا آپ آزمائش کے خلاف لڑنے کے لئے تیار ہیں یا پھر آپ گناہ کی محبت میں گرفتار ہیں؟ ہم سب میں کوئی نہ کوئی گناہ موجود ہے۔ یہی ایسے گناہ ہیں جن کی ہمارے دِل پر مضبوط پکڑ اور اثر ہوتا ہے۔ یہ ایسے گناہ ہیں جو ہمیں آسانی سے اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ یا پھر یہ ایسے گناہ ہوتے ہیں جن میں ہم خود ہی گر پڑتے ہیں۔ یہ گناہ فوراً، بہت بڑی اور بار بار ہماری آزمائش کا سبب بنتے ہیں۔ کسی شخص کا گناہ لالچ بھی ہو سکتا ہے۔ مثلاً، کسی دوسرے کی چیز یا پیسے کا لالچ کرنا۔ گناہ اپنے کام میں حاصل کردہ کامیابیوں پر غرور یا اپنی ظاہری صورت پر غرور بھی ہو سکتا ہے۔ گناہ حاصل شدہ کامیابیوں یا قابلیتوں کی وجہ سے بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ گناہ تفریحی بھی ہو سکتے ہیں مثلاً، پیشہ وارانہ کھیل، یہ تشدد آمیز یا جنسی گناہ بھی ہو سکتے ہیں۔ مختصراً، گناہ جسم کی خواہش، آنکھوں کی خواہش اور زِندگی کی شیخی کو ظاہر کرتا ہے۔

ہم سب جس سنجیدہ سوال کا سامنا کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ کیا آپ اور مَیں اپنے گناہوں کے خلاف دُعا کرتے ہیں یا اُن کا ذکر کئے بغیر آگے نکل جاتے ہیں؟ کیا ہم اِس عملی

گناہ سے بچنے کی کوشش کر رہے ہیں یا اُس کی پرورش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ یہ دونوں باتیں عموماً، اکٹھے عمل میں آتی ہیں مثلاً، کسی شخص کا گناہ شراب نوشی ہو سکتا ہے جتنا کوئی شخص اُس گناہ کے خلاف دُعا کرے گا اتنی ہی زیادہ اُس کو کوشش کرنا پڑے گی کہ وہ ایسی صحبت اور جگہوں سے کنارہ کرے جہاں ممکن ہے کہ وہ آزمایا جا سکتا ہے۔ اگر آپ کا گناہ مادی چیزوں کا لالچ کرنا ہے تو آپ جتنی سنجیدگی سے اِس گناہ کے خلاف دُعا کریں گے اتنی ہی زیادہ آپ کو کوشش کرنا پڑے گی کہ جو خدا نے آپ کو حصہ دِیا ہے اُس پر مطمئن رہیں اور ایسی صحبت اور اُن جگہوں سے کنارہ کریں جو ایسی خواہشات کو جنم دیتی ہیں۔ اگر آپ کا گناہ جنسی خیالات ہیں تو آپ اُس کے خلاف جتنی دُعا کریں گے اتنی ہی آپ کو جدوجہد کرنا پڑے گی کہ آپ ایسی صحبت، جگہوں اور میڈیا سے کنارہ کریں جو اِس گناہ کی پرورش کر سکتے ہیں۔ اپنی دُعا اور کوشش دونوں کو ہمیشہ اکٹھے عمل میں لائیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ اپنی ذات، اپنی پرانی فطرت کی خواہشات کے خلاف دُعا کرنے کا مطلب کیا ہے؟ کیا آپ اپنے گناہ کی پرورش کرتے ہیں یا اُس کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ کیا آپ گناہ پر غالب آنے کے لئے دُعاؤں اور زِندگی کی جدوجہد کے بارے میں کچھ جانتے ہیں؟ کچھ اقراری مسیحی بہت فخر اور فاتحانہ انداز میں تمام گناہوں کے خلاف اپنی فتح کے بارے میں بتاتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ خود فریبی ہے۔ اگر کوئی سپاہی یہ غرور کرے کہ وہ ہمیشہ ہی فاتح رہا ہے تو یہ اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اُس نے بہت زیادہ جنگیں نہیں لڑیں۔ بعض اوقات اِنتہائی رسوا کُن شکست سے اِنتہائی نفع بخش سبق سیکھنے کو ملتے ہیں۔ ہمیں ضرور سیکھنا ہے کہ گناہ کے خلاف جنگ میں ہمیں اپنی طاقت اور بہادری پر بھروسا نہیں کرنا۔ ہمیں اُس جنگ میں یسوع مسیح کی ضرورت ہے۔ ہمیں اپنی پرانی فطرت کے خلاف دُعا کرنے کی ضرورت ہے۔ پرانی فطرت کے خلاف جنگ میں نئی فطرت کو مدد کے لئے پکارنے کی ضرورت ہے۔

پولُس اِس شدید ذاتی جنگ کا ذکر رومیوں 7 باب 21 تا 24 آیات میں ظاہر کرتا ہے "غرض مَیں ایسی شریعت پاتا ہوں کہ جب نیکی کا اِرادہ کرتا ہوں تو بدی میرے پاس آموجود ہوتی ہے۔ کیوں کہ باطنی اِنسانیت کی رُو سے تو مَیں خدا کی شریعت کو بہت پسند کرتا ہوں۔ مگر مجھے اپنے اعضا میں ایک اور طرح کی شریعت نظر آتی ہے۔ جو میری عقل کی شریعت سے لڑ کر مجھے اِس گناہ کی شریعت کی قید میں لے آتی ہے جو میرے اعضا میں موجود ہے۔ ہائے مَیں کیسا کم بخت آدمی ہوں! اِس موت کے بدن سے مجھے کون چھڑائے گا؟" ہر وہ شخص جو گناہ آلودہ فطرت کے خلاف جنگ لڑتا اور دُعا کرتا ہے وہ شکست کھائے گا مگر خدا کے فضل سے وہ آخر میں جنگ جیت جائے گا۔ ایسے تمام سپاہی جو دُعا اور عملی زِندگی میں جدوجہد کر رہے ہیں وہ اپنے خداوند اور نجات دہندہ کپتان مسیح یسوع میں فتح یاب ہوں گے۔ اِس وجہ سے پولُس یہ نتیجہ نکال سکا "اپنے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے خدا کا شُکر کرتا ہوں" (رومیوں 7 باب 25 آیت)۔ اُس کو یقین تھا کہ وہ آخر کار مسیح میں جنگ جیت جائے گا۔ اِس لئے لڑتے رہیں، دُعا کرتے رہیں، پوشیدہ گناہوں کے خلاف دُعا کرتے رہیں۔

باب نمبر28

قناعت کے لئے دُعا کریں

''اے چھوٹے گلے نہ ڈر، کیوں کہ تُمہارے باپ کو پسند آیا کہ تُمہیں بادشاہی دے''
(لوقا12 باب 32 آیت)۔

''کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تُمہاری درخواستیں دُعا اور مِنت کے وسیلے سے شُکر گزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں۔ تو خدا کا اطیمنان جو سمجھ سے بالکل باہر ہے تُمہارے دِلوں اور خیالوں کو مسیح یسوع میں محفوظ رکھے گا'' (فلپیوں 4باب 6تا7 آیات)۔

قناعت کا بائبلی مطلب یہ ہے کہ اپنی ملکیت، حاصل کردہ چیزوں اور تعلقات سے بہت زیادہ مطمئن ہونا۔ بائبلی قناعت اِنسانی قناعت نہیں بلکہ الہٰی ہے۔ کیوں کہ اِس کا منبع خدا کے وعدوں پر اِیمان ہے۔ بائبلی قناعت حاصل کرنا نہ ہی آسان ہے اور نہ اُس کے لئے کوئی مختصر راستہ ہے۔ بلکہ دوسری الہٰی برکات کی طرح ہمیں اُس کو مستحکم اور غیر متزلزل دُعاؤں کے ذریعے سے روح اور فضل سے حاصل کرنا پڑتا ہے (یعقوب 1 باب 6 آیت)۔ دُعا کے ذریعے سے قناعت کے بہت زیادہ روحانی فوائد ہیں۔ شاید سب سے بڑا اِنعام یہ ہے کہ ہمیں اِطمینان کا تجربہ ہوتا ہے۔ ایسا اِطمینان جو ہر قسم کی فطری سمجھ سے آگے ہے۔

پہلی حوصلہ افزائی جو ہمیں اطمینان سے ملتی ہے وہ بادشاہی کا وعدہ ہے۔ لوقا کی اِنجیل کے بارہویں باب میں خداوند یسوع مسیح نے اپنے لوگوں کو یہ بتا کر کہ اُن کا باپ اُن کو ایک بادشاہی دینے کو ہے اُن کے خوف کو دور کرنے میں بہت خوشی محسوس کی۔ خوراک اور

لباس کبھی خراب نہ ہونے والے آسمانی خزانے کے مقابلے میں بہت معمولی ہیں (لوقا 12 باب 22 آیت)۔ اُس بادشاہی کو حاصل کرنے کا راستہ فکر اور غم نہیں ہے۔ ہم اُسے صرف دُعائیہ قناعت اور خداوند پر اِنحصار کرنے کے ذریعے سے پاسکتے ہیں۔ دُعا کے ذریعے سے قناعت حاصل کرنے میں اِیمان داروں کے لئے دوسری حوصلہ افزائی روحانی اطمینان اور تسلی ہے جو اُن کو اِس زندگی میں ملتا ہے۔ دسواں حکم کہتا ہے "تو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا" (خروج 20 باب 17 آیت)۔ لالچ جھگڑا پیدا کرتا ہے اور خدا سے گناہ آلودہ مطالبے کرتا ہے (78 زبور 18 اور 19 آیات؛ گلتیوں 5 باب 21 آیت؛ رومیوں 14 باب 17 آیت)۔ "ہاں دِین داری قناعت کے ساتھ بڑے نفع کا ذریعہ ہے" (1- تیمتھیس 6 باب 6 آیت)۔ الٰہی قناعت ہماری آنکھوں کو دُنیا کے مال سے اُٹھا کر حقیقی سچائی اور تکمیل کے منبع پر لگا دیتی ہے۔ اِس کا مطلب یہ نہیں کہ ہماری تمام شخصی ضروریات پوری ہو جائیں گی اور نہ ہی یہ ہمیں اِنسانی عیش کی بلندیوں پر لے جائے گی۔ قناعت کا راز جو پولُس بتاتا ہے وہ یہ ہے کہ اِیمان دار کو چھوٹے بڑی، کمی بیشی، بیماری اور صحت کے ذریعے سے فضل کے پاس لے جاتی ہے۔ بائبلی قناعت یہ دعویٰ کرتی ہے "جو مجھے طاقت بخشتا ہے اُس میں مَیں سب کچھ کر سکتا ہوں" (فلپیوں 4 باب 13 آیت)۔ اِس طرح کی قناعت کو ہم صرف دُعا اور فضل کے لئے خدا کا اِنتظار کر کے ہی پہچان سکتے ہیں۔

الٰہی قناعت حاصل کرنے میں بہت ساری رکاوٹیں ہیں۔ پہلی رکاوٹ خدا کی شریعت کے ساتھ ہمارا منفی رویہ ہے۔ روح القدس سے ہمیں گناہ کا شعور ملتا ہے جو ہمیں شریعت کے وسیلے سے مجرم ٹھہراتا ہے اور حکم کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے گناہ ہماری اور خدا کی رفاقت میں خلل پیدا کرتا ہے (رومیوں 3 باب 20 آیت؛ 7 باب 7 تا 9 آیات)۔ ہم گناہ گاروں کے لئے ایک ہی اُمید ہے کہ ہم اپنے آپ کو صلیب کے نیچے لے آئیں اور معافی کے

لئے درخواست کریں۔ پھر تقدیس کے عمل کے ذریعے سے ہم فضل کے تخت کے پاس آ کر قناعت پسند دِل کے لئے درخواست کریں۔

الٰہی قناعت حاصل کرنے میں دوسری رکاوٹ ہمارے اندر صبر کا نہ ہونا ہے۔ کلام میں لکھا ہے کہ مصیبت سے صبر پیدا ہوتا ہے (رومیوں 5 باب 3 آیت)۔ صبر اور قناعت جن کے لئے کافی برداشت اور پختگی کی ضرورت ہوتی ہے اُن کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ کیوں کہ ہم اُن میں سے نہیں ہیں جو پیچھے ہٹتے ہیں بلکہ اپنے پیشواؤں کی طرح ہیں جو اِیمان میں ثابت قدم رہتے ہیں۔ ہمیں یقین ہے مسیح نے جو کام ہم میں شروع کیا ہے وہ اُسے پورا بھی کرے گا۔ 138 زبور 8 آیت میں لکھا ہے "خداوند میرے لئے سب کچھ کرے گا۔ اے خداوند تیری شفقت ابدی ہے۔ اپنی دست کاری کو ترک نہ کر۔" (عبرانیوں 6 باب 12 آیت؛ 10 باب 39 آیت؛ فلپیوں 1 باب 6 آیت)۔

بائبلی قناعت برگشتہ اِنسان میں فطری طور پر نہیں آتی۔ قناعت اُس کے فضل کا خاص تحفہ ہے جس کے لئے اِیمان دار کو اپنی شخصی دُعاؤں میں کوشش کرنی چاہیئے۔ قناعت ہمارے اِیمان اور اِیمان کی خوشی کو بڑھاتی ہے۔ یہ اُن پر بھی اثرانداز ہوتی ہے جن کو خدا نے ہماری زِندگی کے راستے میں رکھا ہے۔ روح القدس کے فضل کی تلاش کریں تاکہ آپ قناعت کے ساتھ دُعا کر سکیں۔

باب نمبر29

کلام کے ساتھ دُعا کریں

"لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تُمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ مَیں نے تُم سے کہا ہے وہ سب تُمہیں یاد دِلائے گا"(یوحنا 14باب26آیت)۔

مستحکم دُعائیہ زِندگی کے لئے کلام بہت مددگار ہے۔ مسیح کے ساتھ ہمارے سفر کے آغاز سے لے کر آخری دم تک کلام کے وسیلے سے روح القدس علم اور سچائی میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اِس سوچ کی آزمائش میں پڑ سکتے ہیں کہ دُعائیہ زِندگی اور خدا کے ساتھ بات چیت کے مقابلے میں کلام کے علم کی حیثیت دوسرے درجے کی ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ نوشتے پرانے دور میں لکھے گئے اور یہ آج کی ٹیکنالوجی کے لحاظ سے ماڈرن ثقافت کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتے۔ کچھ اور لوگوں کا خیال ہے کہ کلامِ مقدس کو پڑھنا محض ایک علمی مشق ہے یہ کوئی دُعائیہ سفر نہیں ہے۔ لیکن کلام دُعائیہ روح کو مضبوط کرتا ہے۔ 119زبور108 آیت میں لکھا ہے "اے خداوند! میرے منہ سے رضا کی قربانیاں قبول فرما اور مجھے اپنے احکام کی تعلیم دے۔" تفسیر کا کوئی نظریہ نہیں کہتا کہ روح ہماری پوری سچائی تک رہنمائی نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی کوئی ایسا دور گزرا ہے جب خدا کے لوگوں نے نجات بخش اِیمان کے لئے روح پہ اِنحصار نہ کیا ہو۔

خدا نے سارا کلام اِلہام سے دِیا۔ کلام کس طرح ہمیں دُعا کرنا سیکھاتا ہے؟ ہم کس طرح کلام کے وعدوں کے مطابق دُعا کر سکتے ہیں؟ اِس کا کیا مطلب ہے کہ کلام کے وعدوں کے ساتھ دُعا کرنا؟ یہ سوال ہمیں اور زیادہ روح القدس پہ اِنحصار کرنے اور زِندگی بھر کلام کے وعدوں کے مطابق دُعا کرنے کے نمونے اور کلام کی سچائیوں کی طرف لے جاتے ہیں۔

جب شاگردوں نے یسوع مسیح سے پوچھا کہ اُنہیں کس طرح دُعا کرنی چاہئے تو اُس نے اُنہیں ایک دُعا سیکھائی جو تعظیم اور اِنحصار کا نمونہ تھی (متی 6 باب 9 تا 13 آیات)۔ خداوند کی دُعا کا لب لباب "تیری بادشاہی آئے" ہمیں یہ یاد دِلاتا ہے کہ ہم مادی کامیابی کی دُعا نہیں کرتے۔ اِس کے برعکس زِندگی میں بہت بنیادی چیزوں کے لئے خدا پر اِنحصار کرنے کی بات ہے۔ خداوند کی دُعا ہمیں یاد دِلاتی ہے کہ خدا کا ہمارے گناہوں کو معاف کرنا، اور ہمارا دوسروں کو معاف کرنا روز مرہ مسیحی زِندگی کے لئے ایسے ہی ضروری ہے جیسے روٹی اور کپڑا (متی 6 باب 14 آیت؛ کلسیوں 1 باب 9 تا 10 آیات؛ 1- تھسلنیکیوں 1 باب 2 تا 5 آیات)۔ پولُس اِس کی بابت پُر اعتماد تھا کہ غلط محرکات کی بنا پر جھوٹے اُستادوں کی مخالفت کچھ نہیں کر سکتی۔ وہ خدا کے لوگوں کا کوئی نقصان نہیں کر سکتے۔ پولُس کا بھروسا اُس کی اُس دُعا کا نتیجہ تھا کہ خداوند اپنے لوگوں کی تمام حکمت اور سمجھ کی طرف رہنمائی کرے۔ زبور کی کتاب دُعاؤں کی کتاب بھی ہے۔ مزامیر کی زیادہ تر تعداد گیتوں کی صورت میں دُعائیں ہیں۔ مزامیر کو گانا، پڑھنا اور یاد کرنا ہماری دُعائیہ زِندگی کو بہترین بنا سکتا ہے۔ حکمت نوشتوں کے علاوہ اِتنی سادہ اور خالص اور کہاں ہو گی؟ کلام اِس بات کا وعدہ کرتا ہے کہ ہر اِیمان دار، خاص کر جس میں حکمت کی کمی ہو خدا سے مانگے تو "اُس کو دی جائے گی" (یعقوب 1 باب 5 آیت)۔ ہم پولُس سے بھی کلام کی روشنی میں دُعا کرنا سیکھتے ہیں۔

دُعا کی بابت بہت ساری نصیحتوں کے باوجود بھی ممکن ہے کہ ہم دُعائیہ زِندگی میں دِل برداشتہ ہو جائیں۔ ہو سکتا ہے آپ کو دُعا کرنے کی خواہش میں کمی محسوس ہو۔ ہو سکتا ہے

جب آپ بے دینوں کی سرفرازی دیکھیں تو آپ اِس احساس سے متاثر ہوں کہ آپ فضول دُعائیں کر رہے ہیں۔ شروع سے آخر تک کلامِ مقدس اِس مسئلہ کی بابت بات کرتا اور اِس کا ایک ہی حل بیان کرتا ہے۔ ہاں! گناہ کے فطری نتائج ہوتے ہیں جو دردناک سبق سکھاتے ہیں۔ ''جو آپ بوئے گے وہی کاٹے گے۔'' لیکن اکیلی فطرت دُعا کی حوصلہ شکنی کے لئے کچھ نہیں کرتی، یہ ہمارے فہم و فراست پر دُعائیہ روح کو اِس طرح عیاں نہیں کر سکتی جس طرح کلام کرتا ہے۔ پرانے عہد نامہ میں سے چند مثالوں پر غور کریں۔ کیا آپ کو بے اِنصافی سے جائیداد، کاروبار یا دولت کی بربادی کا تجربہ ہوا ہے؟ زبور 37 بتاتا ہے کہ آپ خدا پر بھروسا رکھیں اور صبر سے اُس کی نجات کا اِنتظار کریں۔ لیکن کلام یہ بھی بتاتا اور آپ کو گرما دیتا ہے کہ دُعا صرف مصیبت کے وقت کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ ایوب اِس بات سے بخوبی واقف تھا کہ خدا رہائی کے لئے بے دِین کی دُعا نہیں سُنتا، کیوں کہ وہ یکسر دُعا کو نظر انداز کر دیتا ہے (ایوب 27 باب 10 آیت)۔

صدیوں بعد زبور نویس آسف نے یہی نتیجہ اخذ کیا (73 زبور 27 آیت)۔ شریروں کی خوش حالی اور آسائشوں پر غور و خوض کرتے ہوئے زبور نویس تقریباً، کلام سے ہٹ کر دُعا کی طرف رجوع کرتا ہے۔ لیکن جب وہ مقدِس میں جا کر خدا سے ہم کلام ہوتا ہے تو آسف خدا کے رحم کا تجربہ کرتا ہے۔ تو اُس نے خدا کے لئے پرانے عہد نامے میں پائے جانے والے الفاظ میں سب سے زیادہ پیارے الفاظ کہے۔ '' آسمان پر تیرے سوا میرا کون ہے؟ اور زمین پر تیرے سوا مَیں کسی کا مشتاق نہیں'' (73 زبور 25 آیت)۔ اگر کلام کو پڑھنا صرف ایک تدریسی عمل تھا تو زبور نویس کے الفاظ صرف ایک اچھی شاعری کے سوا اور کچھ نہ ہوتے۔ لیکن چوں کہ مزامیر خدا کی اِلہامی سچائی ہے اِس لئے یہ اِس عظیم پہچان کی بات کرتے ہیں جو اِیمان دار کی دُعائیہ زِندگی میں آتی ہے۔ کہ خدا سب کچھ ہے۔ پولُس اِس عظیم سچائی کو بیان کرتا ہے جب وہ کہتا ہے کہ کوئی چیز ہمیں خدا کی محبت سے جدا نہیں کر

سکتی(رومیوں 8 باب 26 اور 31 آیات)۔ کوئی شک نہیں کہ جب مسیح نے اُنہیں خداوند کی دُعا سیکھائی تو شاگردوں نے بھی اُس سچائی کی قوت کو محسوس کیا۔

کیا آپ کو ہدایات کی ضرورت ہے کہ کس طرح دُعا کرنی چاہیئے؟ دُعا جاری رکھنے کے لئے حوصلہ افزائی چاہیئے؟ دُعا میں رہنمائی چاہیئے؟ کیا دُعا کرنی چاہیئے؟ کیا آپ کو اپنی ضرورت بیان کرنے کے لئے الفاظ چاہئیں؟ تو کلام کی طرف توجہ کریں اور دُعا کرنا سیکھیں۔ کلام کے مطابق دُعا کرنے کے لئے روح کی حکمت کے متلاشی ہوں۔

باب نمبر 30

سوچ سمجھ کر دُعا کریں

"۔۔۔اور عقل سے بھی دُعا کروں گا"(1-کرنتھیوں 14 باب 15 آیت)۔

"جس دِن مَیں نے تجھ سے دُعا کی تُو نے مجھے جواب دیا اور میری جان کو تقویت دے کر میرا حوصلہ بڑھایا"(138 زبور 3 آیت)۔

"میرے لوگ عدم معرفت کی وجہ سے ہلاک ہوئے" (ہوسیع 4 باب 6 آیت)۔

لوگوں نے مضحکہ خیز طور پر دُعا کو اندھیرے میں تیر چلانا، آخری حربہ یا کوئی توہم پرستارانہ رسم سمجھ لیا ہے۔ ایسے خیالات اُس خدا کی توہین ہیں جس نے اپنے آپ کو دُعاؤں کو سننے اور جواب دینے والے کے طور پر ظاہر کیا ہے۔ خدا ٹھٹھوں میں نہیں اُڑایا جاتا۔ وہ شریروں کے چِلانے کی طرف سے اپنے کان بند کر لیتا ہے۔ لیکن جو اُس میں شادمان ہیں اُن کو بچاتا ہے(34 زبور 15 تا 16 آیات)۔ سوچ بچار کے ساتھ کی گئی دُعا حکمت کی طرح تعظیم اور فروتنی سے شروع ہوتی ہے اور خدا کے عرفان میں امن اور خوشی پہ ختم ہوتی ہے(ایوب 28 باب 28 آیت؛ امثال 1 باب 7 آیت؛ 3 باب 17 آیت)۔ کوئی چیز حکمت کا متبادِل نہیں ہو سکتی اور کسی بھی چیز کا حاصل اُس سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔ سوچ سمجھ کر دُعا کے ذریعے سے

زیادہ خدا کے علم کا عرفان حاصل کریں (امثال 2 باب 5 اور 6 آیت؛ یعقوب 1 باب 5 آیت)۔

سوچ سمجھ کر "فہم کے ساتھ" دُعا کرنے کا کیا مطلب ہے۔ دُعا کو ہماری شخصیت کے ہر حصے کی ضرورت ہے۔ ذہن، مرضی، روح اور جسم اِن سب کو حقیقی طور پر خدا کی طرف لگائیں۔ ہر اچھے عمل میں با پھل ہوتے ہوئے اور خدا کے علم میں ترقی کرتے ہوئے فہم و فراست کی دُعا تقدیس کی سمجھ میں ترقی کی طلب گار ہوتی ہے (کُلسیوں 1 باب 10 آیت)۔ دُعا خدا کے علم کے عرفان کو فرماں برداری کے عمل میں تبدیل کر دیتی ہے۔ فہم و فراست یا سوچ سمجھ کے ساتھ دُعا ہمیں خدا کی حضوری میں لے کر آتی ہے۔ اور ہم اُس کی رفاقت اور برکات کی اُمید کرتے ہیں۔

ہم کس طرح دُعا میں خدا کا عرفان حاصل کرتے ہیں۔ سوچ سمجھ کے ساتھ دُعا خدا سے بہت سی برکات حاصل کرتی ہے جو تعلیم روح سے جدا ہو کر نہیں کر سکتی۔ سوچ سمجھ کے ساتھ دُعا قوت، حوصلہ افزائی اور خدا کے وعدوں کی روشنی میں اِیمان کی یقین دہانی حاصل کرنے کے لئے درمیانی مسیح یسوع کے ساتھ معاہدہ کرتی ہے۔ سوچ سمجھ کے ساتھ دُعا رسمی طور پر اپنی آنکھیں بند نہیں کرتی بلکہ یہ خدا کی برکات اور کلام میں مندرج وعدوں کے خوب صورت نظارے کے لئے روح کی آنکھیں کھول دیتی ہے۔ یہ مسیح کی اعلیٰ کہانت ہمیں دِکھاتی اور روح القدس کی بابت ہماری حِس کو بڑھاتی اور خدا کی مرضی کی سچائی کا تجربہ دیتی ہے (103 زبور 2 تا 5 آیات؛ رومیوں 8 باب 27 تا 28 آیات؛ عبرانیوں 11 باب 1 آیت)۔

نا سمجھی کے ساتھ دُعا ہمیں یہ سمجھنے میں مدد کرتی ہے کہ سوچ سمجھ کے ساتھ دُعا کیا ہے؟ پرانے عہد نامے میں دُعا نہ کرنے والے لوگوں کو اکثر بے ایمان کہا گیا ہے۔ اور اگر وہ کرتے ہیں تو اُن کی دُعا اکثر خود ساختہ مصیبت یا لاپرواہی کے نتیجے میں آخری سہارے کے طور پر ہوتی ہے۔ آخز بادشاہ نے خدا سے نجات کا نشان مانگنے سے اِنکار کر دیا اور خدا نے اُسے

اسوریوں کو اُس کے ساتھ غداری اور ظلم کرنے کی اجازت دے دی(یسعیاہ 7 باب 11 تا 12 آیات؛2-تواریخ 28 باب 21 تا 22 آیات)۔ قضاۃ اور ہوسیع کی کتاب اُن آفتوں کو درُست طور سے بیان کرتی ہیں جو خدا کے عرفان کو نظر انداز اور ترک کرنے کے نتیجے میں قدیم اسرائیلیوں پر آئیں(قضاۃ 2 باب 10 تا 11 آیات)۔ کئی بار جب بنی اسرائیل اپنے دُشمنوں کی طرف سے ڈھائی گئی مصیبتوں کو برداشت نہ کر پاتے تو خدا کے سامنے روتے۔ یہ مثال ہمیں دُعا کرنے میں ہماری حوصلہ شکنی نہ کرے۔ کیوں کہ زبور نویس ہمیں بتاتا ہے کہ خدا اُن کی دُعاؤں کو سنتا اور جواب دیتا ہے۔ "تو بھی جب اُس نے اُن کی فریاد سنی تو اُن کے دُکھوں پر نظر کی۔ اور اُس نے اُن کے حق میں اپنے عہد کو یاد کیا اور اپنی شفقت کی کثرت کے مطابق ترس کھایا"(106 زبور 44 تا 45 آیات)۔

دُعا کوئی 1122 پر کی جانے والی فون کال نہیں ہے۔ اِسے کبھی بھی خدا کے لئے ہنگامی ضرورت کے تحت براہِ راست رابطے کی لائین کے طور پر نہ سمجھیں۔ سوچ سمجھ کے ساتھ دُعا دوطرفہ بات چیت ہے جو کلیسیا کے سر مسیح اور اُس کے لوگوں کے درمیان عہد کے نتیجے میں ہے۔ اِیمان دار کو ہمیشہ گناہ اور موت سے نجات کی ضرورت کو ذہن میں رکھنا چاہئے(رومیوں 7 باب 18،24 آیات)۔ اُن کو دُعا میں ضرور اِنتظار کرنا چاہئے کہ خداوند اپنی مرضی پوری کرے(رومیوں 8 باب 24 آیت)۔

خدا آپ کی ضروریات کو بیان کرنے سے پہلے ہی جانتا ہے(139 زبور 4 آیت)۔ وہ آپ کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔ کیوں کہ وہ عالم الغیب ہے۔ داؤد نے خدا کے عرفان کی روشنی میں دُعا کی(زبور 139) اور بڑا یقین حاصل کیا کہ خدا ہر بات میں اُس کے قدموں کی نگرانی کرتا ہے(آیت 12)۔ اِس بات سے ہمیں سوچ سمجھ کے ساتھ دُعا کے لئے دلیری ملنی چاہئے۔ سوچ سمجھ کے ساتھ دُعا ہمیں کمزوریوں سے نکال کر زور کی طرف لے جاتی ہے اور زور سے جلال کی طرف لے جاتی ہے۔ یہ ہمیں خدا کے ساتھ باندھ دیتی ہے اور

مصیبت میں تسلی دیتی ہے۔ آخری ہتھیار کے طور پر نہیں بلکہ خدا کے عرفان اور اُس کی مرضی میں ترقی کے لئے دُعا کریں۔ سوچ سمجھ کے ساتھ دُعا کریں "عقل کے ساتھ" (1-کرنتھیوں 14 باب 15 آیت)۔

باب نمبر 31

اُن کے لئے دُعا کریں جو دُعا نہیں کر سکتے

"اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ مَیں تُم کو آرام دوں گا" (متی 11 باب 28 آیت)۔

اب آپ دُعا پر گیان دھیان کے اِس کتابچے کے اختتام پہ ہیں تو ہو سکتا ہے کہ آپ اِس احساس کے ساتھ ختم کریں کہ آپ کو دُعا کرنا نہیں آتی۔ کیوں کہ آپ کو اِیمان داری سے اقرار کرنا ضرور ہے کہ "جس طور سے مجھے دُعا کرنا چاہئے مَیں نہیں کر سکتا، اِس لئے مجھے دُعا کرنا نہیں آتا۔" ہر کوئی جس نے پہلے غور و فکر کیا ہے وہ آپ کو مجرم ٹھہرا سکتا ہے۔ خدا کے کلام کی طرف پھریں جو متی 11 باب 28 آیت میں ہے "اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ سے دبے ہوئے لوگو سب میرے پاس آؤ۔ مَیں تُم کو آرام دوں گا۔"

اگر آپ اِیمان پیدا کرنے، اِطاعت گزاری، شفاعت، شکر گزاری اور پُر جوش دُعاؤں کے لئے محنت اُٹھاتے ہیں اور نتیجہ صرف مزید بوجھ، حوصلہ شکنی، مایوسی اور افسردگی کی صورت میں نکلتا ہے تو نجات دہندہ کے اِن الفاظ کو سُنیں۔ اگر آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کا بوجھ ہر ہفتے بڑھتا ہی جاتا ہے تو اِس بات کو پہچان لیں کہ آپ کی دُعائیں جیسی ہونی چاہئیں اُس سے کہیں ہٹ کر ہیں۔ اگر آپ اِس بوجھ کے نیچے ہیں کہ آپ کافی محنت نہیں کر رہے اگر آپ اِس لئے حوصلہ چھوڑ چکے ہیں کہ آپ کچھ نہیں کر سکتے یا آپ کا دِل دُعا کے لئے حوصلہ مند نہیں ہے جیسا ہونا چاہئے۔ تو مسیح کے یہ الفاظ سُنیں۔ اگر آپ دیکھتے ہیں کہ جب

آپ دُعا کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ خدا کی بجائے خودی سے بھرے ہیں، خدا پر دھیان کرنے کی بجائے آپ کا ذہن بھٹک جاتا ہے اور بہت دفعہ دنیوی خدشات ابدی ضروریات کو دھکیل دیتے ہیں۔ سُنیں، خدا کا کلام سُنیں! یسوع بلاتا ہے، ہاں، ایسے تمام محنت اُٹھانے والوں اور بوجھ سے دبے ہوؤں کو محبت سے حکم دیتا ہے: "میرے پاس آؤ۔"

ایک لمحے کے لئے سوچیں، ایک سخت محنت کرنے والا مزدور جو کام میں سخت محنت کر رہا ہے، لیکن اُس کی دِن رات کی محنت کے بعد اُس کو اُس کی مزدوری نہ ملے اور وہ اپنے قرض پر واجب الاداسود کی ادائیگی بھی نہ کر سکے۔ اور اُس کے سخت کام کے باوجود ہر سال اُس کا قرض کم ہونے کی بجائے بڑھتا ہی جاتا ہے۔ یہ آدمی کامیابی کے لئے سالوں سے محنت بھی کر رہا ہے لیکن وہ شکست قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ کیا یہ آپ کی روحانی کوششوں کی تصویر ہے؟ کیا آپ اِس طرح کے روحانی محنت اُٹھانے والے ہیں؟ کیا ہر سال کے آخر پر آپ کی محنت حقیقی دُعا کا پھل لانے کی بجائے آپ صرف یہ پاتے ہیں کہ آپ مزید مقروض ہو گئے ہیں؟ کیا آپ اِس سوچ سے دیوالیہ ہو رہے ہیں کہ آپ کی ساری دُعائیں حقیقی دُعائیں نہیں تھیں؟ یسوع مسیح اُن سے مخاطب ہے جو دن بہ دن بڑھتے بوجھ کے نیچے محنت کر رہے ہیں۔ مسیح کہتا ہے، "روحانی طور پر دیوالیہ پن کا اعلان کر دو، آپ کبھی بھی اپنا کھاتا صاف کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔ مجھ سے رحم کے لئے پکاریں۔ میرے پاس لافانی فضل کا کھاتا ہے۔ مَیں سارے کا سارا قرض ادا کر دوں گا اور آپ کو قرض سے آزاد کر دوں گا۔"

"میرے پاس آؤ۔" آرام کے لئے اپنی ہی طرف نہ بھاگیں بلکہ میرے پاس آئیں اور مَیں تُم کو آرام دوں گا۔ یسوع کے الفاظ یہاں پر یہ نہیں ہیں کہ "ہو سکتا ہے" بلکہ یہ کہ "دوں گا۔" اے بوجھ اُٹھانے والے کیا تو ابھی بھی اپنے آپ سے چمٹا ہوا ہے؟ آپ کیوں ایسا سوچتے رہتے ہیں اور پُر امید ہیں کہ ابھی بھی کسی نہ کسی طرح آپ اپنے قرض کو چُکا لیں گے؟ کیوں تُم میری بجائے اپنے آپ پر بھروسا کرتے ہو؟ مَیں تمہیں آرام دوں گا نہ کہ تُم خود۔

میری ادائیگی میں آرام پاؤ نہ کہ اپنی ادائیگی میں۔ نجات آپ کی اپنی دُعاؤں سے نہیں ملے گی۔ یہ صرف مجھ میں ہے۔ یہ صرف میری کہانتی دُعا میں ہے۔ میری دُعا اُس تمام گیان دھیان کو کامل کرے گی جس کی بابت تُم پڑھتے ہو۔ اگر آپ بوجھ کے نیچے دبے ہوئے گناہ گار ہیں "اے سب پیاسو پانی کے پاس آؤ اور وہ بھی جس کے پاس پیسہ نہ ہوں۔ آؤ مول لو اور کھاؤ۔ ہاں آؤ! دودھ اور مے بے زر اور بے قیمت خریدو۔ تُم کس لئے اپنا روپیہ اُس چیز کے لئے جو روٹی نہیں اور اپنی محنت اُس چیز کے واسطے جو آسودہ نہیں کرتی خرچ کرتے ہو؟ تُم غور سے سُنو اور وہ چیز جو اچھی ہے کھاؤ۔ اور تُمہاری جان فربہی سے لذت اٹھائے" (یسعیاہ 55 باب 1 تا 2 آیات)۔

بوجھ کے نیچے دبی ہوئی جان! شیطان تجھے دھوکہ نہ دے۔ خدا کے فضل کے عہد کو اعمال کے عہد سے بدلنے کی کوشش نہ کر۔ ایسا نہ کہ "مَیں نے ابھی تک کافی کام نہیں کیا؛ مَیں نے ابھی تک کافی بوجھ نہیں اُٹھایا۔" خدا کا ہر فرزند جو روح کی قائلیت میں ہے یہ اقرار کرے گا کہ اُس نے بہت بوجھ نہیں اُٹھایا ہے۔ وہ اقرار کرے گا کہ اُس کے اپنے اندر کچھ نہیں پایا جاتا سوائے خطاؤں اور گناہوں کے۔ اپنے حساب پر نہ رہ۔ اپنے احساسات پہ بھروسا نہ کر۔ اپنے پیمانے سے اپنے آپ کو نہ ماپ۔ صرف نجات دہندہ کے کلام پر بھروسا کر جو کبھی جھوٹ نہیں بول سکتا۔ "اے محنت اُٹھانے والو اور بوجھ کے نیچے دبے ہوئے سب لوگوں میرے پاس آؤ۔ اور مَیں تُم کو آرام دوں گا۔"

اپنے دیوالئے پن کا اعلان کریں۔ اُس کی معموری پہ بھروسا کریں۔ نجات مفت اور الٰہی فضل میں پائی جاتی ہے۔ اُس کی محنت آپ کی محنت کو ختم کر دے گی۔ اُس کی دُعائیں آپ کی دُعاؤں کو جذب کر لیں گی۔ اِس لئے دُعا کریں خاص طور پر جب آپ محسوس کریں کہ آپ دُعا نہیں کر سکتے۔ دیوالیہ پن کا وقت اُس کے رحم کے لئے موقع ہے۔ یہ روح القدس کا عجیب کام ہے کہ وہ ایک خالی جھولی اور گناہوں سے بھرپور اِنسان کی مسیح سے ملاقات کروا

دیتاہے۔ آپ خداوند کے لئے کئے ہوئے اعمال سے نجات نہیں پاسکتے۔ بلکہ نجات اُس کام میں محفوظ ہے جو کچھ اُس نے آپ کے لئے کیاہے۔ آپ اُس سے کی گئی اپنی دُعاؤں میں بھی آرام نہیں پاسکتے۔ صرف اُس کی دُعاجو آپ کے لئے کی گئی ہے وہی آپ کو محفوظ کر سکتی اور اُس کے فضل کے دائرہ میں رکھ سکتی ہے۔ اِس زِندگی میں اور آنے والی زِندگی میں۔ جلال صرف اُسی کو ملے!

ضمیمہ

حقیقی دُعا کی اِکتیس نشانیاں

1. حقیقی دُعا آسمان کو نیچے زِندگی میں لاتی اور زِندگی کو اُوپر آسمان تک لے جاتی ہے۔
2. حقیقی دُعا اِیمان کا بنیادی عمل ہے جہاں نجات بخش فضل دونوں تاثرات کو بلند ترین سطح پر لے آتا ہے خدا کے لئے شُکر گزاری کے تاثرات کو اور ہمارے اندر فروتنی کے گہرے ترین تاثرات کو۔ اور اِسی طرح دوسروں کے لئے محبت کے وسیع تر تاثرات کو۔
3. حقیقی دُعائیہ زِندگی ہے۔ یہ روحانی پھیپھڑوں کے لئے روحانی ہوا ہے۔ تھامس واٹسن نے اِس کو یوں بیان کیا۔ ”جان آسمانی باپ کی گود میں آرام پاتی ہے۔“ جہاں بے دُعا شخص کی دُعا، دُعا گو شخص کی دُعا پر سبقت لے جاتی ہے وہاں پر حقیقی اِیمان دار مایوسی کا شکار ہو جاتا ہے۔
4. حقیقی دُعا ایک گناہ گار کا خدا کی آواز پر ردِ عمل ظاہر کرنا ہے۔ دُعا کرنے والا شکستہ دِل جو کہ خدا کی طرف سے تحفہ ہے اور یہ اُس دُعا کا جواب ہے جو ہم نے ایسے دِل کے لئے کی تھی۔ حقیقی دُعا ناکامیوں، کمزوریوں اورانسانی داغوں کے ذریعے سے خدا کی طرف واپس لوٹتا ہے۔ جس کا خدا نے ازل سے حکم دِیا ہے، یہ دُرست وقت پر روح کی جنگ کو نتیجہ خیز ثابت کرتا ہے۔
5. حقیقی دُعا ایک مُقدس فن ہے جو کراہنے اور کُشتی لڑنے والی روح سے سیکھا جاتا ہے۔ روح اکثر اِیمان دار کی مشکلات اور گناہ سے داغ دار زِندگی، ناممکنات

اور واضح اناڑی پن کو استعمال کرتی ہے تا کہ اُس پر اُس کے اعلیٰ قدر مالک کی تصویر بنائے۔

6. حقیقی دُعا خدائے ثالوث کا پھل ہے۔ باپ دینے والے اور قانون بنانے والے کے طور پر، بیٹا قابل اور کامل بنانے والے کے طور پر، روح کُشتی لڑنے والے اور اندر بسنے والے کے طور پر۔

7. حقیقی دُعا میں مسیح کی قدر اور گناہ گار کی بے قدری کی ناقابلِ توضیح دلیل کا طریقہ ہے۔ اِس کے باوجود یہ مجموعی طور پر حلیمی اور شُکر گزاری کا بڑا حصہ ہے۔ (ہائیڈل برگ کیٹیکزم سوال نمبر116)۔

8. حقیقی دُعا خدا کی فوج میں اِیمان دار کا عظیم ترین ہتھیار ہے۔ پیورٹین تھامس لئی اِس بات کا اقرار کرتا ہے "مَیں شریروں کے قوانین کا مقابلہ کروں گا بجائے اِس کے کہ راست بازوں کی دُعاؤں کا مقابلہ کروں"

9. حقیقی دُعا خدا کو وعظ نہیں سُناتی۔ یہ ہاتھ پکڑ کر رہنمائی نہیں کرتی بلکہ خدا کے رہنما ہاتھ کو پکڑتے ہیں۔

10. حقیقی دُعا کا اِنسان کی بجائے خدا کے ساتھ زیادہ تعلق ہے۔ یہ خدا کے جلال اور اُس کی بادشاہی کے مُقدس تفکرات میں لپٹی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ خود پر یا درخواست گزار پر توجہ مرکوز نہیں کرتی۔ یہ مشاہدہ کے لئے مریض کے اندر نہیں جاتی بلکہ گناہ گار کے اندر کی مُردگی اور خستہ حالی کو باہر نکالتی ہے اور قادرِ مطلق جلال کے خدا کے سامنے لاتی ہے۔

11. حقیقی دُعا بیداری کی خواہش رکھتی ہے۔ اُس کی تمام تر توقعات صرف خدا میں ہوتی ہیں۔ ادونیرم جوڈسن نے آٹھ سال محنت کی لیکن کوئی شخص تبدیل نہ ہوا۔ اُس کے مشن بورڈ نے سنجیدگی سے پوچھا کہ کیا اُس کی کوئی توقع باقی ہے۔ ایک

اثباتی جواب سے سوال آیا: لیکن آپ کی توقع کتنی بڑی ہے؟" جتنا بڑا خدا کا وعدہ ہے" جوڈسن نے جواب دیا۔

12. حقیقی دُعا خدا کو خدا ہی رہنے دینا ہے۔ یہ خدا کے کھلے تخت کے سامنے اپنا دِل اور ہاتھ خالی کرتی ہے۔ یہ کچھ نہیں چھپاتی۔ حقیقی دُعا تفصیل نہیں بلکہ درخواست ہے۔ یہ خدا کو یہ نہیں بتاتی کہ کس طرح خداوند نے ایک گناہ گار کو بدلنا ہے بلکہ اِس کو ایسا کرنے کے لئے کہتی ہے۔ اور اُس بات پر بھروسا رکھتی ہے کہ وہ کسی بھی درخواست گزار سے زیادہ جانتا ہے۔

13. حقیقی دُعا سب کچھ خدا کے سامنے رکھ دیتی ہے جیسے کہ وہ گناہ گار کی حالت کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا۔ اِس کے باوجود اُسے یہ علم ہوتا ہے کہ خدا سب کچھ جانتا ہے۔

14. حقیقی دُعا مُقدس تعظیم اور مُقدس شناسائی کو مُقدس دلیری کے ساتھ جوڑ دیتی ہے۔

15. حقیقی دُعا خود کو مبارک کہنا نہیں بلکہ مسیح کو مبارک کہنا اور خود کو مذمت کرنا ہے۔

16. حقیقی دُعا یہ جانتی ہے کہ یہ نہ ہی خدا کو بدل سکتی ہے اور نہ ہی چیزوں کو جب کہ بیک وقت یہ جانتی ہے کہ خدا اکثر اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے دُعا کے وسیلہ کو استعمال کر سکتا ہے۔

17. حقیقی دُعا خدا کے ساتھ رفاقت ہے۔ یہ آسمانی ابدی گفتگو کا ذائقہ ہے۔

18. حقیقی دُعا اونچی آواز اور الفاظ کی ہلچل نہیں ہے بلکہ یہ دِل کا معاملہ ہے جس میں گیان دھیان کی گہرائی اور سکوت خدا کے سامنے ہے۔

19. حقیقی دُعا ہمیشہ یہ سمجھتی ہے کہ یہ کافی گہری اور مکمل نہیں ہے اور اِس میں دِل کا مکمل اظہار نہیں ہوا۔

20. جب حقیقی دُعا نظر انداز ہوتی ہے تو ٹوٹی ہوئی بجلی کی تار، منقطع کمپیوٹر، ٹوٹے ہوئے نظام جیسی ہے۔ اہم معلومات نہ آ رہی ہیں اور نہ جا رہی ہیں۔

21. حقیقی دُعا اپنے آپ کو لفظوں میں بیان کرتی ہے۔ لیکن اُس کا جسم لا کلام ہے۔ یہ دِل کا کام ہے۔ ہینس بنیان درُست کہتا ہے کہ جب آپ دُعا کرتے ہیں تو اپنے دِل کو الفاظ کے بغیر رہنے دیں نہ کہ آپ کے الفاظ دِل کے بغیر ہوں۔

22. حقیقی دُعا ضروریات کو بہت چھوٹا یا بہت بڑا نہیں ماپتی۔ نہ ہی یہ اِنسانی امکان کو مانتی ہے اور نہ اِنسانی ناممکنات کے سامنے جھکتی ہے۔

23. حقیقی دُعا الٰہی جلال کی حضوری اور اِنسانی خاک اور راکھ کے ملاپ کا احساس رکھتی ہے۔ یہ ملاپ ایک گناہ گار کے پاؤں سے جوتے اُتروا دیتی ہے۔ کیوں کہ حقیقی دُعا کی جگہ پاک ہے۔

24. حقیقی دُعا خدا کو خوش کرتی ہے۔ یہ خدا کو الٰہی نوشتوں کی تحریر اور اُس کے عہد پہ الٰہی دستخط دِکھاتی ہے۔ جیسا کہ ولیم گورنل کہتا ہے "دُعا خدا کے وعدوں کو اُسے یاد دِلانے کے سوا اور کچھ نہیں۔ یا خدا کے کلام کو دلیل کی صورت میں اور اِیمان کے کپڑے میں لپیٹ کر خدا کو پیش کرنا ہے۔" جان ٹریپ اضافہ کرتا ہے "دُعا وعدوں کو ملبّس کرنا ہے۔"

25. حقیقی دُعا اِس بات کو گہرے طور پر محسوس کرتی ہے کہ اُس کی صداقت کی تصدیق سردار کاہن یسوع مسیح کی بدولت ہے جو کلیسیا کی نامکمل درخواستوں کو باپ کے سامنے بے داغ پیش کرنے کے لئے اپنی مصیبتوں کے نمک سے نمکین کرتا ہے۔ تھامس ایڈم نے لکھا "مَیں اپنی دُعائیں مسیح کے ہاتھ میں دیتا ہوں اور جب میرے پاس ایسا مددگار ہے تو مَیں اُن سے کس بات کی توقع نہیں رکھ سکتا؟ اور یقین رکھو کہ خدا سے تھوڑا نہ مانگو"

26. حقیقی دُعا خاص درخواستیں کرتی ہے اور خاص جوابات کے لئے اِنتظار کرتی ہے۔ اور اُن کا جواب دیا جاتا ہے۔ شاید فوری نہیں، لیکن خدا کا دیر کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ اُس نے اِنکار کر دیا۔ کلامِ مقدس کنعانی عورت کے بارے بتاتا ہے کہ اُس کی پہلی درخواست پر اُس نے اُس کو ایک لفظ بھی نہ کہا، لیکن اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اُس نے اُس کا کوئی لفظ نہ سُنا۔ حقیقی دُعا ترک نہیں کرتی چاہے یہ بُھلا ہی کیوں نہ دی جائے۔ ''خدا اُس جان سے کسی بات کا اِنکار نہیں کرتا جو اُس سے مانگنے کے لئے آسمان تک پہنچ جاتی ہے'' (جان ٹریپ)۔

27. حقیقی دُعا ''خدا کو دِل میں لاتی اور گناہ کو دور رکھتی ہے۔ کام کو جاننا، کام پر یقین کرنا، کام کے لئے شُکریہ ادا کرنا، حلیمی کا کام، اور اگر اِس میں دِل اور ہاتھ اکٹھے شامل نہ ہوں تو اُس کی کوئی قیمت نہیں، احساس اور مدد کرنے کی خواہش رکھنا اور اِیمان کے ساتھ اُسے حاصل کرنا، دُعا ہے'' (تھامس آیڈم)۔

28. حقیقی دُعا اِیمان میں غسل لیتی ہے۔ بغیر اِیمان کے دُعا بے پھل رہتی ہے چاہے کتنی ہی دِل و جان سے کیوں نہ کی گئی ہو۔ حقیقی دُعا حقیقی اِیمان کا اور حقیقی اِیمان حقیقی دُعا کا پھل ہے۔ دُعا اور اِیمان بہترین دوست ہیں جو ایک دوسرے کو تعمیر کرتے ہیں، کیوں کہ اُن کی منزل ایک ہے۔ یعنی خدائے ثالوث کو جلال دینا۔

29. حقیقی دُعا اکثر چھوٹی، پُرجوش اور مقرر ہوتی ہے، اور عموماً اُس کے الفاظ نہایت سادہ ہوتے ہیں۔ جیسے ''اے خداوند مجھ پر رحم کر۔''

30. دوسروں کے لئے کی گئی حقیقی دُعا بھی بہت فائدہ مند ہوتی ہے، کیوں کہ درخواست گزار خدا کی قربت کے احساس میں رہتا ہے۔ اپنے لئے حقیقی دُعا کئے بغیر دوسروں کے لئے حقیقی شفاعت نہیں کی جاسکتی۔

31. حقیقی دُعا اپنے آپ میں شادمانی ہے چاہے اُس کا جواب درخواست کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ جیسا کہ ولیم گرنال کہتا ہے۔ "یہ دُعا کے لئے رحم ہے اگرچہ مَیں وہ رحم نہ بھی حاصل کر سکوں جس کی بابت دُعا کی تھی۔" اگر وہ دُعا جس کا جواب نہیں ملتا بھلی لگتی ہے تو جس دُعا کا جواب ملتا ہے وہ کس قدر بھلی معلوم ہو گی۔ جوزف حال نے لکھا تھا "اچھی دُعا کبھی بھی روتے ہوئے گھر نہیں آنے دیتی؛ مجھے یقین ہے کہ جو مَیں نے مانگا ہے یا جو مجھے مانگنا چاہئے وہ مجھے ملے گا۔"

خُداوند ہمیں دُعا کرنا سکھا۔